میری کتاب

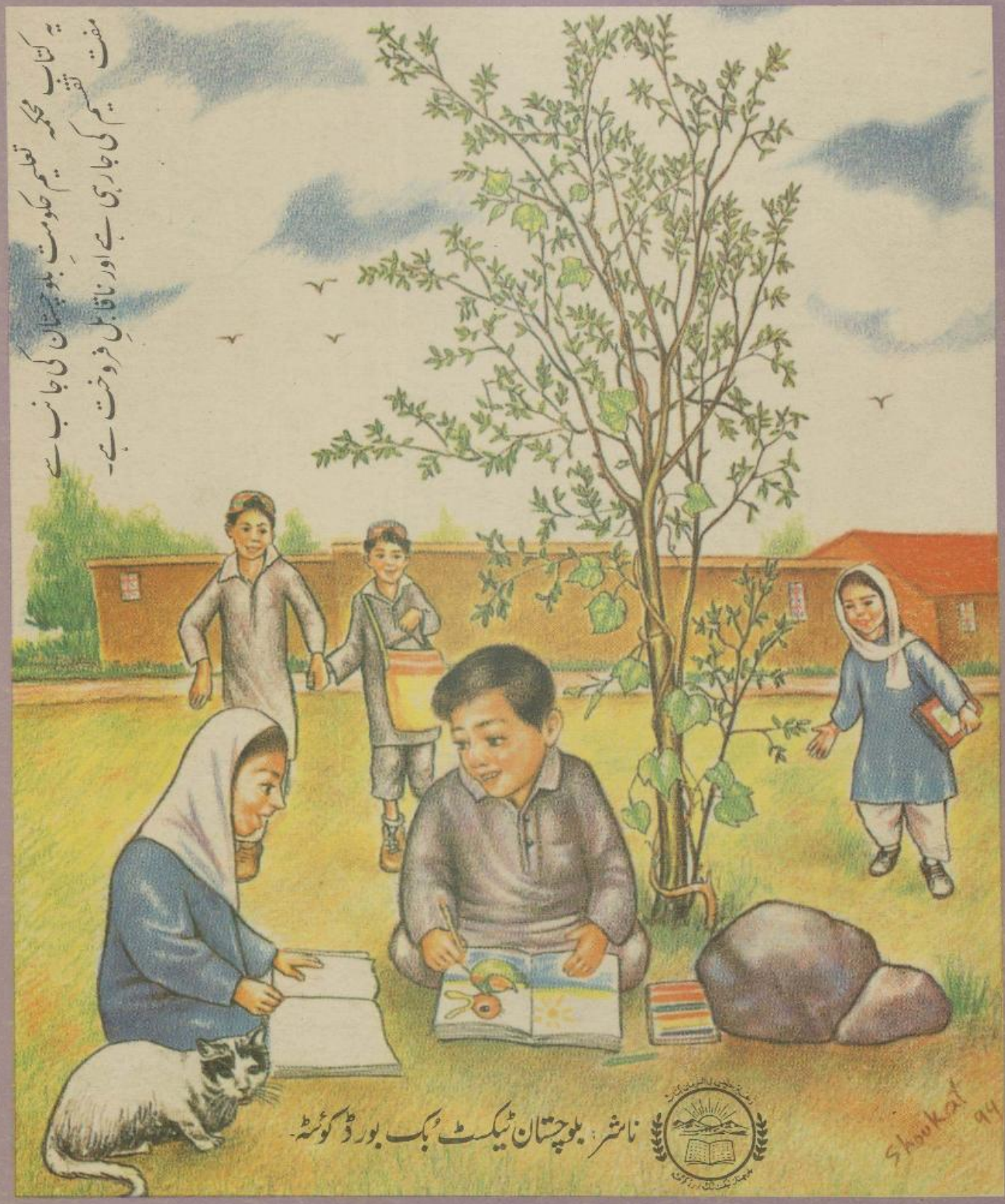
یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومتِ بلوچستان کی جانب سے
مفت تقسیم کی جا رہی ہے اور ناقابلِ فروخت ہے۔
ناشر: بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ۔
Shawkat 94

میری کتاب برائے جماعت دوم

میری کتاب

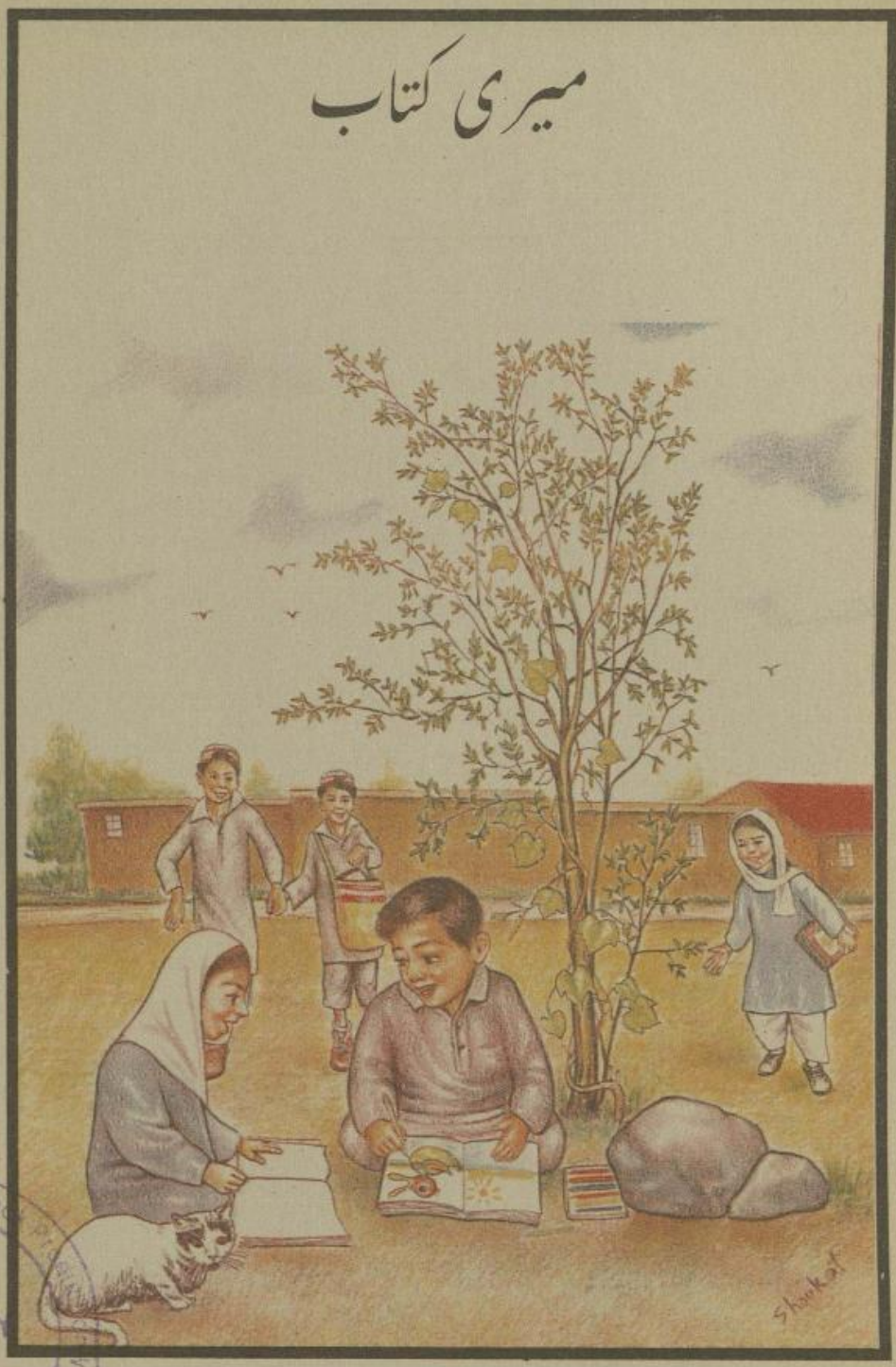

میری کتاب برائے جماعت دوم

تیار کردہ

بلوچستان انسٹرکشنل میٹیریلز ڈیویلپمنٹ اینڈ ٹریننگ سیل (بی، آئی، ایم، ڈی، ٹی، سی)

ڈائریکٹریٹ پرائمری ایجوکیشن

گورنمنٹ آف بلوچستان

133
LIBRARY

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

باب	عنوان	صفحات
1	حمد	1
2	ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
3	دادی اماں سے باتیں	6
4	قائداعظمؒ	10
5	ماں باپ (نظم)	12
6	ہوشیار چڑیا	13
7	حضرت فاطمہؓ	15
8	ہماری زمین	18
9	علامہ اقبال	22

10 ..... بہار آئی (نظم) 25

11 ..... قومی ترانہ 26

12 ..... حضرت ابوبکر صدیقؓ 28

13 ..... چار سہیلیوں کی کہانی 31

14 ..... آؤ فٹ بال کھیلیں 36

15 ..... گاؤں اور قصبہ 40

16 ..... ادب (نظم) 45

17 ..... ہماری سواریاں 46

18 ..... کہنا بڑوں کا مانو 51

19 ..... ہنسے اور ہنسائیں (لطیفے) 55

20 ..... پودے کی کہانی 57

21 ..... چاند 61

22 ..... ثریا کی گڑیا (نظم) 64

23 ..... لوگوں کا خادم 65

24 ..... خاکے مکمل کریں 69

25 ..... محنت میں عظمت 70

26 ..... اچھے ہمسائے 76

27 ..... ٹوٹ بٹوٹ نے مرغا پالا (نظم) 81

28 ..... ہمارے جانور 83

29 ..... لالی اور شیر 87

30 ..... ریل گاڑی (نظم) 92

31 ..... میں کون ہوں (نظم) 94

32 ..... بدل بدل کر کھائیں 95

33 ..... اقراء 100

حَمد

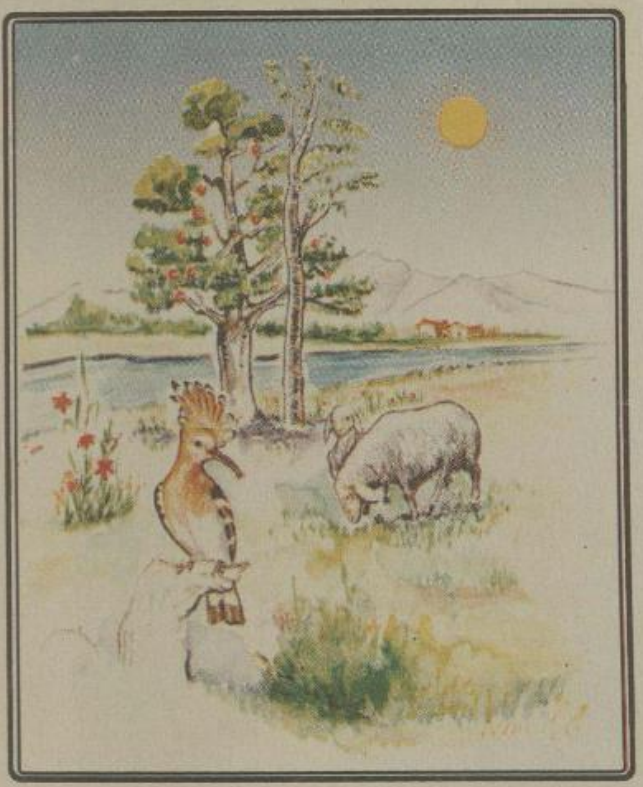

جِس نے بنائی دُنیا جِس نے بسائی دُنیا
ہاں وہ میرا خُدا ہے
تُجھ کو بھی زندگی دی مُجھ کو بھی زندگی دی
وہ مہربان ہے سَب کا وہ پاسبان ہے سَب کا
ہاں وہ میرا خُدا ہے
اُس نے بنائے سارے یہ چاند اور تارے
سُورَج کو روشنی دی پھولوں کو تازگی دی
ہاں وہ میرا خُدا ہے
لیتا ہوں نام اُس کا کرتا ہوں ذِکر اُس کا
وہ میرا رہنما ہے وہ میرا آسرا ہے
ہاں وہ میرا خُدا ہے

(صوفی تبسّم)

مشق

1: ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے۔ اُسے کیا کہتے ہیں؟

2: اِس حَمد کو زبانی یاد کر کے ترنّم کے ساتھ پڑھیں۔

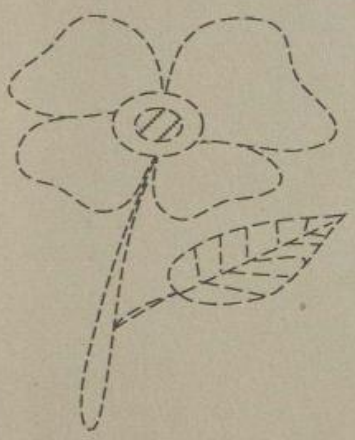

3: اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں بنائی ہیں۔ اِس حَمد میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جِن چیزوں کا ذِکر ہے۔ اُن کے نام بتائیں؟

4: نُقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ

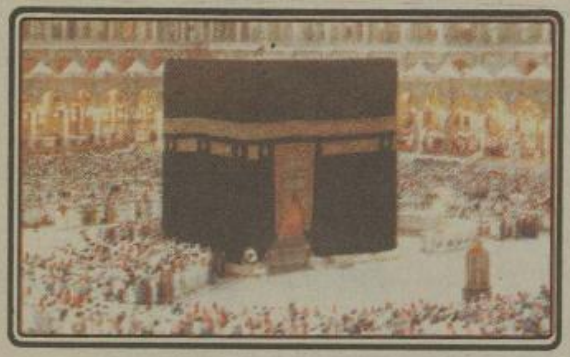

ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد ﷺ عرب کے شہر مکّہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے والد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کے پیدا ہونے سے پہلے وفات پا گئے۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدہ بھی وفات پا گئیں۔ والدہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دادا نے آپ ﷺ کو پالا۔ آپ ﷺ آٹھ سال کے تھے کہ دادا بھی وفات پا گئے۔ اب آپ ﷺ اپنے چچّا کے پاس رہنے لگے۔ وہ آپ ﷺ سے بہت محبّت کرتے تھے۔

اختیار کیا۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ قریش خاندان سے تھے۔ اِس خاندان کے لوگ تجارت کرتے تھے۔ وہ خانہ کعبہ کی دیکھ بھال اور حاجیوں کی خدمت بھی کرتے تھے۔ آپ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے بھی اپنے لیے تجارت کا پیشہ پسند فرمایا اور تجارت کے کام میں اپنے چچّا کی مدد کرنے لگے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی عادتیں بچپن ہی سے بہت اچھی تھیں۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے۔ بڑوں کا اَدب کرتے اور اَپنا کام خود کرتے۔ آپ ﷺ نے کبھی

کسی چیز کے لیے ضد نہیں کی۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ ہمیشہ دوسروں کے کام آتے۔ اس لیے سب آپ ﷺ کی عزت کرتے تھے۔ بچوں سے آپ ﷺ بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ بچے آپ ﷺ کے پاس آتے تو آپ ﷺ انھیں گود میں بٹھا لیتے۔ ان کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے۔ انھیں کھلاتے پلاتے اور انھیں دعا دیتے۔ راہ چلتے بچے نظر آتے تو رک کر انھیں السّلام و علیکم کہتے۔ سفر سے آ رہے ہوتے تو جو بچہ راستے میں مل جاتا اسے اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیتے۔ آپ ﷺ

ہاں وہ میرا خدا ہے

اُس نے بنائے سارے یہ چاند ، عمر چالیس سال ہوئی تو آپ ﷺ پر قرآن پاک نازل
سُورَج کو روشنی دی پھولوں کلیوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور بتایا کہ اللہ ایک ہے۔

ہاں وہ میرا خُدا ہے نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ وہ ہم سب کا مالک ہے۔
لیتا ہوں نام اُس کا کرتا ہوں اسی کا حکم ماننا چاہئیے۔ ہمیں نیک کام کرنے چاہئیں اور
وہ میرا رہنما ہے وہ میرا

ہاں وہ میرا خُدا ہے

مشق

1: ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تھے ؟

2: قبیلہ قریش کے لوگ کیا کیا کام کرتے تھے ؟

3: ہمارے نبی ﷺ بچوں سے کس طرح پیش آتے تھے ؟

4: آپ ﷺ نے بڑے ہو کر اپنے لیے کون سا پیشہ پسند فرمایا ؟

5: آپ ﷺ نے لوگوں کو کیا بتایا ؟

2: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

(تجارت، دادا، قرآن، قریش)

1: آپ ﷺ کے دادا کا تعلق قبیلہ _____ سے تھا۔

2: آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی کہ آپ ﷺ پر _____ نازل ہونا شروع ہوا۔

3: آپ ﷺ کی عمر آٹھ سال تھی کہ آپ ﷺ کے _____ کا اِنتقال ہو گیا۔

4: جوانی میں آپ ﷺ نے _____ کا پیشہ اختیار کیا۔

3: اُلٹ معنی والے الفاظ کے جوڑ ملائیں۔

خُشک	پیدائش
نَفرَت	جوان
مرد	اچھّا
اَمیر	مُحبّت
بوڑھا	تَر
بُرا	غریب
وفات	عورت

4: حُروف ملا کر لفظ بنائیں۔

س ل ا م

ق ر ے ش

ع ج ی ب

پ ر و ر ش

پ س ِ ن د

5: خانہ کعبہ اور مَسجد نَبوی کی تصاویر اپنی کاپی میں لگائیں۔

6: نُقطے ملا کر خاکہ مکمَل کریں۔

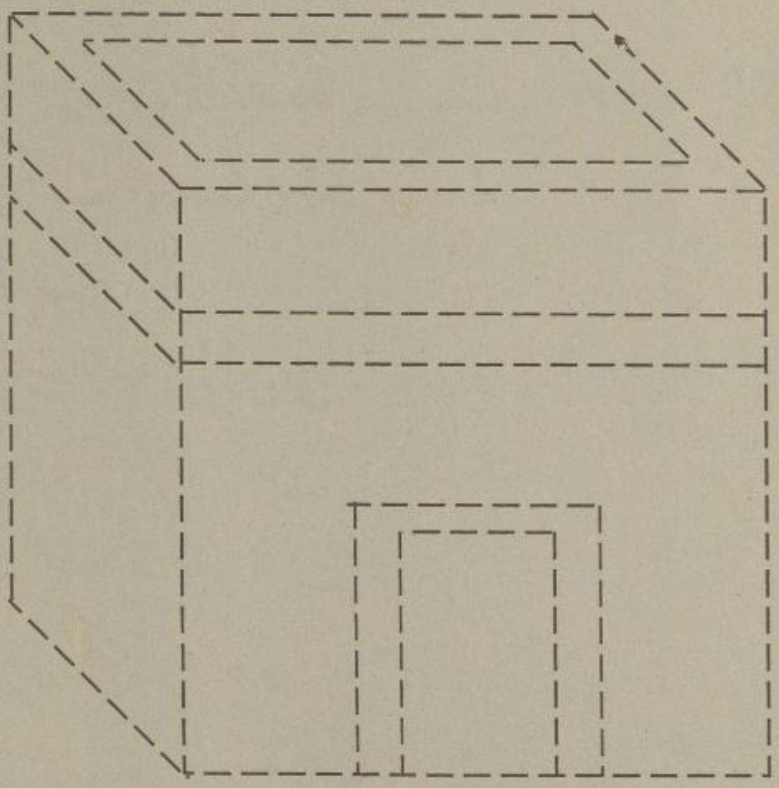

دادی اماں سے باتیں

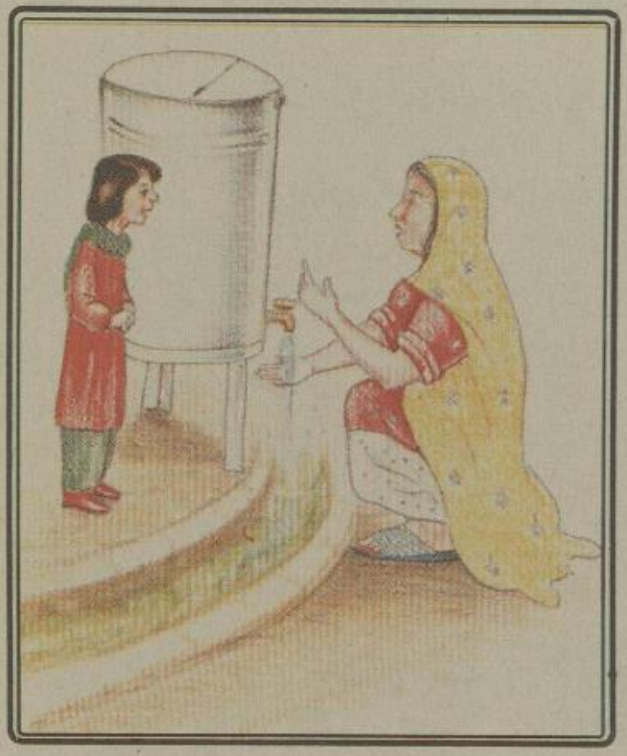

نازیہ اور شازیہ دو بہنیں ہیں - وہ دوسری جماعت میں پڑھتی ہیں- وہ سکول سے آ کر دادی اماں کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ مسجد سے اذان کی آواز آئی - اللہُ اکبر، اللہُ اکبر- (اللہ سب سے بڑا ہے-) اذان ختم ہوئی تو دادی اماں نے دُعا پڑھی اور پھر اُٹھ کھڑی ہوئیں - وہ کہنے لگیں "اب میں نماز کی تیاری کرتی ہوں" نازیہ نے پوچھا "دادی اماں! آپ نماز سے پہلے ہاتھ مُنہ کیوں دھوتی ہیں؟"

دادی اماں: بیٹی! میں صِرف ہاتھ مُنہ ہی نہیں دھوتی بلکہ وُضو کرتی ہوں- وُضو میں سب سے پہلے ہم ہاتھ دھوتے ہیں- پھر تین بار کلی کرتے ہیں- تین بار ناک میں پانی ڈالتے ہیں- تین بار منہ دھوتے ہیں- پھر دایاں اور بایاں بازو دھو کر سَر کا مَسح کرتے ہیں- آخر میں باری باری دایاں اور بایاں پاؤں دھوتے ہیں- نماز اور قرآن مجید پڑھنے سے پہلے وُضو ضروری ہوتا ہے-

شازیہ: دادی اماں! وُضو کیوں کرتے ہیں؟

دادی اماں: بیٹی! اللہ تعالیٰ کا حُکم ہے کہ آدمی

پاک صاف ہو کر اُس کی عبادت کرے۔ نماز کے لیے بدن کے ساتھ لباس کی صفائی بھی ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ بھی صاف اَور پاک ہو۔ اِس کے بغیر نماز پڑھنا دُرُست نہیں۔ بیٹی یہ بھی یاد رکھو کہ وُضو سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا چاہیے۔ قُرآنِ مجید کی تِلاوت سے پہلے اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ اور پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا چاہیے۔

نازیہ: دادی اماں! اِن کا مطلب کیا ہے؟

دادی اماں: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ کا مطلب ہے۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا / مانگتی ہوں شیطان سے جو مَردود ہے اَور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا مطلب ہے۔ شروع کرتا / کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ بیٹی! ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہ پڑھنی چاہیے۔ اللہ کا نام لینے سے کام میں برکت ہوتی ہے۔

شازیہ: دادی اماں! آپ ہمیں بھی وُضو کا طریقہ سِکھا دیں۔

دادی اماں: اچّھا تم پاک اور صاف کپڑے پہن کر آؤ۔ میں تمہیں وُضو کا طریقہ بتاؤں گی اَور نماز پڑھنا بھی سِکھاؤں گی۔ ہمیں اپنے لباس اَور جسم کے ساتھ ساتھ اپنے گھر مُحلّے، مَسجد اور سکُول کو بھی صاف سُتھرا رکھنا چاہیئے۔

بچّو! نماز کے علاوہ دوسرے کاموں میں بھی صفائی ضروری ہے۔ صفائی کے بہت فائدے ہیں۔ صاف ستھرا رہنے والا بیماریوں سے بچ جاتا ہے اَور ہماری صحت بھی ٹھیک رہتی ہے۔ صاف سُتھرا رہنے والے کو سب پسند کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ صفائی ایمان

کا حِصّہ ہے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: نماز کی تیاری کس طرح کرتے ہیں؟

2: وضو میں بدن کے کون کون سے حصے دھوتے ہیں؟

3: قرآن مجید پڑھنے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

4: صفائی کیوں ضروری ہے؟

5: صفائی کے فائدے کیا کیا ہیں؟

6: آپ دُعا میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگتے ہیں؟

2: اللہُ اکبر کو تکبیر کہتے ہیں۔ اَعُوذُ بِاللہ کو تَعُوذ اور بِسْمِ اللہ کو تَسْمیہ کہتے ہیں۔ اِن کا مطلب بتائیں

3: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

(پر، میں، کو، سے، کے، کی)

1: نازیہ دوسری جماعت _____ پڑھتی ہے۔

2: اللہ تعالیٰ _____ صفائی پسند ہے۔

3: ہر کام اللہ کے پاک نام _____ شروع کرو۔

4: ہر نماز وقت _____ پڑھنی چاہیے۔

5: وضو _____ بغیر نماز پڑھنا درست نہیں۔

6: اللہ _____ عبادت کرو۔

3: اِن الفاظ کو کھول کر حروف الگ الگ لکھیں۔

الفاظ	حروف
جماعت	ج م ا ع ت
قرآن	
برکت	
صفائی	
عبادت	

4: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

(اِس، آپ، ہمیں، ہم، مجھے)

1: نازیہ دوسری جماعت میں پڑھتی ہے _____ کی دادی روزانہ نماز پڑھتی ہیں۔

2: نازیہ نے پوچھا۔ " دادی اماں ! _____ نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ مُنہ کیوں دھوتی ہیں؟

3: اگر _____ وقت پر نماز پڑھیں گے تو تمام کام وقت پر کرنا سیکھ جائیں گے۔

4: دادی جان _____ نماز پڑھنا سکھائیں۔

قائداعظمؒ

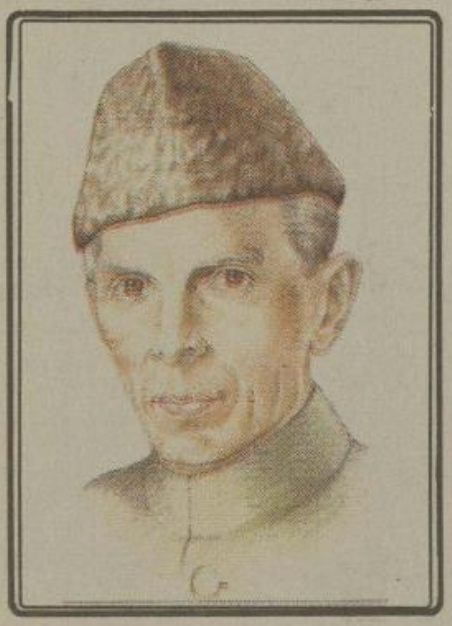

آدھی رات کا وقت تھا۔ کراچی شہر کے ایک گھر کے ایک کمرے میں روشنی تھی۔ اِس کمرے میں ایک چھوٹا کمزور سا بچّہ اپنا سبق پڑھ رہا تھا۔ روشنی دیکھ کر اِس بچّے کی بہن کمرے میں آئی۔ بھائی کو پڑھتا دیکھ کر کہنے لگی۔ رات آدھی سے زیادہ گزر چکی ہے۔ تم ابھی تک سوئے نہیں۔ بھائی نے جواب دیا اگر میں سو جاؤں تو بڑا آدمی کیسے بنوں گا۔ اِس بچّے نے اِسی طرح محنت سے پڑھائی جاری رکھی اور پھر یہ بچّہ بعد میں بہت بڑا آدمی بنا۔ بچّو! کیا آپ اس بڑے آدمی کو جانتے ہیں۔ یہ بڑا آدمی قائداعظم ہے۔

قائداعظم مُحمّد علی جناح نے اپنی قوم کی بڑی خدمت کی۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان بھی اُنھوں نے ہی حاصل کیا۔ اِس وطن کو حاصل کرنے کے لیے قائداعظم مُحمّد علی جناح نے بڑی محنت کی۔ وہ طالب علموں سے بڑی مُحبّت کرتے تھے۔ وہ اِن کو ہمیشہ محنت سے کام کرنے کو کہتے تھے۔ وہ اکثر یہی کہا کرتے تھے کہ کام، کام اور بس کام۔

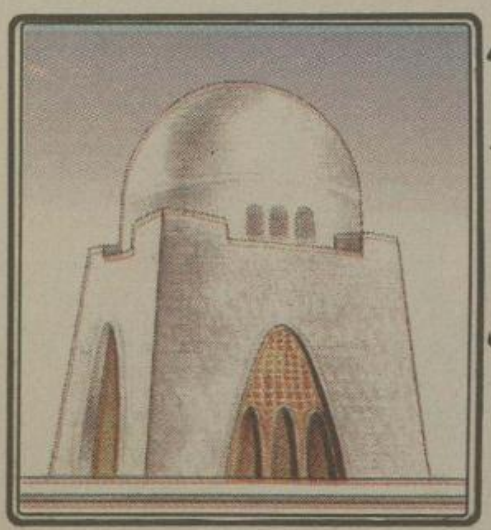

پاکستان بننے کے بعد قائداعظم مُحمّد علی جناح نے ہمیشہ اپنی قوم کو محنت کرنے اور مِل جُل کر رہنے کا سبق دیا۔

بچّو! قائداعظم مُحمّد علی جناح کراچی میں پیدا ہوئے اور وفات پانے کے بعد کراچی ہی میں دفن ہوئے۔ جہاں ایک شاندار مقبرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ لوگ دُور دُور سے یہاں آتے ہیں۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: بہن نے اپنے بھائی کو آدھی رات تک پڑھتے دیکھ کر کیا کہا؟

2: بھائی نے بہن کو کیا جواب دیا؟

3: اگر آپ بڑا آدمی بننا چاہتے ہیں تو آپ کیا کریں گے؟

4: قائداعظم طالب علموں سے اکثر کیا کہا کرتے تھے؟

5: پاکستان بننے کے بعد قائداعظم نے قوم کو کیا نصیحت کی؟

6: قائداعظم کہاں فوت ہوئے اور کہاں دفن ہوئے؟

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

(میں، کا، نے، سے)

1: آدھی رات _____ وقت تھا۔

2: بھائی _____ جواب دیا۔

3: یہ بچّہ بعد _____ بڑا آدمی بنا۔

4: لوگ دُور دُور _____ یہاں آتے تھے۔

3۔ جوڑ ملائیں۔

روشنی	نفرت
طاقت ور	جاگنا
مُحبّت	پورا
سونا	کمزور
آدھا	اَندھیرا

ماں باپ

ماں باپ اِس جہاں میں سب سے بڑی ہیں دولت
سچ پوچھیئے تو یہ ہیں دونوں خدا کی رحمت

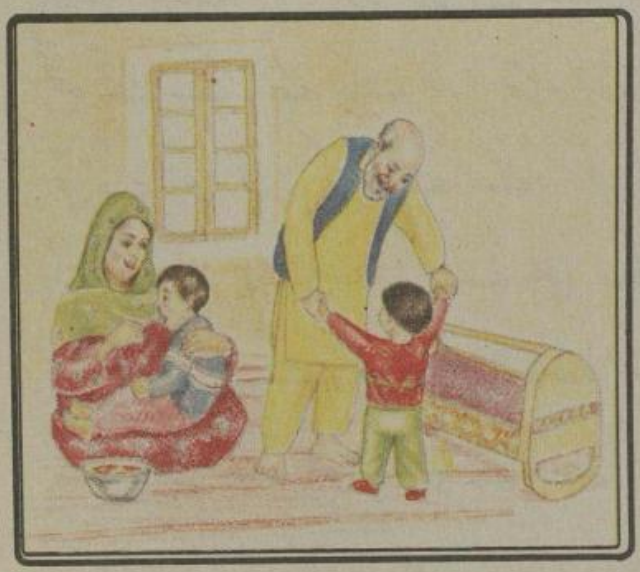

ماں باپ کی مُحبّت
مِلتی ہے کب جہاں میں

چلنا ہمیں سِکھایا کھانا ہمیں سِکھایا
جو ہم نہ جانتے تھے اچّھا بُرا بتایا
کی جو اُنھوں نے خدمت
مِلتی ہے کب جہاں میں

جو کُچھ بھی ہم نے پایا وہ سَب اُنھیں سے پایا
اچّھا ہمیں کِھلایا اچھا ہمیں پہنایا
جو دی اُنھوں نے راحت
ملتی ہے کب جہاں میں

(نامعلوم)

مشق

1: اِس نظْم کو زبانی یاد کرکے ترنّم کے ساتھ پڑھیں۔
2: نظم سے ایسے الفاظ چُن کر لکھیں جِن کے آخر میں "ت" ہے۔
3: درج ذیل الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھیں۔

دونوں، بڑی، چلنا، اچّھا۔

ہوشیار چِڑیا

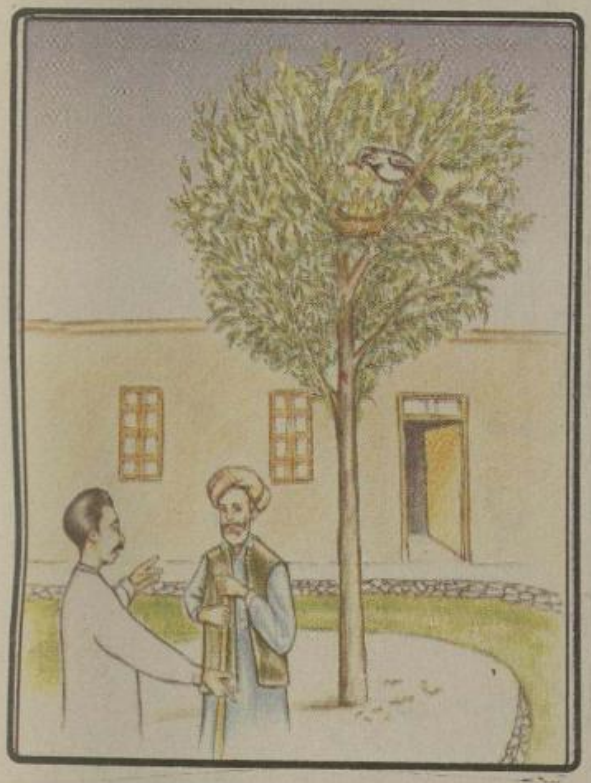

کِسی گھر کے ایک دَرخت پر چِڑیا کا گھونسلا تھا۔ گھونسلے میں چِڑیا اور اُس کے بچّے رہتے تھے۔ گھونسلے کے نیچے ایک تھڑا تھا۔ چِڑیا کے بچّے اُس تھڑے کو گَندا کر دیتے تھے۔ گھر کے مالِک کو گَندگی پسند نہ تھی۔ اُس نے مالی کے لڑکے سے کہا کہ وہاں سے گھونسلا ہٹا دے۔ شام کو چِڑیا کے بچّوں نے چِڑیا کو یہ بات بتائی۔ چِڑیا نے کہا "بچّو! گھبراؤ نہیں، کُچھ نہیں ہو گا۔"

چند دنوں کے بعد مالک نے دیکھا۔ گھونسلا وہیں موجود ہے۔ اُس نے مالی سے کہا "تم کل خود گھونسلا ہٹا دینا۔" چِڑیا کے بچّے بہت گھبرائے۔ شام کو چِڑیا کو یہ بات بتائی۔ چِڑیا بولی "گھبراؤ نہیں آرام سے رہو۔"

چند دن گزر گئے۔ ایک دِن مالِک پھر آیا۔ اُس نے دیکھا۔ گھونسلا اپنی جگہ موجود ہے۔ اُسے بہت غُصّہ آیا۔ وہ بولا "کل میں خود یہ گھونسلا ہٹا دوں گا۔" شام کو چِڑیا آئی۔ بچّوں نے اُسے یہ بات بتائی۔ چِڑیا گھبرا گئی اور بولی "بچّو! اَب ہمیں یہاں سے جانا ہو گا۔" بچّوں نے پوچھا "آپ نے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی۔

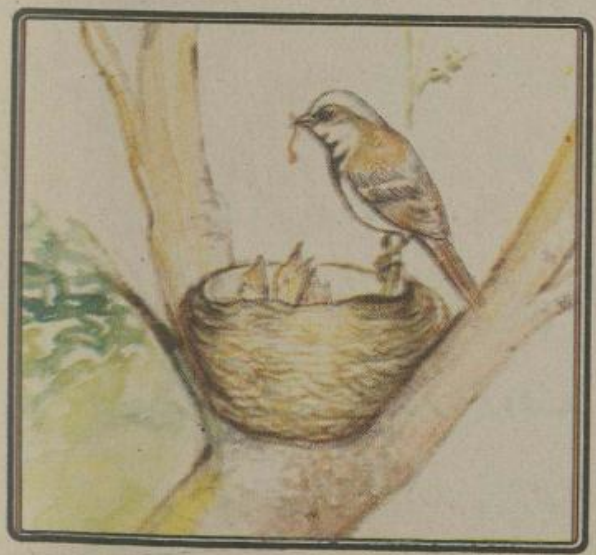

اَب آپ کیوں جانے کو کہہ رہی ہیں۔ "چِڑیا بولی "یاد رکھو! جب تک دوسروں پر بھروسہ کرو گے کوئی کام نہیں ہو گا۔ جب آدمی خود کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔" بچّے ماں کی یہ بات سمجھ گئے۔

مشق

1: ہاں اور نہیں میں جواب دیں۔

1: چِڑیا گھونسلے میں رہتی تھی۔
2: چِڑیا کے بچّے تھڑے کو صاف رکھتے تھے۔
3: گھر کے مالک کو گندگی پسند تھی۔
4: آخر کار چِڑیا اور اُس کے بچّوں نے گھونسلا چھوڑ دیا۔
5: ہمیں اَپنا کام دوسروں کے بھروسے پر چھوڑ دینا چاہیے۔

2: خالی جگہ پُر کریں۔

1: کِسی گھر کے ایک _____ پر چِڑیا کا گھونسلا تھا۔ (درخت، درختوں)
2: گھونسلے میں چِڑیا اور اُس کے _____ رہتے تھے۔ (بچّہ، بچّے)
3: _____ نے کہا "گھبراؤ نہیں" (چِڑیا، چِڑیوں)
4: مالک نے کہا "_____ ہٹا دینا" (گھونسلا، گھونسلوں)

3: درج ذیل الفاظ کے اُلٹ لکھیں۔

نیچے، صبح، آرام، ماں، صفائی

4: چڑیا گھونسلے میں رہتی ہے۔ بتائیے طوطا، مُرغی، خرگوش اَور گائے کہاں رہتی ہیں۔

5: اِس کہانی کو پڑھنے کے بعد آپ نے کیا سبق سیکھا؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دفعہ حضرت علی مرتضےٰؓ نے ساری رات باغ کو پانی دینے کا کام کیا۔ اِس کام کے بدلے میں تین سیر جَو ملے۔ حضرت فاطمہؓ نے اِن کا ایک حصہ کا آٹا پیسا، کھانا تیار کیا۔ عین کھانے کے وقت ایک مسکین نے صدا لگائی "میں بھوکا ہوں" حضرت سَیّدہ فاطمہؓ نے وہ کھانا اُسے دے دیا پھر اَناج کا کچھ حصہ لے کر پیسا اَور کھانا تیار کیا۔ اِتنے میں ایک یتیم نے کھانے کا سوال کیا۔ آپؓ نے وہ کھانا اُسے دے دیا۔ پھر باقی اَناج پیسا اَور کھانا تیار کیا۔ اِتنے میں کِسی خاتون نے سوال کیا کہ میرے بچّے بھوکے ہیں۔ اللہ کی راہ میں کھانا دے دیں۔ حضرت فاطمہؓ نے وہ سب کھانا اِس خاتون کو دے دیا اَور گھر کے سب افراد بھوکے رہے۔

حضرت فاطمہؓ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بیٹی تھیں۔ حضرت مُحمّد ﷺ کو آپؓ سے بہت پیار تھا۔ آپؓ جوان ہوئیں تو آپؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی۔ آپؓ کو جو جہیز ملا اُس میں ایک جائے نماز، ایک بِستر، ایک چکّی، ایک مَشکیزہ، ایک چادر اور مَٹّی کے چند برتن تھے۔

آپؓ بچّوں سے پیار کرتیں تھیں۔ حضرت اِمام حَسَنؓ اور حضرت اِمام حُسینؓ آپؓ کے بیٹے تھے۔ آپؓ نے ساری زندگی بہت سادگی سے گزاری۔ آپؓ سادہ لباس پہنتی تھیں۔ یہ لباس ہمیشہ صاف سُتھرا ہوتا تھا۔ آپؓ گھر کا سارا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ آپؓ مشکیزے میں پانی بھر کر لاتیں، چکّی پیستیں، کپڑے دھوتیں اَور اپنے گھر کو صاف سُتھرا رکھتیں۔ گھر کے کاموں سے جو وقت بچتا وہ عِبادت میں

گزارتیں۔ آپؓ ہمیشہ سچ بولتیں ، بُھوکوں کو کھانا کِھلاتیں اور غریبوں کی مدد کرتیں تھیں۔

حَضرت فاطمہؓ کو اپنے والد حَضرت مُحمّدﷺ سے بہت مُحبّت تھی۔ جب کافر پیارے نبیﷺ کو تکلیف پہنچاتے تو آپؓ کو بہت دُکھ ہوتا۔ پیارے نبیﷺ بھی آپؓ سے مُحبّت کرتے تھے۔ حَضرت فاطمہؓ کو پریشان دیکھتے تو اُن کا حوصلہ بڑھاتے۔ پیارے نبیﷺ جَب بیمار ہوتے تو حَضرت فاطمہؓ اُن کی تیمار داری کرتیں۔ جب پیارے نبیﷺ اِس دُنیا سے رُخصت ہوئے تو حَضرت فاطمہؓ کو بہت صَدمہ ہوا۔ آپؓ پر اللہ تعالیٰ کی رَحمتیں نازِل ہوں۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: حَضرت علیؓ نے کیا کام کیا جِس کے بدلے اُنہیں چَند سیر جَو ملے ؟

2: حَضرت فاطمہؓ کی شادی کِن سے ہوئی ؟

3: حَضرت فاطمہؓ کو جہیز میں کون کون سی چیزیں ملیں ؟

4: حَضرت فاطمہؓ نیکی کے کون کون سے کام کرتی تھیں؟

5: حَضرت فاطمہؓ کا اِنتقال کب ہوا ؟

2: خالی جگہ پُر کریں۔

(غریبوں ، سچ ، عبادت ، سادگی ، ہاتھ)

1: آپؓ نے ساری زندگی _____ سے گزاری۔

2: آپؓ گھر کا سارا کام اپنے _____ سے کرتی تھیں۔

3: گھر کے کاموں سے جو وقت بچتا وہ بھی _____ میں گزارتیں۔

4: آپؓ ہمیشہ _____ بولتی تھیں۔

5: آپؓ _____ کی مدد کرتی تھیں۔

3: خالی خانوں میں حرف لگا کر لفظ مکمل کریں۔

ن	م	ا		ـــــ	ـــــ	نماز
م	ش	ک		ز	ہ	
ع		ا	د	ت	ـــــ	
س	ا	د		ـــــ	ـــــ	
ت	ک	ل		ف	ـــــ	
ب	ر		ا	ش	ت	

4: اَلفاظ کی ترتیب درست کر کے با معنی جملے بنائیں۔

1: بیٹی تھیں حضرت فاطمہؓ ہمارے نبی ﷺ کی۔

2: کرتی نیکی کے آپؓ کام تھیں۔

3: ہوئی شادی حضرت علیؓ سے آپؓ کی۔

4: پیار کرتی بچّوں سے آپؓ تھیں۔

5: پانی لاتیں بھر کر آپؓ مشکیزے میں۔

ہماری زمین

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے زمین بنائی ہے۔ ہم اِس پر گھر بنا کر آرام سے رہتے ہیں۔ زمین ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں پہاڑ ہیں اور کہیں وادیاں۔ اِس پر کہیں میدان بھی ہیں اَور کہیں ریگستان بھی۔ اِس پر دریا اَور سمندر بھی ہیں۔

زمین پر اُونچے اُونچے پہاڑ ہیں۔ یہ نیچے سے چوڑے اَور اُوپر کی طرف پتلے ہوتے ہوتے ہیں۔ پہاڑوں سے ہمیں بہت سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً نمک، کوئلہ، لوہا، تانبا اور چونے کا پتّھر وغیرہ۔

پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ کو وادی کہتے ہیں۔ زمین پر بہت سی خوب صورت وادیاں ہیں۔ کچھ وادیوں میں لوگ رہتے بھی ہیں۔

ہماری زمین پر میدان بھی ہیں۔ زیادہ تر لوگ میدانوں میں رہتے ہیں۔ اِن میدانوں میں سَرسَبز کھیت اَور باغات ہوتے ہیں۔ جن سے اَناج اَور پھل حاصل ہوتے ہیں۔

ہماری زمین پر ریگستان بھی ہیں۔ ریگستان ایسی جگہ کو کہتے ہیں۔ جہاں ریت ہی ریت ہوتی ہے اور پانی کی بے حد کمی ہوتی ہے۔

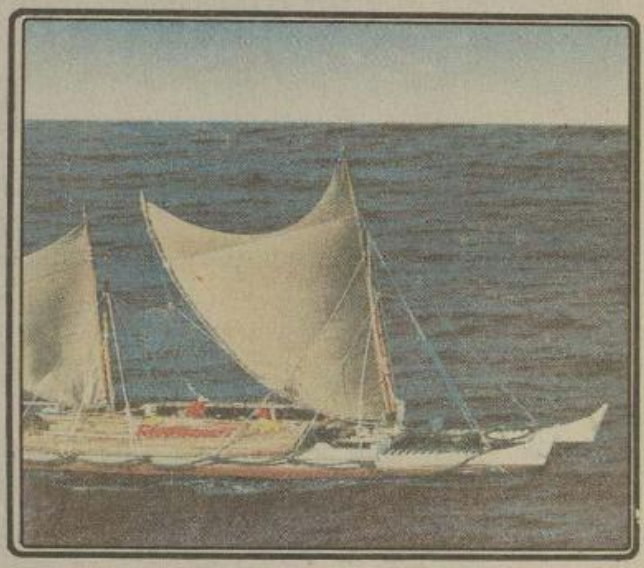

سمندر پانی کا وہ بڑا ذخیرہ ہے جو زمین کے دو تہائی حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ سمندر سے ہمیں بہت سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ سمندر کے پانی سے بادل بنتے ہیں اور بارش ہوتی ہے۔ اِس کے پانی کا ذائقہ نمکین ہے۔ اِسے صاف کر کے پینے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔

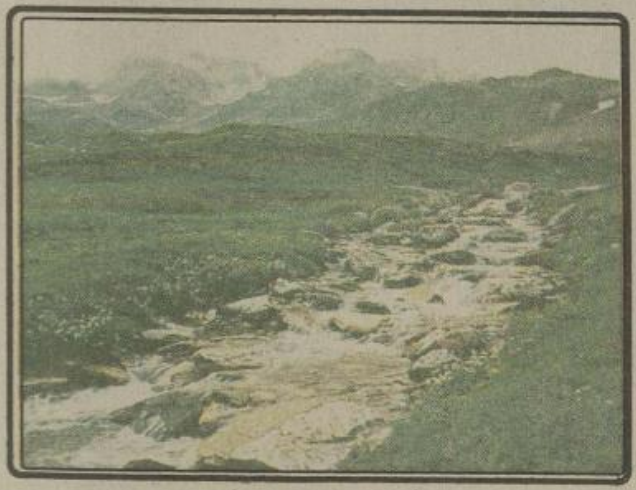

اِس زمین پر دریا بھی ہیں۔ دریا عام طور پر ایسے پہاڑوں سے نکلتے ہیں۔ جہاں قدرتی برف جمی رہتی ہے۔ برف دھوپ سے پگھل کر پانی بن جاتی ہے اور یہ پانی پہاڑوں سے نیچے گر کر دریا بن جاتا ہے۔

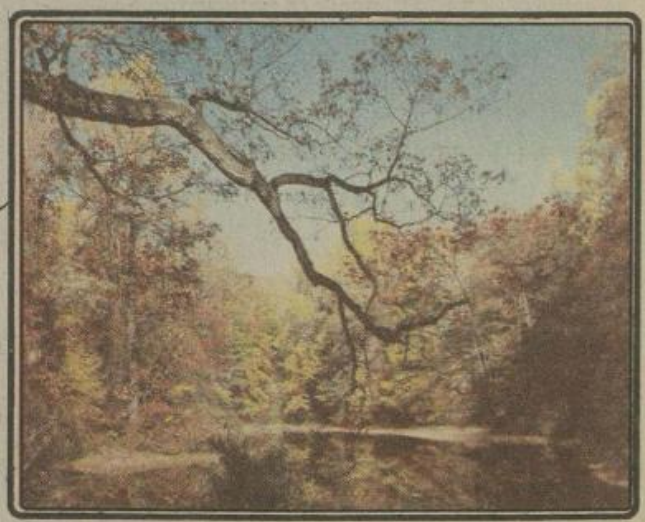

پانی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ ہم اِسے پیتے ہیں۔ کھانا پکاتے ہیں اور کھیتی باڑی کے کام میں لاتے ہیں۔ پانی ہی کی وجہ سے زمین پر پودے اگتے ہیں۔ یہ پودے بڑے ہو کر درخت بن جاتے ہیں۔ ایسی جگہ جہاں

بہت زیادہ درخت ہوں "جنگل" کہلاتا ہے۔ جنگل میں جانور اور پرندے بھی ہوتے ہیں۔ جنگل کے درخت ہوا کو صاف ستھرا رکھتے ہیں۔ اِن کی لکڑی سے ہم طرح طرح کی چیزیں بناتے ہیں۔

اِن سب نِعمتوں کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کرنا چاہئیے اور اِن کی حِفاظت کرنی چاہئیے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: زمین کِس نے بنائی ہے؟

2: اللہ تعالیٰ نے زمین پر کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں؟

3: پہاڑوں سے ہمیں کیا چیزیں حاصل ہوتی ہیں؟

4: وادی کسے کہتے ہیں؟

5: کھیت اَور باغات سے ہمیں کیا چیزیں حاصل ہوتی ہیں؟

6: ریگستان کیسی جگہ کو کہتے ہیں؟

7: سمندر کا پانی کیسا ہوتا ہے؟

8: دَریا کہاں سے نکلتے ہیں؟

9: پانی کِس کام آتا ہے؟

10: دَرختوں سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

2: لَفظ بنائے جیسے پہاڑ سے پہاڑوں

میدان ، جنگل ، درخت ، سمندر ، لوگ

3: رہا ہے، رہی ہے، رہے ہیں لگا کر جملے مکمل کریں۔

1: لوگ بلا ضرورت درختوں کو کاٹ _____

2: سلمہ پانی پی _____

3: احمد سکول جا _____

4: کسان کھیت میں ہل چلا _____

5: بچی پھول توڑ _____

4: درج ذیل الفاظ خوش خط لکھیے۔

زمین ، پہاڑ ، سمندر ، دریا ، وادیاں ، میدان ، ریگستان ، جنگل

5: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

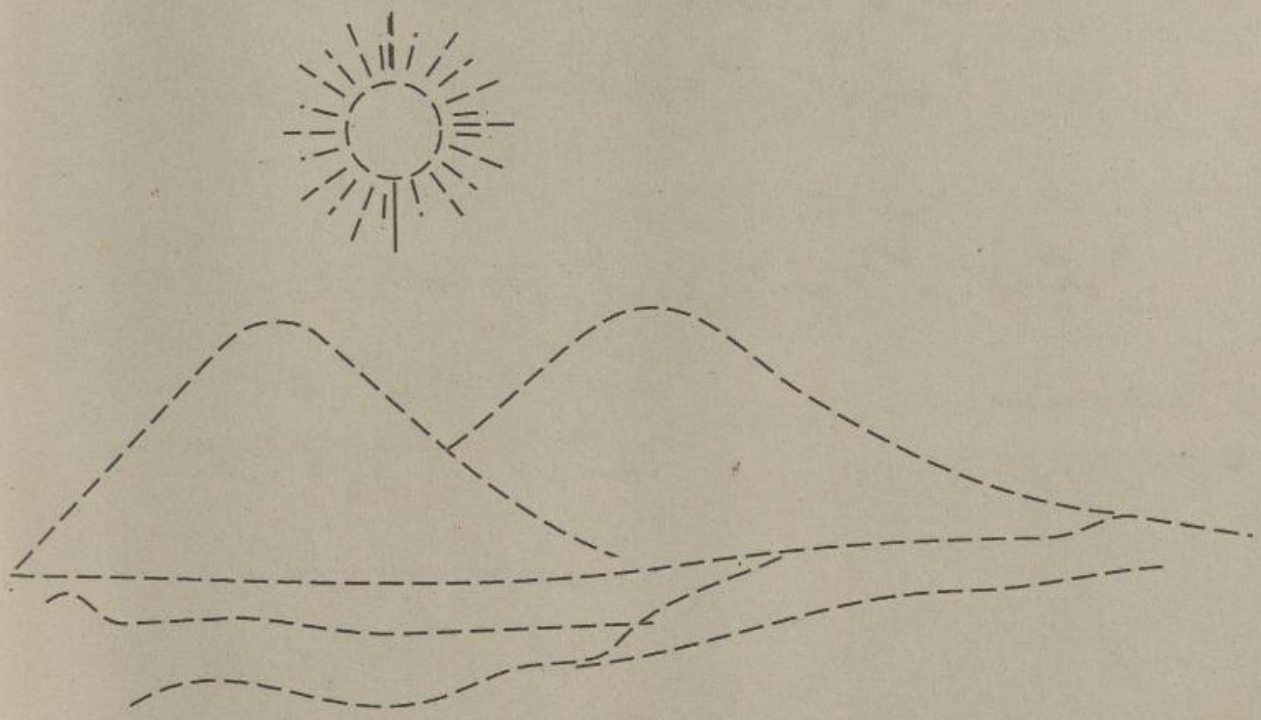

علاّمہ اِقبال

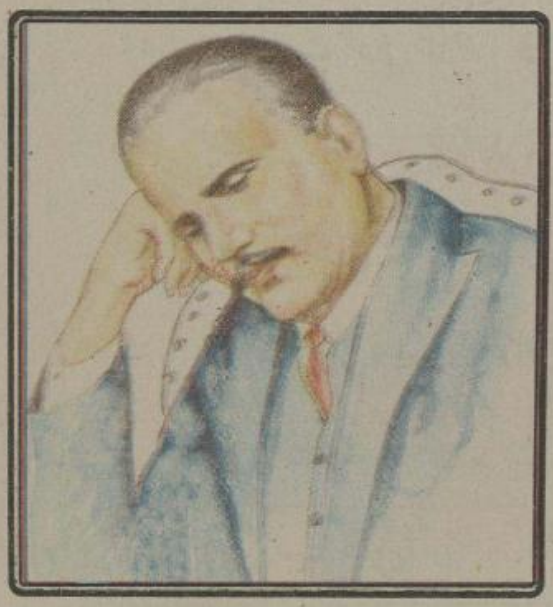

ایک بچّے کو پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ وہ رات کو دیر تک پڑھتا رہا۔ وہ پڑھتے پڑھتے سو گیا اور بتّی جلتی رہی۔ اُس کی ماں نے اُٹھ کر دیکھا بچّہ کرسی پر سو گیا تھا۔

آپ جانتے ہیں یہ بچّہ کون تھا؟۔ اِس بچّے کا نام مُحمّد اِقبال تھا۔ یہ بچہ بڑا ہو کر ہمارا قومی شاعِر بنا اَور عِلاّمہ اِقبال کے نام سے مشہور ہوا۔

علاّمہ اِقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دن رات محنت سے پڑھا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کی اَور قومی خدمت کے کاموں میں حصہ لینے لگے۔

عِلاّمہ اِقبال کو بچّوں سے بہت مُحبّت تھی۔ اُنہوں نے بچّوں کے لئے بہت سی پیاری پیاری نظمیں لکھی ہیں اور اچھّی اچھّی باتیں بتائی ہیں۔ بچّے اِن کی نظمیں بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ اُن کی نظم " بچے کی دُعا " آپ صبح کے وقت سکُول میں پڑھتے ہیں۔

لَب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنا میری
زِندگی شمع کی صُورت ہو خُدایا میری

عِلاّمہ اِقبال نے لاہور میں وفات پائی۔ لاہور کی بادشاہی مَسجِد کے دروازے کے پاس اُن کا مَزار ہے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: ہمارے قومی شاعر کون ہیں؟

2: علّامہ اِقبال نے بچّوں کے لئے کیسی نظمیں لکھی ہیں؟

3: علّامہ اِقبال کا مزار کہاں ہے؟

4: علّامہ اِقبال نے مسلمان قوم کی کیا خدمت کی؟

2: درج ذیل حُروف کو مِلا کر لفظ بنائیں۔

ا ق ب ا ل	اِقبال
ش و ق	
ش ا ع ر	
ل ا ہ و ر	
م س ج د	

3: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

(کی ، پر، کو ، تک)

1: اِقبال رات کو دیر _____ پڑھتا رہا۔

2: وہ کرسی _____ سو گیا تھا۔

3: اِقبال اپنی قوم _____ آزاد دیکھنا چاہتے تھے۔

4: بچّے علّامہ اِقبال _____ نظمیں بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔

4: تھا، تھے، تھی، لگا کر جملے مکمل کریں۔

1: بچّے کو پڑھنے کا بہت شوق _____

2: وہ رات کو دیر تک پڑھتا رہتا _____

3: آپ اپنی قوم کو آزاد دیکھنا چاہتے _____

4: عِلّامہ اِقبال کو بچّوں سے بہت محبت _____

5: آپ بچپن سے نیک اور اچھے _____

5: ہر تصویر کے نیچے دیے گئے حروف کو جوڑ کر پڑھیں۔

اق ب ال

ق ا ء د ا ع ظ م

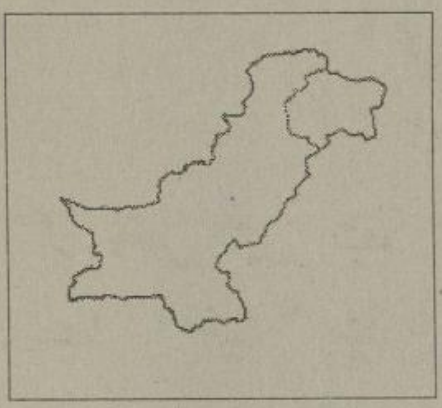

پ ا ک س ت ا ن

6: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

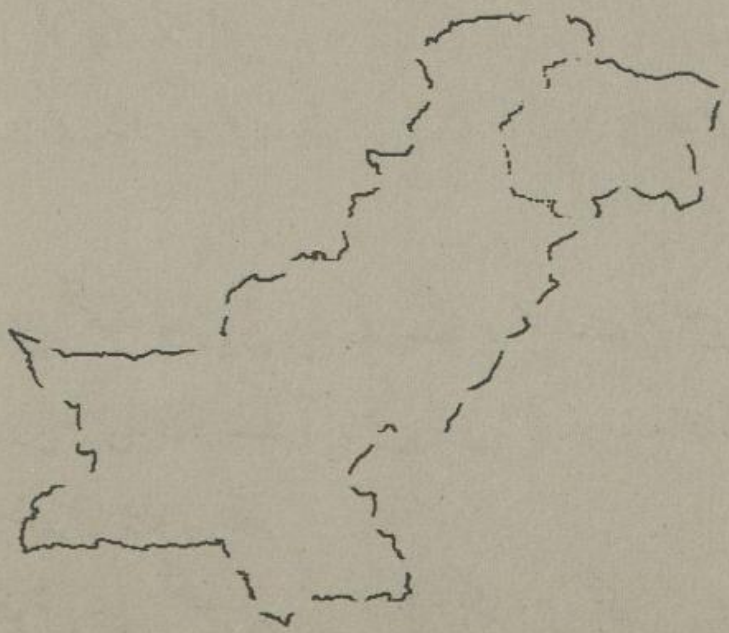

بَہار آئی

لو پِھر بَہار آئی
ہر سُو چمن پہ چھائی

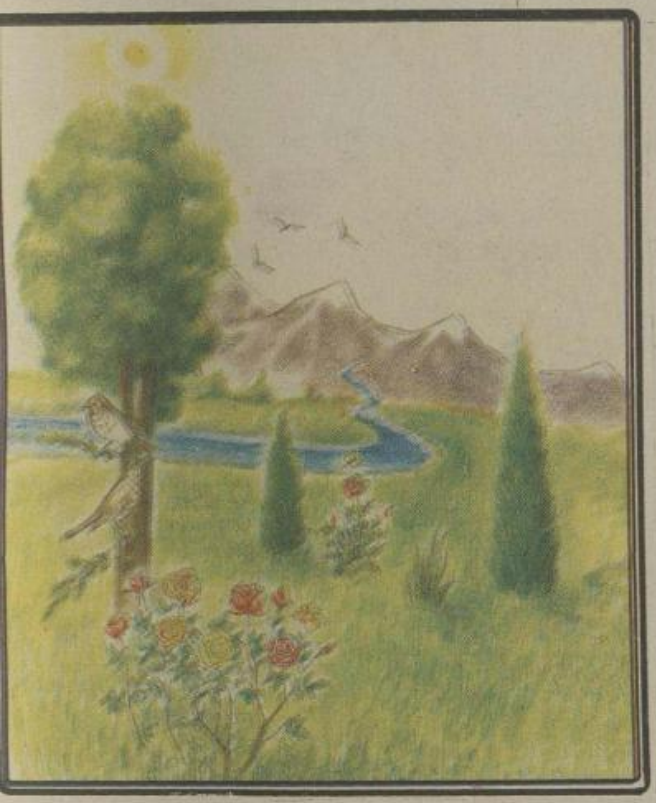

سبزہ ہے لہلہاتا
بُلبُل ہے چہچہاتا

پودوں کا رنگ نِکھرا
ہر سِمت نُور بِکھرا

کلیاں بھی کِھل رہی ہیں
بیلیں بھی ہِل رہی ہیں

کیا پُھول ہیں رنگیلے
نیلے سفید پیلے

یہ پُھول اَور سبزہ
ہے اِن پہ کِس کا قبضہ

تم اِس کو یاد کر لو
اَور دِل کو شاد کر لو

(نامعلوم)

مشق

1: اِس نظْم کو زبانی یاد کر کے ترنّم سے پڑھیں۔

2: درج ذیل الفاظ کے آخر میں "ی" لگا کر نئے الفاظ بنائیں۔

سفید ، شاد ، نور

خوش خط لکھیں۔ (بِکھرا ، نِکھرا ، لہلہانا ، چہچہانا ، رَنگیلا)

قومی ترانہ

14 اگست 1947ء کو ہم نے اپنا آزاد ملک حاصل کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پورے پاکستان میں 14 اگست آزادی کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ سکُولوں میں یہ دن منانے کے لیے خاص تیاری کی جاتی ہے۔

سلمہ کے سکُول میں آج جشن کا سماں ہے۔ لڑکیاں اور اُستانیاں سکُول کے میدان میں جمع ہیں۔ ٹھیک آٹھ بجے ریڈیو پاکستان سے قومی ترانہ سنایا گیا۔ اُس وقت جو جہاں تھا قومی ترانے کے اِحترام میں کھڑا ہو گیا۔ تمام لڑکے، لڑکیاں اَور اُستانیاں قومی ترانے کے اِحترام میں کھڑی ہو گئیں۔ سَب نے مِل کر اُونچی آواز سے قومی ترانہ پڑھا۔ اُس وقت کچھ بچّے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے اَور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ترانہ ختم ہوا تو ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے کہا "بچّو! جب قومی ترانہ شروع ہو تو ہم سب کو خاموشی سے سُننا چاہئیے اور اِس وقت تک اِحترام میں کھڑے رہنا چاہئیے جب تک ترانہ ختم نہ ہو جائے۔

قومی ترانے میں وطن کی تعریف، اِس کی خوش حالی اَور سلامتی کی دُعا کی جاتی ہے۔ دنیا کی تمام قومیں اپنے قومی ترانے کا اِحترام کرتی ہیں۔ ہمیں اپنے قومی ترانے کا اِحترام کرنا چاہئیے۔

مشق

1: خالی جگہ پُر کریں۔

1: 14 اگست ہماری _____ کا دِن ہے۔

2: قومی ترانہ _____ آواز سے پڑھنا چاہیے۔

3: قومی ترانہ بجے تو ہم سب کو _____ سے کھڑے ہو جانا چاہیے۔

4: تمام قومیں اپنے قومی ترانے کا _____ کرتی ہیں۔

2: الفاظ کی ترتیب درست کر کے بامعنی جُملے بنائیں۔

1: ہے آج اگست 14 ۔

2: ہوا ختم ترانہ۔

3: جشن کا ہے سماں۔

3: سلیٹوں پر پاکستان کا جھنڈا بنائیں۔

4: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

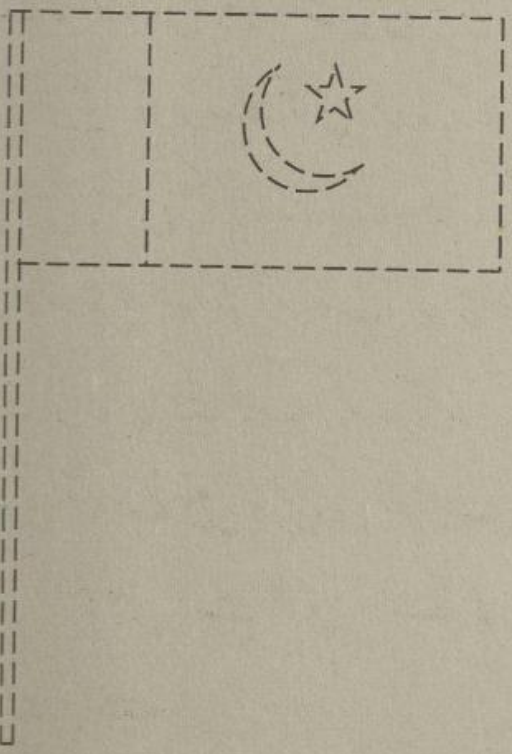

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ساتھی تھے۔ آپؓ دونوں بچپن کے سچے ساتھی تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ بچپن ہی سے بہت اچھے اور نیک تھے۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور ﷺ پر ایمان لائے۔ انھوں نے زندگی بھر پیارے نبی ﷺ کا ساتھ دیا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔

ایک جنگ کے موقع پر حضور ﷺ نے مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور کہا کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لیے خود بھی تیار ہو جائیں اور مال بھی دیں۔ حضور ﷺ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگ بڑھ چڑھ کر مال دے رہے تھے۔ روپے، پیسے، اونٹ اور قیمتی سامان پیش کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی بہت سا مال پیش کیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا "ابو بکر! گھر میں کتنا مال چھوڑ کر آئے ہو" حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! گھر میں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔" حضور ﷺ بہت خوش ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے میں سب پر بازی لے گئے۔

حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ آپؓ خلیفہ بننے کے بعد بھی پہلے سے زیادہ مسلمانوں کی خدمت کرتے رہے۔ خلیفہ بننے سے پہلے آپؓ مدینہ کے کچھ یتیم بچوں کو بکریوں کا دودھ دھو کر دیتے تھے۔ آپؓ خلیفہ بنے تو بچوں نے کہا "اب آپؓ خلیفہ بن گئے ہیں۔ ہمارا کام کون کرے گا؟" آپؓ نے کہا "آپ فکر نہ کریں۔ میں اب بھی تمہارا کام کرتا رہوں گا۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں کی خدمت کرتے تھے۔ اُن کے چھوٹے چھوٹے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ اُنھیں پیارے نبی ﷺ کا فرمان یاد تھا " قوم کا سردار وہ ہوتا ہے جو قوم کی خِدمت کرتا ہے۔"

مشق

1: جواب دیں۔

1: حضور ﷺ کے بچپن کے ساتھی کون تھے؟

2: جنگ کے موقع پر حضرت اَبوبکر صدیقؓ نے کتنا مال پیش کیا؟

3: جب حضور ﷺ نے پوچھا کہ گھر میں کیا چھوڑا ہے تو حضرت اَبوبکر صدیقؓ نے کیا جواب دیا؟

4: حضرت اَبوبکر صدیقؓ مدینہ کے یتیم بچّوں کی کِس طرح مدد کرتے تھے؟

5: حضور ﷺ نے قوم کا سردار کسے کہا ہے؟

2: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

(خلیفہ، سردار، بہت سا)

1: حضرت اَبوبکر صدیقؓ نے اپنا _____ مال خدا کی راہ میں پیش کردیا۔

2: حضور ﷺ کے بعد حضرت اَبوبکر صدیقؓ کو _____ چن لیا گیا۔

3: قوم کا _____ وہ ہوتا ہے جو قوم کی خِدمت کرے۔

3: ان الفاظ کو خوش خط لکھیں۔

بچپن، جہاد، رُخصت، خلیفہ، یتیم، سردار

4: اُلٹ معنی والے الفاظ کے جوڑ ملائیں۔

ناراض	بڑھاپا
دشمن	جنگ
بچپن	آخری
امن	دوست
پہلا	خوش

5: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

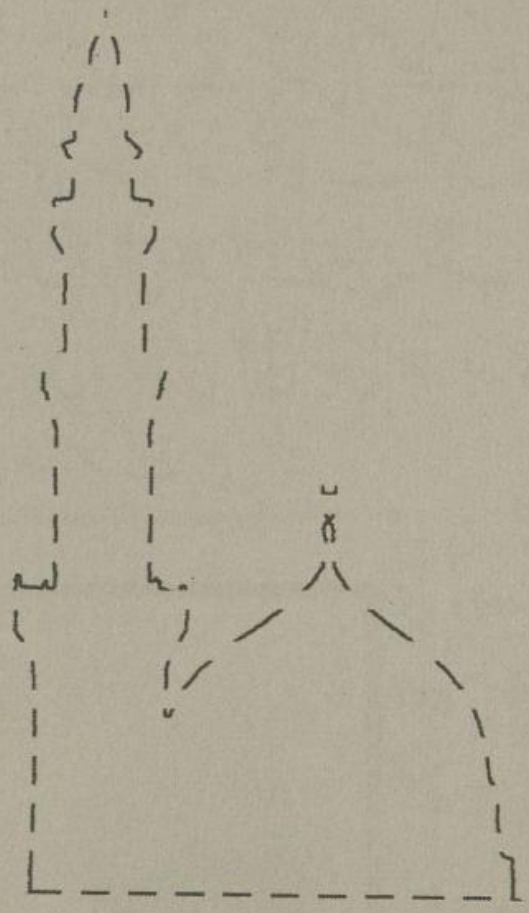

چار سہیلیوں کی کہانی

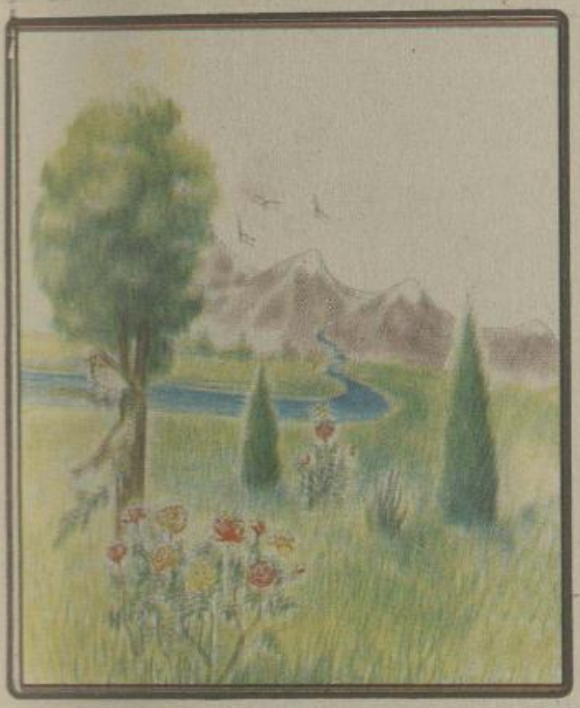

اُستانی صاحبہ جماعت میں داخل ہوئیں تو اُنہوں نے کہا "بچّو! آج میں آپ کو چار سہیلیوں کی کہانی سُناتی ہوں۔ یہ چاروں سہلیاں پیار مُحبّت سے رہتی تھیں۔ ایک دِن وہ ایک دوسری کو اپنا حال سُنا رہی تھیں۔ ایک سہیلی نے کہا "میں آتی ہوں تو درختوں پر نئے پتّے نکلتے ہیں۔ پودوں پر رَنگ رَنگ کے پھول کِھلتے ہیں۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ لوگ درخت اَور پودے لگاتے ہیں۔ میرے آنے پر سب لوگ خوش نظر آتے ہیں۔ سَب مجھے پَسند کرتے ہیں۔ لیکن میں چند دنوں کی مہمان ہوتی ہوں۔ جلدی آتی ہوں اَور جلدی چلی جاتی ہوں۔ میرا نام "بہار" ہے۔ لوگ مجھے بہار کا موسم کہتے ہیں"۔

دوسری سہیلی بولی "بہنو! میرے آتے ہی دُھوپ تیز ہو جاتی ہے۔ دِن کے وقت باہر نکلنا مُشکل ہوتا ہے۔ گرم ہوا چلتی ہے۔ جسے لُو کہتے ہیں۔ لوگ دُھوپ سے بچنے کے لیے سَر پر کپڑا یا تولیہ ڈال کر نکلتے ہیں۔ چھتری تان لیتے ہیں۔ دُھوپ کا مارا مسافر درختوں کی چھاؤں میں آرام کرتا ہے۔ لوگ باریک اَور ہلکے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں۔ میرے آنے سے فصلیں

اَور پھل پکتے ہیں۔ لوگوں کو بہت پیاس لگتی ہے۔ وہ لسّی اور شربت پیتے ہیں۔ کبھی کبھی بارش بھی ہوتی ہے۔ میرے آنے سے دِن بڑے اور راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں۔ سہیلیو! میرا نام گرمی ہے۔ لوگ مجھے گرمی کا موسم کہتے ہیں "۔

تیسری سہیلی بولی " میں گرمی کے موسم کے بعد آتی ہوں۔ میرے آتے ہی گرمی کم ہونے لگتی ہے۔ درختوں کے پتّے زرد ہو جاتے ہیں۔ تیز ہوائیں چلتی ہیں۔ گرد اُڑتی ہے۔ درختوں کے پتّے جھڑنے لگتے ہیں۔ لوگ اِن دِنوں میں درختوں کو کاٹتے ہیں۔ اِس سے مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے۔ ماحول کو بھی نُقصان پہنچتا ہے۔ اِنسانوں کو چاہیے کہ درختوں کی حِفاظت کریں۔ اِسی میں اِن کا فائدہ ہے۔ میں تھوڑے دِنوں کے لیے آتی ہوں اَور چلی جاتی ہوں۔ میرا نام خِزاں ہے "

سب سے آخر میں چوتھی سہیلی بولی " سہیلیو! میں اپنا نام پہلے ہی بتا دیتی ہوں۔ میں سردی ہوں۔ میں آتی ہوں تو دِن چھوٹے اور راتیں لمبی ہو جاتی ہیں۔ میرے آتے ہی لوگ گرم کپڑے پہننے لگتے ہیں۔ مجھ سے بچنے کے لیے آگ تاپتے ہیں۔ میں بارش اَور برف ساتھ لاتی ہوں۔ بارش اَور برف اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ اِن سے تالابوں اَور جھیلوں میں پانی جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہی پانی کِسان زمینوں کو

دیتے ہیں۔ ہم سب سہیلیوں کی وجہ سے دنیا قِسْم قِسْم کے موسموں سے فائدے اَور لُطف اُٹھاتی ہے۔

آخر میں چاروں سہیلیوں نے ایک دوسرے کو خُدا حافظ کہا۔ وہ ایک دوسرے سے جُدا ہو گئیں۔ اَب ایک جاتی ہے تو دوسری آجاتی ہے۔

بچّو! یہ موسم اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ اگر یہ ایک جیسے ہوتے تو ہم خُوش نہ رہ سکتے۔ موسم بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: اس سبق میں جِن چار سہیلیوں کا ذکر ہے اُن کے نام بتائیں؟

2: کس موسم میں رَنگ رَنگ کے پُھول کِھلتے ہیں؟

3: کس موسم میں دَرَختوں کے پتّے جھڑنے لگتے ہیں؟

4: کس موسم میں بَرف پڑتی ہے؟

5: کس موسم میں دھوپ بہت تیز ہوتی ہے؟

2: دُرست جملوں پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1: موسم خِزاں میں پھول کِھلتے ہیں۔

2: موسم خِزاں میں پتّے جھڑتے ہیں۔

3: گرمیوں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔

4: سردیوں سے پہلے خزاں کا موسم آتا ہے۔

5: سردیوں کی راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوتے ہیں۔

6: موسم خِزاں اور بہار میں دِن رات برابر ہوتے ہیں۔

الفاظ کی ترتیب دُرست کر کے جُملے دوبارہ لکھیں۔

3:

ہیں مجھُے سب کرتے پسند	مجھُے سب پسند کرتے ہیں۔
بہار ہیں مجھُے کھتے	
گرمی ہوں میں	
ہے لُو چلتی گرمیوں میں	
ہے خِزاں نام میرا	
آگ ہیں جلاتے سردی کے دِنوں میں	

4: " نہیں " لگا کر جُملے دوبارہ لکھیں۔

میں سردی ہوں۔	میں سردی نہیں ہوں۔
لوگ ہر موسم میں خوش رہتے ہیں۔	
مجھے خِزاں کا موسم پسند ہے۔	
گرمیوں میں بارِش ہوتی ہے۔	
کُچھ لوگ درختوں کی حِفاظت کرتے ہیں۔	
سَب موسم ایک جیسے ہوتے ہیں۔	

5: جوڑ ملائیں۔

سہیلی	گھروں
رَنگ	زَمینوں
کَپڑا	دَرختوں
فصل	سہیلیوں
دَرخت	رَنگوں
زمین	فصلوں
گھر	کپڑوں

6: ہر موسم کے بارے میں دو تین جملے بتائیں۔

بہار

گرمی

خِزاں

سردی

7: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

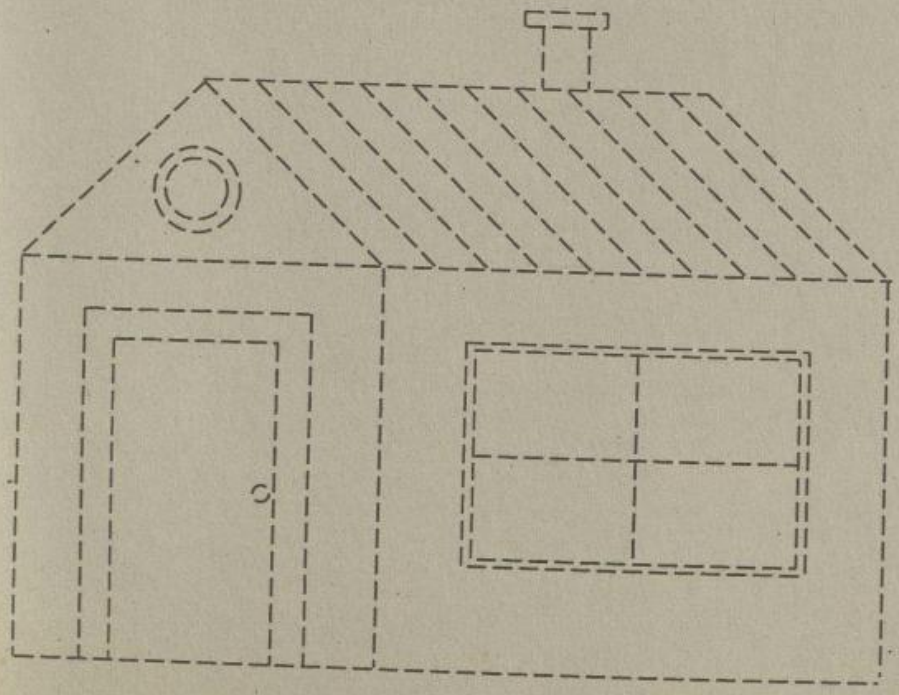

آؤ فٹ بال کھیلیں

ایک دِن لڑکے فٹ بال کھیل کر کمرے میں آئے تو اُستاد صاحب نے پوچھا۔
نور خان! میں نے تمہیں دوسرے بچّوں کے ساتھ فٹ بال کھیلتے ہوئے دیکھا تھا۔ کیا تم روزانہ فٹ بال کھیلتے ہو؟

نور خان: ہاں جناب! میں روزانہ فٹ بال کھیلتا ہوں۔ میں اپنی ٹیم کا گول کیپر ہوں۔

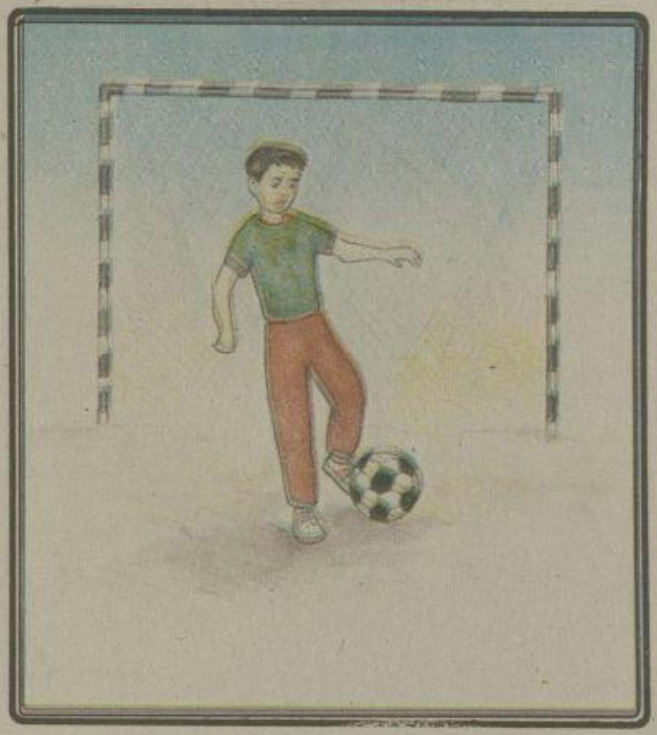

اُستاد: اچھّا یہ بتاؤ۔ جب تم فٹ بال کو ہلکی سی ٹھوکر لگاتے ہو تو کیا ہوتا ہے؟

نور خان: جناب! فٹ بال اپنی جگہ سے دور چلا جاتا ہے۔

اُستاد: نور خان! جب تم بہت زور سے ٹھوکر لگاتے ہو تو پھر کیا ہوتا ہے؟

نور خان: جناب! تَب فٹ بال اور بھی دور چلا جاتا ہے۔

اُستاد: بچّو! جس طرح پڑے پڑے فٹ بال کو ٹھوکر لگانے سے فٹ بال دور چلا جاتا ہے۔ اِسی طرح کسی بھی چیز کو اپنی جگہ سے دوسری جگہ دھکیلا جا سکتا ہے۔ زیادہ زور سے دھکا لگائیں گے تو وہ چیز اَور دور جا گرے گی۔
نور خان! اچھا یہ بتاؤ کہ تم گول کی طرف آتے ہوئے فٹ بال کو کیسے روکتے ہو؟

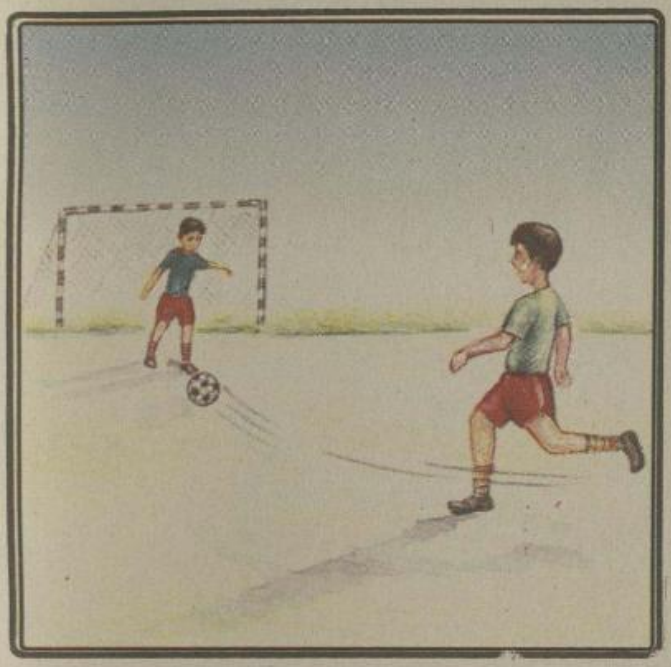

نور خان: جناب! میں اپنے ہاتھ، پاؤں اور جسم سے فٹ بال کو گول میں جانے سے روکتا ہوں۔ آہستہ آتا ہوا فٹ بال تو آسانی سے رُک جاتا ہے لیکن تیز آتے ہوئے فٹ بال کو روکنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

اُستاد: دیکھا بچّو! جس طرح بہت زور سے ٹھوکر لگانے سے فٹ بال بہت دور جاتا ہے۔ اِسی طرح تیز آتے ہوئے فٹ بال کو روکنے کے لیے زیادہ ہوشیار ہونا پڑتا ہے اَور پورے زور سے روکنا پڑتا ہے۔

بچّو! آپ نے دیکھا کہ نور خان کے ساتھ باتوں ہی باتوں میں ہمیں اِس بات کا پتہ چلا کہ کِسی چیز کو دور پھینکنا یا کسی چلتی چیز کو روکنا ہو تو ہر حالت میں زور لگانا پڑتا ہے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: فٹ بال کو ٹھوکر لگانے سے کیا ہوتا ہے؟

2: پڑی ہوئی اشیاء کو کیسے حرکت دی جاسکتی ہے؟

3: حرکت کو تیز کیسے کیا جاسکتا ہے؟

4: نور خان کو فٹ بال روکنے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے؟

5: حرکت کرتی ہوئی اشیاء کو کیسے روکا جاسکتا ہے؟

2: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

1: _____ گر پڑے تھے۔ (میں، تم)

2: _____ سکول پہنچ گیا۔ (ہم، میں)

3: _____ پانی پیتا ہوں۔ (میں، ہم)

4: _____ دیر سے آیا۔ (تم، وہ)

5: _____ کی گاڑی ہے۔ (اس، تم)

3: الفاظ کی ترتیب درست کر کے دوبارہ جملے بنائیں۔

1: ہم چلتے تھے وقت پر _____

2: گاڑی پڑھی چل _____

3: میں ہوں پانی پیتا _____

4: تم دیر سے آئے آج _____

5: تم ہو فٹ بال کھیلتے _____

4: خالی جگہ پر کریں۔

(حرکت، زور، زیادہ)

1: فٹ بال کی حرکت روکنے کے لیے _____ لگانا پڑتا ہے۔

2: مادی اشیاء کو _____ دینے کے لیے زور لگانا پڑتا ہے۔

3: _____ زور لگانے سے حرکت زیادہ تیز ہوتی ہے۔

5: اِن الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھیں۔

حرکت، تیز، آہستہ، زور

6: مناسب لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

1: کمرے میں ایک _____ رکھی ہے۔ (میز، میزیں)

2: _____ لکڑی کی بنی ہوتی ہے۔ (کھڑکی، کھڑکیاں)

3: ہم نے بہت سی _____ خریدیں۔ (چیز، چیزیں)

4: اُستاد صاحب _____ پر بیٹھے ہیں۔ (کرسی، کرسیاں)

7: کر، سے، میں، کو اور نے لگا کر جملے مکمل کریں۔

1: اُستاد صاحب جماعت کے کمرے _____ داخل ہوئے۔

2: کرسی کھینچ _____ میرے پاس لے آؤ۔

3: بچّو! کھڑکی _____ باہر دیکھو۔

4: مادی چیزوں _____ حرکت دی جاسکتی ہے۔

5: اُس _____ فُٹ بال کو ٹھوکر لگائی۔

8: الٹ الفاظ کے جوڑ ملائیں۔

تھوڑا	بائیں
دائیں	بہت
بھاری	کم
زیادہ	ہلکا
آسان	غلط
صحیح	مشکل

گاؤں اور قصبہ

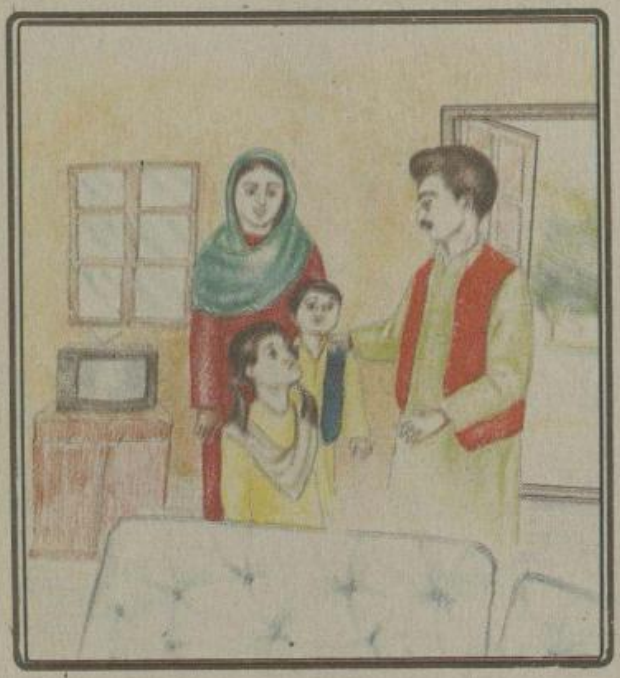

خالدہ اور رشید بہن بھائی ہیں۔ وہ کوئٹہ شہر میں رہتے ہیں۔ ایک دن رشید کے والد گھر آئے۔ اُنھوں نے خالدہ کی امّی سے کہا " کل مجھے کچلاک جانا ہے وہاں میرے دوست اسلم خان کے بیٹے کی شادی ہو رہی ہے۔ بارات کُچلاک سے سِملی جائے گی۔ رشید نے ابّو کی بات سُنی تو کہنے لگا " ابّو! میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میں نے کُچلاک نہیں دیکھا ہے۔

خالدہ: ابّو! میں بھی جاؤں گی۔ مُجھے گاؤں دیکھنے کا بہُت شوق ہے۔

ابّو: ٹھیک ہے امّی سے پُوچھ لو۔

امّی نے دونوں کو اجازت دے دی۔

اگلے دن دس بجے، بچّے ابّو کے ساتھ بَس میں کُچلاک روانہ ہوئے۔ راستے میں رشید نے پوچھا "ابّو! کُچلاک کوئٹہ جیسا شہر ہے؟

ابّو: بیٹا ! کُچلاک شہر نہیں ایک قصبہ ہے۔ جب کہ کوئٹہ ایک شہر ہے۔ عام طور پر شہر میں پکے اور اُونچے اُونچے مکان ہوتے ہیں۔ سڑکیں پکّی اور کُشادہ ہوتی ہیں۔ بجلی ، پانی

اَور گیس کا اِنتظام ہوتا ہے۔ گندے پانی کے نکالنے کا بھی اِنتظام ہوتا ہے۔ سکُول ، کالج ، ہسپتال اَور بہت سے سرکاری دفتر ہوتے ہیں۔

اتنے میں وہ کُچلاک میں داخل ہو گئے۔

خالدہ: ابّو! یہ تو کوئٹہ شہر سے چھوٹا ہے۔

ابّو: بیٹی! قصبہ شہر سے چھوٹا ہوتا ہے۔ تُم نے دیکھا۔ لوگ بھی زیادہ نہیں۔ یہاں کی آبادی شہر کی آبادی سے کم ہے۔

رشیدہ: ابّو! آبادی کیا ہوتی ہے؟

ابّو: بیٹا! کِسی ایک جگہ رہنے والے لوگوں کو وہاں کی آبادی کہتے ہیں۔ آبادی میں مرد، عورتیں اور بچّے شامِل ہوتے ہیں۔

خالدہ: ابّو! یہاں لڑکیوں کا سکُول بھی ہے؟

ابّو: ہاں بیٹی! یہاں لڑکیوں کے دو تین سکُول ہیں۔ یہاں ایک ڈاکخانہ بھی ہے۔ جہاں سے لوگ لِفافے اَور ٹکٹ خرید تے ہیں۔ ایک شِفاخانہ ہے۔ جب لوگ بیمار ہوتے ہیں تو شِفاخانے سے دوا لیتے ہیں۔

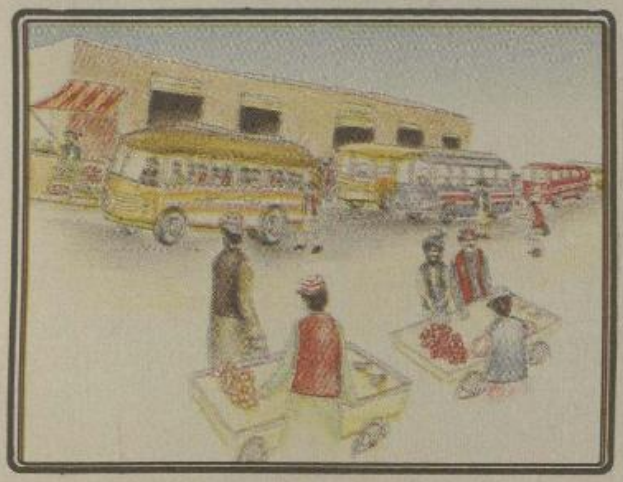

رشید: ابّو! کوئٹہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے بہُت سے سکُول ہیں۔

ابّو: بیٹا! وہاں بچّے بھی تو بہت زیادہ ہیں۔

بَس اڈے پر رُکی۔ اڈے سے اُن کے والد کے دوست کا گھر تھوڑی دُور تھا۔ وہ وہاں جانے

کے لیے پیدل چل پڑے۔ راستے میں اُنھوں نے دیکھا کہ کچّے مکان زیادہ ہیں۔ اور پکّے مکان کم ہیں۔ بازار میں دکانیں چھوٹی اَور کم ہیں۔

دوسرے دن بارات سِملی کے لیے روانہ ہوئی۔ آدھے گھنٹے کے بعد بارات سِملی پہُنچی۔ بچّوں نے دیکھا۔ یہاں کے مکانات کچّے ہیں۔ گلیاں تنگ ہیں۔ گھروں کے سامنے کہیں کہیں پانی بھی کھڑا ہے۔

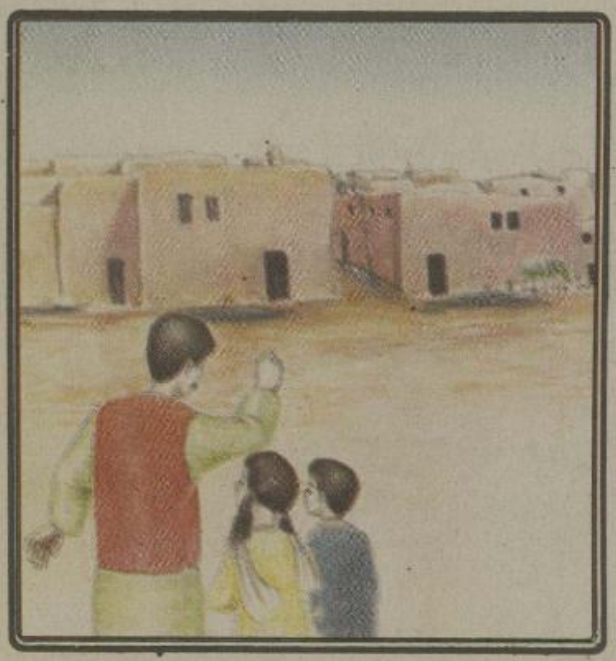

رشید: ابّو! یہ جگہ بھی قصبہ ہے؟

ابّو: نہیں بیٹا ! یہ گاؤں ہے۔ گاؤں قصبے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ یہاں کی آبادی کچلاک سے کم ہے۔ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ بچّے صبح کے وقت سکُول میں پڑھتے ہیں اَور شام کو کھیتوں میں بڑوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ یہاں پھلوں کے باغات ہیں۔ کچھ لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔

خالدہ: ابّو! یہاں کِتنی خاموشی ہے؟

ابّو: ہاں بیٹی! یہاں گاڑیاں بہُت کم چلتی ہیں۔ اِس لیے شور بھی کم ہے۔ دُھواں اَور گَرد و غبار نہیں ہے۔ دَرختوں اَور باغوں کی وجہ سے یہاں کی ہوا صاف رہتی ہے۔

خالدہ: ابّو! میں نے سنا ہے یہاں گھروں میں

پانی کے نلکے نہیں ہیں۔

ابو: بیٹی! بہت سے گاؤں میں پینے کے صاف پانی کا انتظام نہیں ہے۔ گاؤں کے لوگ تالابوں اور جوہڑوں کا پانی پیتے ہیں اور دوسرے کاموں کے لیے اِستعمال کرتے ہیں۔

خالدہ: ابّو! تالابوں اور جوہڑوں میں پانی کہاں سے آتا ہے؟

ابّو: بیٹی! تالابوں اور جوہڑوں میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ یہ پانی کھڑا رہتا ہے۔ اِس لیے اِس پانی میں مختلف جراثیم اور کیڑے مکوڑے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے پیٹ کی اور دوسری بیماریاں پھیلتی ہیں۔ حکومت نے بہت سے گاؤں میں ٹیوب ویل لگائے ہیں جن سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل جاتا ہے۔

اَگلے دن خالدہ، رشید اور اُن کے ابّو گھر پہنچ گئے۔ بچّے قَصبے اور گاؤں کی سیر کر کے بہت خوش تھے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: تالابوں اور جوہڑوں کا پانی پینے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

2: اسلم خان کے بیٹے کی بارات کہاں گئی تھی؟

3: آبادی کسے کہتے ہیں؟

4: قَصبہ بڑا ہوتا ہے یا گاؤں؟

5: گاؤں کی ہوا کیوں صاف رہتی ہے؟

6: شہر، قَصبے اور گاؤں میں سب سے چھوٹا کونسا ہوتا ہے اور بڑا کون سا؟

7: قصبے اور گاؤں کے مقابلے میں شہر میں سہولیات زیادہ ہوتی ہیں۔ کم از کم دو سہولتیں بتائیں؟

2: خالی جگہ پر کریں۔

1: بہت سی بیماریاں _____ پانی سے پیدا ہوتی ہیں۔ (گندے، صاف)

2: گاؤں میں اکثر مکانات _____ ہوتے ہیں۔ (کچے، پکے)

3: شہر کی فضا زیادہ _____ ہوتی ہے۔ (آلودہ، صاف)

4: کچلاک کوئٹہ سے _____ ہے۔ (چھوٹا، بڑا)

5: شہر کی آبادی قصبے سے _____ ہوتی ہے۔ (زیادہ، کم)

3: اُلٹ معنی والے الفاظ کے جوڑ ملائیں۔

گندا	زیادہ
بڑے	پکے
مرد	صاف
کچے	چھوٹے
کم	عورت

4: ان کے واحد بتائیں؟

مکانات، باغات، گلیاں، بیماریاں، گاڑیاں، مچھلیاں، مکھیاں

5: خوش خط لکھیں۔

قصبہ، گندا، فضا، آبادی، مکانات

ادب

اَدب ہی سے اِنسان اِنسان ہے
نہ سیکھے اَدب جو وہ حیوان ہے
جہاں میں ہو پیارا نہ کیوں کر اَدب
کہ ہے آدمیت کا زیور اَدب
نہ ہو جس کو اچھّے بُرے کی تمیز
نہ وہ گھر میں پیارا نہ باہر عزیز
بٹھاتے نہیں بے اَدب کو قریب
یہ سچ بات ہے بے اَدب بے نصیب

(اِسماعیل میرٹھی)

مشق

1: اِس نظْم کو زبانی یاد کر کے ترنّم سے پڑھیں۔
2: اِنسان اَور حیوان کا فرق بتائیں۔
3: اَدب کرنے والے کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟
4: اَدب نہ کرنے والے کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟
5: اُلٹ معنی والے الفاظ بتائیں۔

باہر، بے اَدب، بے نصیب

ہماری سواریاں

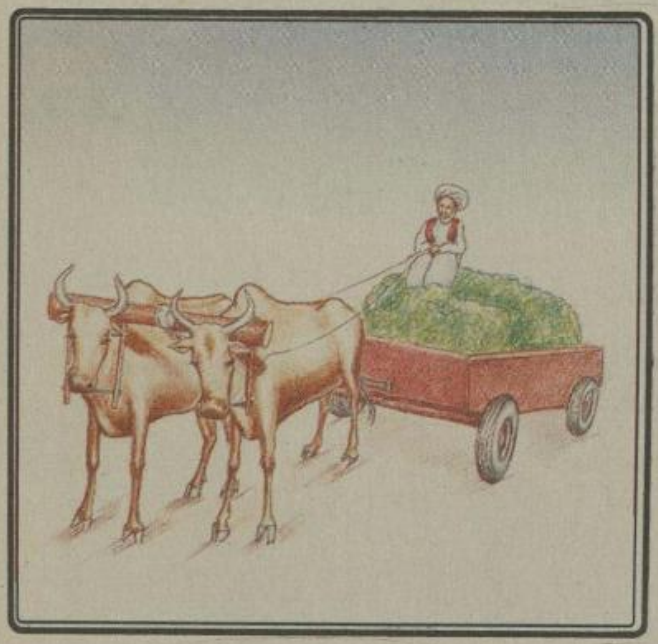

اختر اور ساجدہ اپنے ماں باپ کے ساتھ خاران کے نزدیک ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ اُن کے ماموں نے اُن کو کراچی بلوایا ہے۔ گاؤں سے خاران پہنچے۔ ساجدہ نے اپنی امّی سے کہا۔ "امّی! میں بہت تھک گئی ہوں۔ اِس سَفر میں بہت تکلیف ہوئی ہے۔ میرے سارے بدن میں درد ہو رہا ہے۔"

امّی: بیٹی پریشان نہ ہو۔ کوئٹہ تک پکی سڑک جاتی ہے۔ ہم اگلا سفر بس کے ذریعہ کریں گے۔ وہ اُونٹ کے مقابلہ میں بہت تیز چلتی ہے۔ اُونٹ، بیل گاڑی اور گدھا گاڑی بہت آہستہ چلنے والی سواریاں ہیں۔ اِن سواریوں سے ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان ڈھونے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ تانگہ بھی آہستہ چلنے والی سواری ہے۔ بس میں سوار ہوئے تو ساجدہ بولی۔ امّی آپ نے ٹھیک کہا تھا بس بہت تیز چل رہی ہے۔ اَور کوئی تکلیف بھی نہیں ہے۔ اُونٹ کتنا آہستہ چل رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا ہم خاران کبھی نہیں پہنچ پائیں گے۔

امّی: ہاں بیٹی! مختلف سواریاں مختلف رفتار سے چلتی ہیں۔ کوئی آہستہ کوئی تیز۔

ساجدہ اور اختر کو راستے میں ریل کی پٹری نظر آئی۔ بچّوں نے پہلے ریل کی پٹری نہیں دیکھی تھی۔ وہ حیران ہوئے اور اپنے ابوّ سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟

ابوّ: بچّو! یہ ریل کی پٹری ہے۔ یہ لوہے کی بنی ہوئی ہے۔ اِس پر ریل گاڑی چلتی ہے۔ ریل گاڑی میں بہت زیادہ لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔ اِسے انجن کھینچتا ہے یہ بس سے تیز چلتی ہے۔ ریل گاڑی صرف وہاں جا سکتی ہے۔ جہاں ریل کی پٹری بنی ہوتی ہے۔

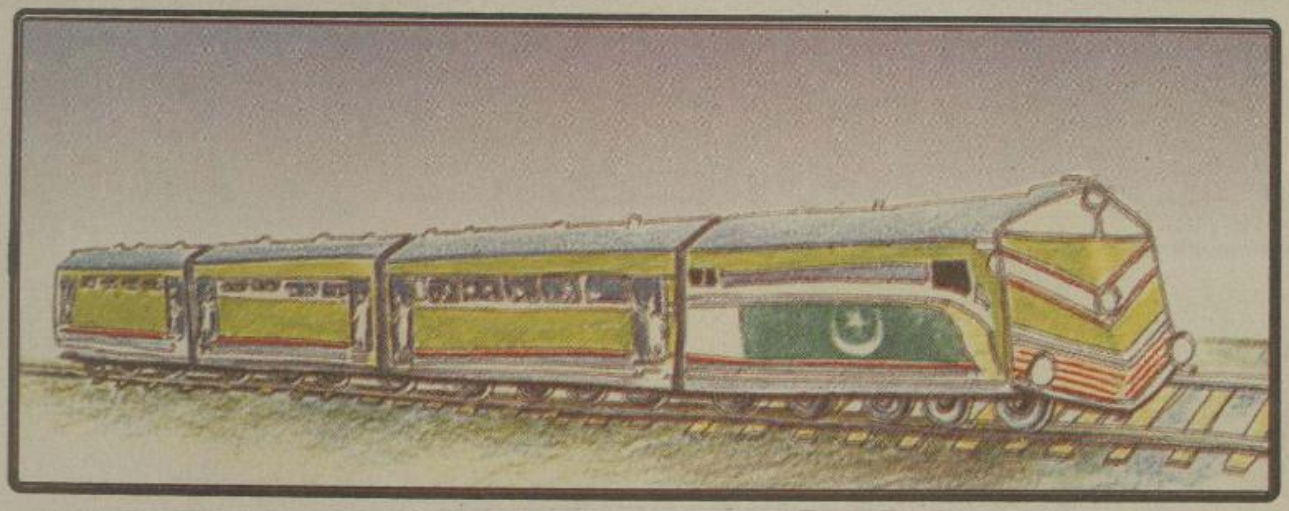

بس احمد وال اسٹیشن کے قریب سے گزر رہی تھی کہ اتنے میں کوئٹہ سے زاہدان جانے والی ریل گاڑی احمد وال اسٹیشن کے قریب پہنچی۔

ابوّ: بچّو! دیکھو یہ ریل گاڑی ہے۔ اِسے انجن کھینچ رہا ہے۔ یہ انجن ڈیزل آئل سے چلتا ہے۔ اس میں بہت سے ڈبے لگے ہوتے ہیں۔ ڈبے میں بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ جو لوہے کے بند ڈبے نظر آرہے ہیں ان میں سامان لادا جاتا ہے۔ بچے ریل گاڑی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

ساجدہ: امّی! ریل گاڑی تیز چلتی ہے یا ہماری بس۔

امّی: ریل گاڑی تیز چلتی ہے کیونکہ ریل گاڑی میں زیادہ طاقت والا انجن لگا ہوتا ہے۔

بچّوں نے اپنے امّی ابّو سے کہا کہ وہ ریل گاڑی میں بیٹھنا چاہتے ہیں۔ ابّو نے کہا اِنْشأاللہ کراچی سے کوئٹہ واپسی پر گاڑی ہی میں بیٹھ کر آئیں گے۔ یہ سن کر بچّے بہت خوش ہوئے۔

شام کو وہ کوئٹہ پہنچ گئے۔ اُنھوں نے رات اپنے ایک رشتہ دار کے گھر گزاری۔ اُنھوں نے اگلے دن ہوائی جہاز سے کراچی جانا تھا۔

اگلے دن وہ کار میں ہوائی اڈہ روانہ ہوئے۔ جہاز میں سوار ہونے کے بعد ساجدہ نے پوچھا "ابّو! ہم کراچی کب پہنچیں گے۔"

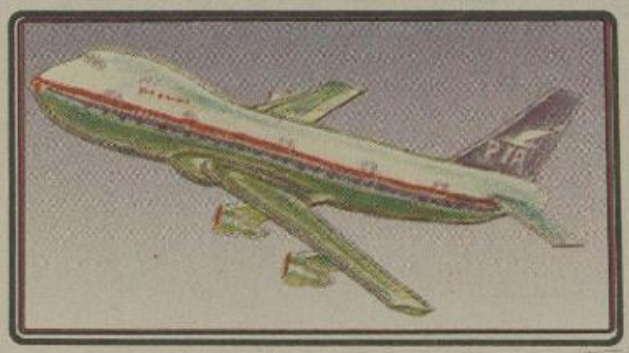

ابّو: ہم ایک گھنٹہ میں کراچی پہنچ جائیں گے۔

ساجدہ اور اختر بہت حیران ہوئے۔ اُن کو یقین نہیں آرہا تھا۔ اُن کے ابّو نے ہنس کر کہا "ہوائی جہاز کی رفتار سب سواریوں سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ ہوائی جہاز سے دِنوں کا فاصلہ گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ بچّے بہت خوش تھے کیونکہ ہوائی جہاز میں یہ اُن کا پہلا سفر تھا۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: بچّوں نے خاران تک کا سفر کِس سواری پر کیا؟

2: اُنھوں نے خاران تک کا سفر اُونٹ پر کیوں کیا؟

3: آپ کون سی سواری میں سفر کرنا پسند کریں گے اَور کیوں؟

4: ریل گاڑی، بس سے کیوں تیز چلتی ہے؟

5: ہوائی جہاز کہاں سے روانہ ہوتے اور کہاں اترتے ہیں؟

6: سب سے زیادہ رفتار والی سواری کو کیا کہتے ہیں؟

2: خالی جگہ پر کریں۔

(انجن، رفتار، تکلیف، پٹڑی، تیز)

1: خاران جاتے ہوئے سفر میں بہت _____ ہوتی ہے۔

2: مختلف سواریاں مختلف _____ سے چلتی ہیں۔

3: ریل گاڑی _____ پر چلتی ہیں۔

4: ریل گاڑی کو _____ کھینچتا ہے۔

5: ریل گاڑی بس سے زیادہ _____ چلتی ہے۔

3: جملے بنائیں۔

ریل گاڑی، تکلیف، ہوائی جہاز، طاقت ور

4: درج ذیل کو تیز رفتاری کے لحاظ سے ترتیب دیں۔

بیل گاڑی، ہوائی جہاز، بس، ریل گاڑی، سائیکل، موٹر سائیکل

5: جوڑ ملائیں۔

اونٹ	پھلوں
سبزی	سواریوں
اینٹ	اونٹوں
پھل	سبزیوں
لوگ	گاڑیوں
سڑک	لوگوں
گاڑی	سڑکوں
سواری	اینٹوں

6: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

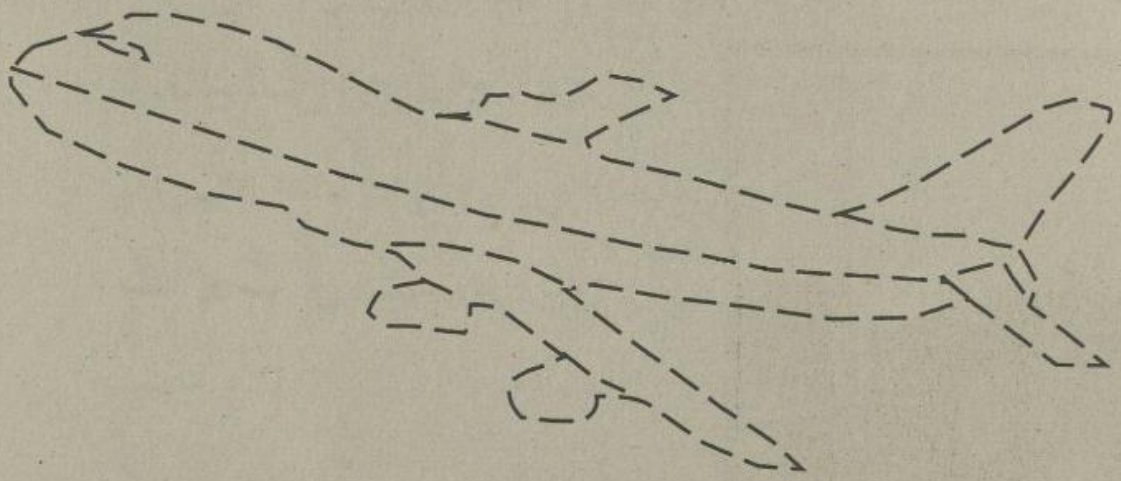

کہنا بڑوں کا مانو

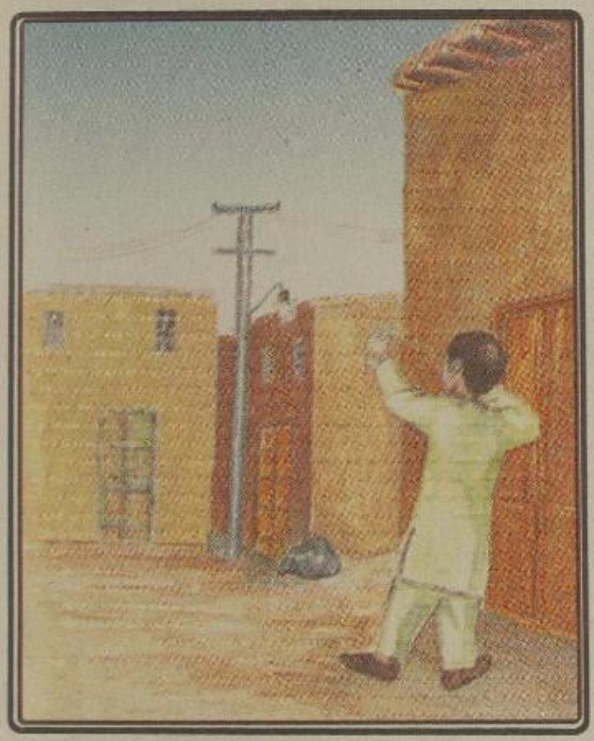

رحیم بخش کے پاس ایک غُلیل ہے۔ سکُول سے آنے کے بعد وہ غُلیل لے کر گھر سے باہر نکل جاتا ہے - وہ پرندوں اور دوسری چیزوں پر نِشانہ بازی کرتا رہتا ہے۔

ایک دِن وہ گھر سے نکلا۔ بِجلی کے کھمبے پر لگے ہوئے بلب کا نشانہ باندھا اور اُسے توڑ دیا۔ اُسی رات وہ دکان سے دُودھ لے کر آ رہا تھا۔ گلی میں اندھیرا تھا۔ اُس کا پاؤں راستے میں پڑے ہوئے پتّھر سے ٹکرایا اور وہ گر پڑا۔ اُسے سخت چوٹ آئی۔ اُس سے سارا دُودھ گر گیا۔ اور وہ روتا ہوا گھر آیا۔ اُس کی امّی نے پوچھا "بیٹا کیا ہوا ؟"

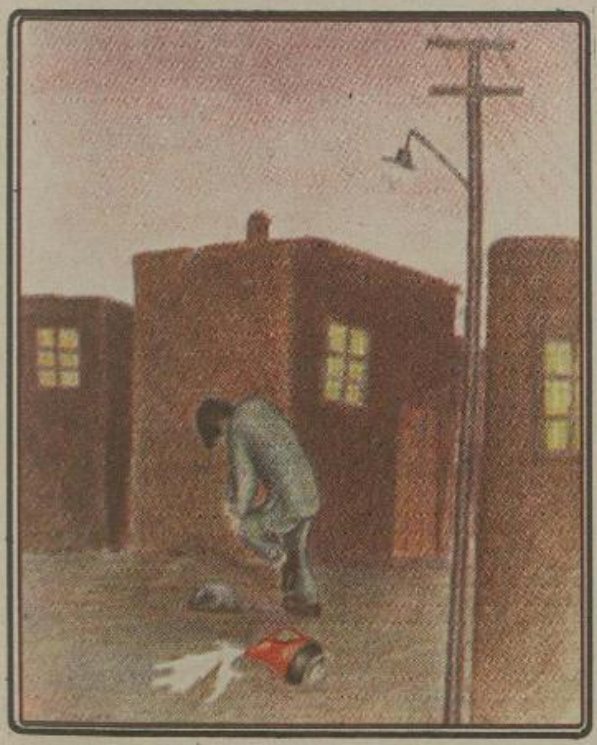

رحیم بخش: امّی جان ! گلی میں اندھیرا تھا۔ میرا پاؤں پتّھر سے ٹکرایا اور میں گر گیا۔ مجھے چوٹ لگی ہے۔ دُودھ بھی گر گیا ہے۔

امّی : تم نے ضرور غُلیل سے بلب توڑا ہو گا۔ تم آج کل بہت شرارتیں کر رہے ہو۔ پرسوں تم نے ہمسائے کی کھڑکی کا شیشہ توڑ دیا۔ ہمیں اپنے

ہمسایوں سے اچھّے تعلقات رکھنے چاہئیں اَور اُن کی چیزوں کو کِسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا چاہئیے۔ تھوڑا عرصہ پہلے تم نے سڑک کے کنارے لگا ہوا پودا توڑ دیا تھا۔ تم ایسا نہ کرتے تو ایک دو سال میں وہ پودا دَرَخت بن جاتا۔ لوگ اِس کے سائے میں آرام کرتے۔

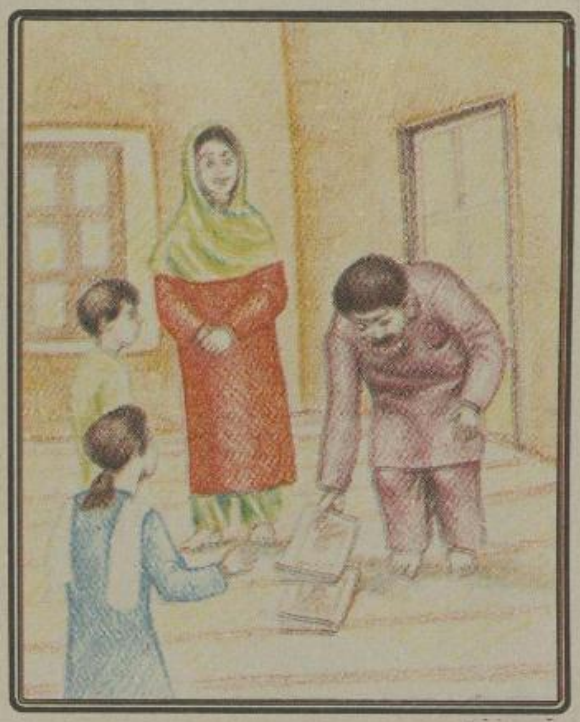

رحیم بخش کے والد کمرے میں داخل ہوئے۔ اُن کا پاؤں کِتاب سے ٹکرایا۔ اُنھوں نے کتاب اُٹھائی۔ وہ کِتاب رحیم بخش کی بہن رضیہ کی تھی۔

ابّا جان: رضیہ! یہ تُمھاری کِتاب زمین پر پڑی ہوئی ہے۔ کل تُمھاری کاپی برآمدے میں پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اُٹھا کر تمھیں دی تھی۔ تمھیں کِتابوں اَور کاپیوں کی حِفاظت کرنی چاہیے۔ بستے کو مُناسب جگہ رکھنا چاہیے۔

رضیہ نے کتابیں اَور کاپیاں سمیٹیں اَور اُنھیں الماری میں حِفاظت سے رکھ دیا۔

رضیہ: ابّاجان! معاف کیجیے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ آئندہ خیال رکھوں گی۔ کِتابوں اَور کاپیوں کی حِفاظت کروں گی۔

امّی جان: رضیہ کے ابّا! رحیم بخش نے گلی کا بَلب توڑ دیا ہے۔ خود اندھیرے میں گِر گیا ہے۔ چوٹ بھی کھائی ہے۔ دُودھ بھی ضائع کر دیا ہے۔

ابّا جان کو یہ باتیں سن کر غُصہ آیا۔ مگر انھوں نے بچّوں کو پیار سے سمجھایا۔

"بچّو! پودے ہوں یا بَلب یا کِھڑکی کے شیشے۔ ہمیں اُنھیں نہیں توڑنا چاہیے۔ ہمیں پودوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ پانی اور بِجلی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ یہ سب ہماری

ضرورت کی اَشیاء ہیں۔ اِن کو توڑنا یا نُقصان پہنچانا ہمارا ہی نُقصان ہے۔" ہمیں اپنی اَور ہمسایوں کی چیزوں کی حِفاظت کرنی چاہئیے اَور خاص طور پر اِن چیزوں کی حفاظت کرنی چاہئیے۔ جنہیں ہم استعمال کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔"

رحیم بخش اپنے کئے پر شرمندہ ہوا۔ اُس نے وعدہ کیا کہ آئندہ وہ اپنے والدین کی نصیحت پر عمل کرے گا اَور ضرورت کی کِسی چیز کو نہیں توڑے گا۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: رحیم بخش نے گلی میں کون سی شرارت کی تھی؟

2: اس شرارت کا کیا نتیجہ نکلا؟

3: رحیم بخش کو کیسے چوٹ لگی؟

4: رحیم بخش کے ابّا کمرے میں داخل ہوئے تو کیا ہوا؟

5: ابّا جان نے بچّوں کو پیار سے کیا سمجھایا؟

2: خالی جگہ پر کریں۔

1: رشیدہ ہماری _____ اَور فاروق ہمارا _____ ہے۔ (ہمسائی، ہمسایہ)

2: رحیم بخش _____ اَور رضیہ _____ ہے۔ (لڑکا، لڑکی)

3: رضیہ اپنے _____ اَور _____ کے ساتھ رہتی ہے۔ (امّی، ابّا)

4: عبدالرحمن کی ایک _____ اَور ایک _____ ہے۔ (بچّہ، بچّی)

5: وہ اپنے _____ اَور _____ کی عزت کرتا ہے۔ (والدہ، والد)

3: سبق میں سے وہ الفاظ چن کر لکھیں جن میں "ع" آیا ہے۔

4: جوڑ ملائیں۔

پرندہ	گھروں
گھر	شیشوں
درخت	چیزوں
شیشہ	پرندوں
چیز	دَرَختوں

5: "رات" کے حروف کو الٹیں تو "تار" بن جاتا ہے۔
ان الفاظ کے حروف کی ترتیب کو الٹ کر دیکھیں کہ کیا بنتا ہے؟

ہار، نان، مان، تخت، بس، لوگ، ناک

6: نیچے خالی خانے پُر کریں اور لفظ بنائیں۔

ک ت ا ____

____ ر خ ت

پ ____ د ا

____ ا پ ی

چ ____ ز

ا ن د ھ ____ ر ا

غ ل ____ ل

7: خوش خط لکھیں۔

"ہمیں اپنی ضرورت کی چیزوں کو توڑنا یا نقصان نہیں پہنچانا چاہئیے۔"

ہنسیں اور ہنسائیں

اُستاد نے شاگِرد سے کہا "اِمتحان نزدیک ہیں۔ کوئی سوال پوچھنا ہے تو پُوچھ لو"
شاگِرد نے کہا " جناب ! پَرچے میں کون کون سے سوال آ رہے ہیں ؟

ماں بیٹے سے: یہ دوا پی لو تمہارا بخار اتر جائے گا۔
بیٹا: نہیں ماں ! یہ دوا میں نہیں پیوں گا۔
ماں: کیوں بیٹا
بیٹا: ماں ! اِس پر لکھا ہے۔ اس دوا کو بچّوں سے دور رکھیں۔

لڑکا دکان دار سے: سَموسہ کِتنے کا ہے؟
دکان دار: ایک روپے کا۔
لڑکا: اور چَنے؟
دکان دار: مُفت۔
لڑکا: اچھا تو پِھر یہ پیالہ چَنوں سے بَھر دو۔

موٹاپا کم کرنے کے لیے ایک موٹے آدمی کو ڈاکٹر نے گھوڑے کی سواری کرنے کا مشورہ دیا۔
کچھ دن بعد ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا " کُچھ فرق پڑا " موٹے آدمی نے جواب دیا " مُجھ میں تو کوئی فرق نہیں پڑا۔ البتہ گھوڑا بہُت دُبلا ہو گیا ہے۔

ایک بڑھیا کی ٹانگے سے ٹکر ہو گئی اور وہ سڑک پر گر کر بے ہوش ہو گئی۔ آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے۔ ایک نے کہا " بڑی اماں کو پنکھے سے ہوا دو"۔ دوسرے نے کہا "منہ پر ٹھنڈا پانی ڈالو" تیسرا بولا" بڑی اماں کو گرم گرم دودھ اور جلیبی کھلاؤ"۔ بڑی اماں نے آنکھ کھولی اَور کہا " ذرا اِن کی بھی سنو"۔

مشق

1: ہر بچّہ ایک ایک لطیفہ سنائے۔

2: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

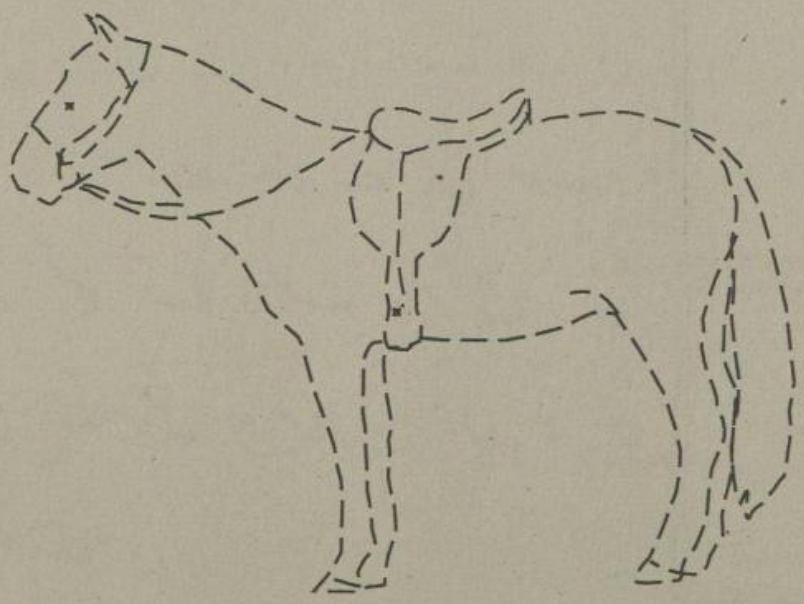

پودے کی کہانی

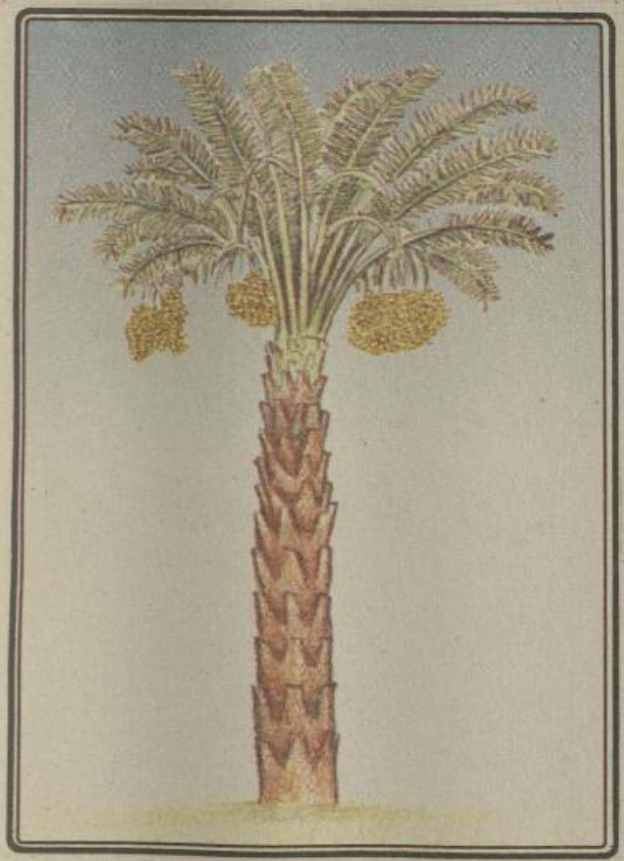

ہم پودے ہیں۔ ہمارا خاندان بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری بہت سی قسمیں پیدا کی ہیں۔ ہم میں سے کوئی دَرَخت کہلاتا ہے۔ کوئی جھاڑی۔ کوئی بُوٹی اَور کوئی بیل۔ ہماری جڑیں، شاخیں اور پتے وغیرہ ہوتے ہیں لیکن ہم میں سے بعض کا تنا عام طور پر سیدھا نہیں ہوتا۔ ہماری اِس قسم کو بیل کہتے ہیں۔ بیل کسی کے سہارے اوپر کی طرف بڑھتی ہے۔ ہمارے ہاں سیب، بادام اور کھجور کے دَرَخت عام ہیں۔ اِن درختوں کے پھل دوسروں علاقوں کو بھی بھیجے جاتے ہیں۔

بناوٹ کے لحاظ سے ہمارے تین حصّے ہیں۔ جڑ، تنا اور پتے۔ ہماری جڑیں زمین کے اندر ہوتی ہیں۔ تنا زمین سے باہر ہوتا ہے۔ تنے پر شاخیں ہوتی ہیں۔ جن پر پتے اور پھول لگتے ہیں۔ ہم سب پودے ہیں لیکن اِس کے باوجود مختلف ہیں۔ ہم میں سے کوئی بڑا ہے کوئی چھوٹا۔ بعض کے تنے مضبوط اور موٹے ہوتے ہیں۔ بعض کے نازک اور کمزور۔ اِسی طرح ہمارے پتّے مختلف ہیں۔ ہمارے بیج مختلف ہیں۔ ہمارے پھول اور پھل مختلف ہیں۔ ہم انسانوں اور جانوروں کے بڑے کام آتے ہیں۔ ہماری جڑیں تنے، پتّے اور پھل پھول اِن کی خوراک کے کام آتے ہیں۔ جیسے آلو، چقندر، پیاز ہماری جڑیں ہیں۔ گنا میرا تنا ہے۔ پالک، ساگ میرے پتے ہیں۔ سیب، بادام، آڑو اور آم وغیرہ میرے پھل ہیں۔ ہم گرمیوں میں آپ کو سایہ دیتے ہیں۔ ہم ماحول کو صاف ستھرا اور خوشگوار بناتے ہیں۔ ہم آپ کو لکڑی مہیا کرتے ہیں۔ جس سے آپ طرح طرح کی چیزیں بناتے ہیں۔ ہمارے متعلق بالکل ٹھیک کہا گیا ہے کہ ہم زمین کا زیور ہیں۔ زمین کا حُسن ہیں۔

آپ نے دیکھا! ہم جان داروں کے لیے کِس قدر مفید ہیں۔ اِس لیے ضروری ہے کہ انسان ہمارا خیال رکھیں۔ ہمیں بلا ضرورت کاٹ کر ختم نہ کریں۔ ہمارے بغیر جانداروں کا رہنا مشکل ہے۔ آپ کے لیے ہمارا یہ پیغام ہے " ہر شخص ایک پودا لگائے اور جنت میں گھر بنائے۔"

مشق

1: جواب دیں۔

1: پودے کی کون کون سی قسمیں ہیں؟

2: وہ کون سا پودا ہے جو کسی کے سہارے اوپر اٹھتا ہے؟

3: بلوچستان میں عام طور پر کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

4: پودوں کے حصّوں کے نام لکھیں؟

5: پودوں نے کیا پیغام دیا ہے؟

2: مناسب لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

1: پودوں کا خاندان بہت _____ ہوتا ہے۔ (چھوٹا، درمیانہ، بڑا)

2: _____ کے لحاظ سے پودے کے تین حصّے ہوتے ہیں۔ (قد، بناوٹ، قسم)

4: پودے زمین کا _____ ہیں۔ (زیور، خزانہ، دولت)

3: درج ذیل الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھیں۔

درخت، بیل، جڑ، شاخ، پتے، چیری، وادی

4: اپنے ماحول کو صاف رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئیے۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1: درخت لگانے چاہئیں۔

درخت نہیں لگانے چاہئیں۔

2: گھر کا کُوڑا گھر سے باہر گلی اور سڑک پر ڈالنا چاہیے۔
گھر کا کُوڑا گھر سے باہر کُوڑا دان میں ڈالنا چاہئیے۔

3: گھر اور گلی کی نالیوں کو صاف رکھیں۔
گھر اور گلی کی نالیوں کو صاف نہ رکھیں۔

4: کارخانوں کا گندا پانی نالوں اور دریاؤں میں نہیں بہانا چاہیے۔
کارخانوں کا گندا پانی نالوں اور دریاؤں میں بہانا چاہیے۔

5: ریڈیو، ٹیلی وژن اور ٹیپ ریکارڈر کو اُونچی آواز سے بجانا چاہیے۔
ریڈیو، ٹیلی وژن اور ٹیپ ریکارڈر کو ہلکی آواز سے بجانا چاہیے۔

5: پودے جان داروں کے لیے مفید ہیں۔ پودوں کے پانچ فائدے لکھیں۔

6: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

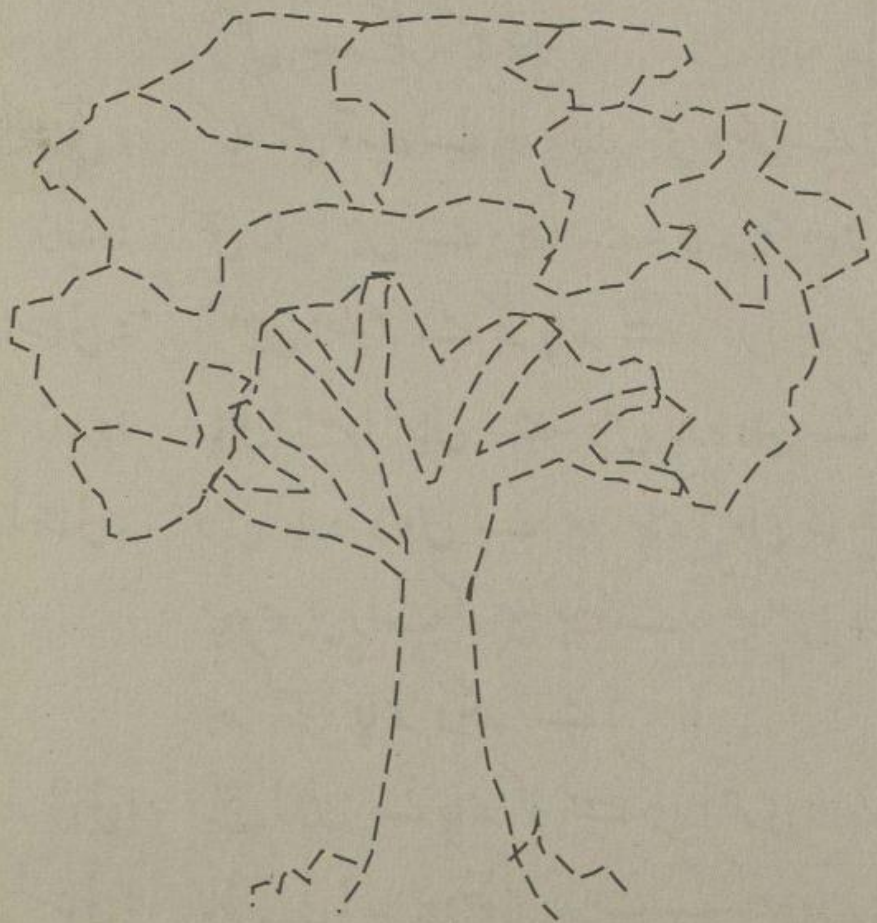

چاند

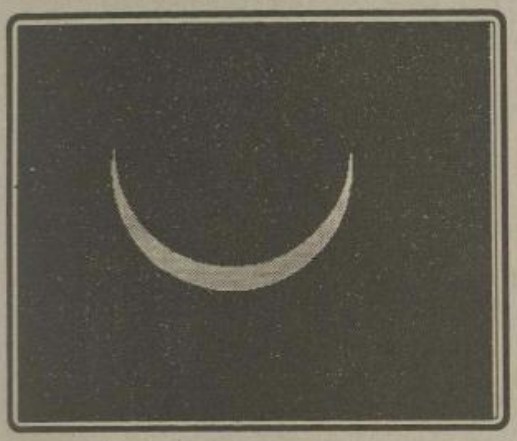

لڑکیاں عید کی چھٹیوں کے بعد سکول آئیں۔ سب نے نئے کپڑے پہن رکھے تھے۔ اُستانی صاحبہ نے پوچھا " تم میں سے کِس کِس نے عید کا چاند دیکھا تھا؟ کئی لڑکیوں نے کہا "ہم نے عید کا چاند دیکھا تھا۔

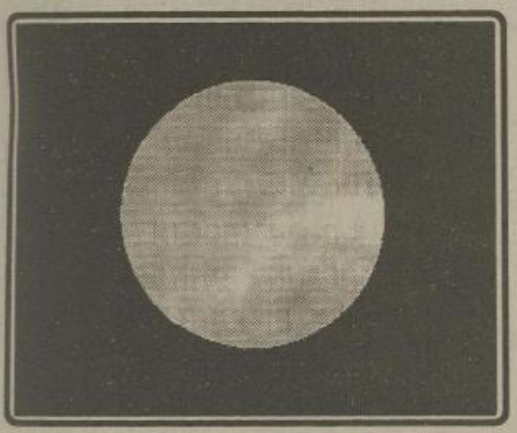

اُستانی : ماہ گُل! کیا آپ نے عید کا چاند آسانی سے دیکھ لیا تھا؟

ماہ گُل: نہیں باجی! چاند بہت باریک تھا بڑی مُشکل سے نظر آیا تھا۔

اُستانی : کیا کبھی آپ نے پورا چاند بھی دیکھا ہے؟

زاہدہ: جی ہاں! میں نے دیکھا ہے۔ چاند بڑا ہوتا ہے اَور بہت روشن ہوتا ہے۔

استانی : تمہیں معلوم ہے کہ چاند کِتنے دِنوں بعد پورا ہو جاتا ہے۔

زاہدہ: باجی! میرا خیال ہے۔ دس بارہ دن کے بعد چاند پورا گول ہو جاتا ہے۔

اُستانی: دس بارہ دنوں کے بعد چاند گول سا تو نظر آتا ہے لیکن پورا گول چودھویں رات کو ہی ہوتا ہے۔ تم میں سے کِسی نے چودھویں رات کے بعد کبھی چاند دیکھا ہے؟

ناز بی بی: باجی! میں نے چاند کو مہینے کی آخری تاریخوں میں دیکھا تھا۔ وہ باریک تھا۔

اُستانی: ناز بی بی! یہ چودھویں رات کے کتنے دن بعد کی بات ہے؟

ناز بی بی: مُجھے ٹھیک سے یاد نہیں۔ میرا خیال ہے دس بارہ دِن بعد چاند کو باریک دیکھا تھا۔ اُس کی چاندنی بہت کم تھی۔

(چاند کا گھٹنا اَور بڑھنا)

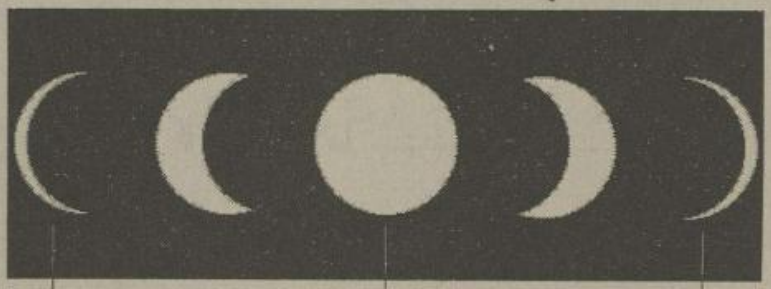

اُستانی: بچّو! پہلی رات کو چاند بہت باریک ہوتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ بڑا ہونے لگتا ہے۔ چودہ تاریخ کو بالکل گول ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد پِھر گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اَور مہینہ کے آخری تاریخوں میں پِھر باریک ہوتے ہوتے بالکل غائب ہو جاتا ہے۔ دوسرے تیسرے دن یہ چاند شام کو پھر نظر آنے لگتا ہے۔ اِسے پہلی تاریخ کا چاند کہتے ہیں۔ یوں چاند پورے مہینے میں بڑھتا اَور گھٹتا ہے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: پہلی رات کا چاند کیسا ہوتا ہے؟

2: رات کو آسمان پر کیا کیا چیزیں چمکتی نظر آتی ہیں؟

3: چاند کی روشنی کو کیا کہتے ہیں؟

4: چاند کِس تاریخ کو مکمل ہوتا ہے؟

5: چاند کِن تاریخوں میں غائب ہو جاتا ہے؟

2: مدرّس بچّوں کو چاند کے بڑھنے کی اشکال سلیٹوں پر بنانے کو کہے۔

3: خالی جگہ پر کریں۔

تھا، تھی، تھے، تھیں

1: سب نے نئے کپڑے پہن رکھے _____

2: اُنھوں نے عید کا چاند دیکھا _____

3: ہر طرف چاندنی پھیلی ہوئی _____

4: بچّیاں بہت خُوش _____

5: چاند بالکل گول _____

4: جوڑ ملائیں۔

نئے	موٹا
باریک	آسان
بڑا	پُرانے
رات	چھوٹا
مُشکل	دِن

5: الفاظ کی ترتیب دُرست کر کے بامعنی جُملے بنائیں۔

1: عید تھا چاند کا باریک۔

2: چاندنی تھی ہر طرف پھیلی ہوئی۔

3: پہن رکھے تھے نئے کپڑے سب نے۔

4: رات کو پیاس مجھے تھی لگی۔

5: بڑا ہے ہوتا جاتا چاند ہر رات۔

ثریا کی گڑیا

ثریا کی گڑیا تھی چھوٹی بہت　　نہ دُبلی بہت اور نہ موٹی بہت
جو دیکھو تو ننھی سی گڑیا تھی وہ　　مگر اک شرارت کی پُڑیا تھی وہ
جو سوتی تو دن رات سوتی تھی وہ　　جو روتی تو دن رات روتی تھی وہ
ثُریا نے اک دن یہ اُس سے کہا　　"میری ننھی گڑیا یہاں بیٹھ جا"
وہ نادان گڑیا خفا ہو گئی　　وہ روئی، وہ چلائی اور سو گئی
اِچانک وہاں اِک پری آ گئی　　کھلی آنکھ گڑیا کی گھبرا گئی
تو بولی پری مُسکراتی ہوئی　　سنہری پروں کو ہلاتی ہوئی
اِدھر آؤ تم مجھ سے باتیں کرو　　میں نازک پری ہوں نہ مجھ سے ڈرو
ثُریا کو دیکھا پری اُڑ گئی　　جِدھر سے تھی آئی اُدھر مُڑ گئی

(صُوفی تبسّم)

مشق

1: نظم کو زبانی یاد کر کے ترنّم سے پڑھیں۔
2: نظم میں ہم آواز الفاظ تلاش کریں۔ جیسے چھوٹی ، موٹی

لوگوں کا خادم

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مسلمانوں کے بہت مشہور خلیفہ تھے۔ خلیفہ بننے سے پہلے آپ شہزادوں کی طرح رہتے تھے۔ بے شمار لوگ آپ کی خدمت کے لیے حاضر رہتے تھے۔ آپ اعلیٰ قسم کا لباس پہنتے اور بہترین کھانا کھاتے تھے۔ آپ نے خلیفہ بننے کے بعد یہ آرام کی زندگی بالکل چھوڑ دی اور سادہ زندگی گزارنے لگے۔

ایک دفعہ آپ کے ہاں ایک مہمان آیا۔ آپ چراغ کی روشنی میں کچھ لکھ رہے تھے۔ چراغ میں تیل کم ہو گیا اور وہ بجھنے لگا۔ مہمان نے کہا "آپ فکر نہ کریں میں ابھی چراغ میں تیل ڈال کر اسے ٹھیک کر دیتا ہوں۔" آپ نے جواب دیا "مہمان سے خدمت لینا ٹھیک نہیں ہے۔" مہمان نے کہا "اچھا میں نوکر کو جگا دیتا ہوں۔ وہ اسے ٹھیک کر دے گا۔" آپ نے کہا "نہیں! اس غریب کو تکلیف نہ دو۔ وہ سارا دن کام کرنے کے بعد تھک گیا ہے۔ اسے سونے دو۔" یہ کہہ کر خلیفہ خود اٹھے اور چراغ میں تیل ڈال کر اسے ٹھیک کر دیا۔ مہمان نے کہا "جناب! آخر آپ نے خود ہی تکلیف فرمائی۔" خلیفہ نے جواب دیا "اس میں تکلیف کی کیا بات ہے۔ جب میں چراغ میں تیل ڈالنے کے لیے گیا۔ اس وقت بھی عمر بن عبدالعزیز تھا اور تیل ڈال کر واپس آیا ہوں تو اب بھی عمر بن عبدالعزیز ہی ہوں۔"

عمر بن عبدالعزیزؒ سرکاری خزانے کو عوام کی امانت سمجھتے تھے۔ سرکاری خزانے کی ایک پائی بھی اپنے گھر والوں پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ وہ اِسے بے ایمانی سمجھتے تھے۔

ایک مرتبہ سرکاری خزانے میں بہت سے سیب آئے۔ آپ اِن کو عام لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے کہ آپ کا چھوٹا بچّہ ادھر آگیا۔ بچّہ نا سمجھ تھا وہ ایک سیب اٹھا کر کھانے لگا۔ خلیفہ نے بچّے سے سیب واپس لے لیا۔ بچّہ روتا ہوا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور ماں سے شکایت کی۔ ماں نے بچّے کو سیب منگا کر دے دیا۔ خلیفہ جب گھر پہنچے تو انھیں سیب کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فوراً بیوی سے پوچھا " کوئی سرکاری سیب تو گھر میں نہیں آیا ہے؟"

بیوی نے کہا " سرکاری سیب تو نہیں آیا ہے۔ میں نے بچّے کو خوش کرنے کے لئے بازار سے منگوا کر دیا ہے۔ " خلیفہ نے بیوی سے کہا " آپ جانتی ہیں کہ یہ سیب سرکاری خزانے کے تھے۔ میں نے بچّے سے سیب اِس لیے واپس لے لیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک سیب کی وجہ سے شرمندہ نہ ہوں۔" بیوی اِس بات سے لاجواب ہو کر خاموش ہو گئی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بہت نیک انسان تھے۔ پوری عمر حضور پاک ﷺ کے طریقوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ آپ کی حکومت میں رعایا بہت خوش تھی۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بننے سے پہلے کس طرح رہتے تھے؟

2: خلیفہ بننے کے بعد آپ کیسی زندگی گزارتے تھے؟

3: جب مہمان نے چراغ میں تیل ڈالنے کی بات کی تو آپ نے کیا جواب دیا؟

3: جب مہمان نے نوکر کو جگانے کے لیے کہا تو آپ نے کیا جواب دیا؟

4: چراغ میں تیل ڈالنے کے بعد آپ نے مہمان سے کیا کہا؟

5: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سرکاری خزانے کو کیا سمجھتے تھے؟

6: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے بچّے سے سیب واپس کیوں لیا؟

7: بچے کو روتا دیکھ کر ماں نے کیا کہا؟

3: "بے شمار" دو الفاظ بے + شمار سے مل کر بنا ہے۔ ایسی دو اور مثالیں دیں۔

4: جوڑ ملائیں۔

چراغ	لباس
سادہ	روشنی
سرکاری	زندگی
سیب	خوشبو
اعلیٰ	خزانہ

5: جُملے بنائیں۔

سادہ، خدمت، اعلیٰ، مہمان، خزانہ

6: مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

تکلیف، بجھ، چراغ، سادہ، امانت

1: چراغ _____ گیا۔

2: وہ _____ زندگی گزارتا ہے۔

3: غریب کو _____ نہ دو۔

4: _____ میں تیل ختم ہو گیا۔

5: سرکاری خزانہ عوام کی _____ ہے۔

7: سوالوں کے جواب دے کر پیرا مکمل کریں۔

1: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کون تھے؟

2: خلیفہ بننے سے پہلے آپ کیسی زندگی گزارتے تھے؟

3: خلیفہ بننے کے بعد آپ نے کیسی زندگی گزاری؟

4: چراغ میں تیل ڈالنے کے بعد آپ نے مہمان کو کیا جواب دیا؟

5: سرکاری خزانے سے گھر والوں پر کیا خرچ کرتے تھے؟

6: بچّے کی والدہ نے بچے کو کیسے خوش کیا؟

7: آپ کن کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے تھے؟

8: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

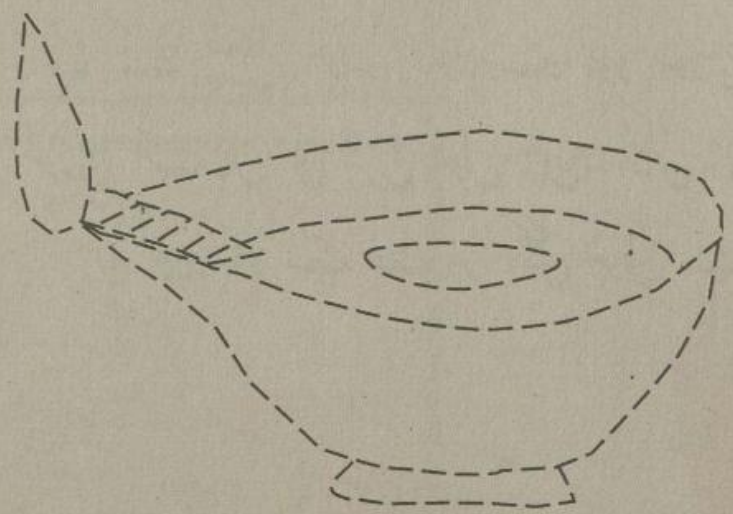

خاکے مکمل کریں

نقطے ملائیں

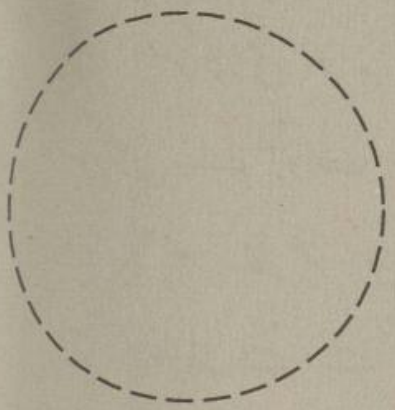

(چاند)

(ستارے)

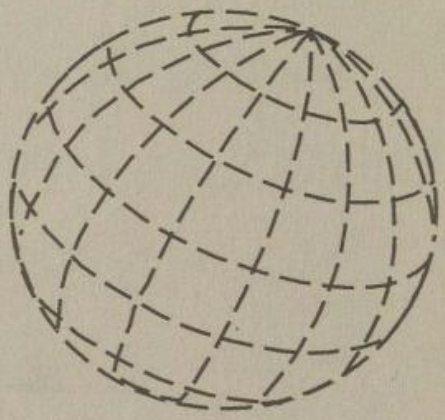

(زمین)

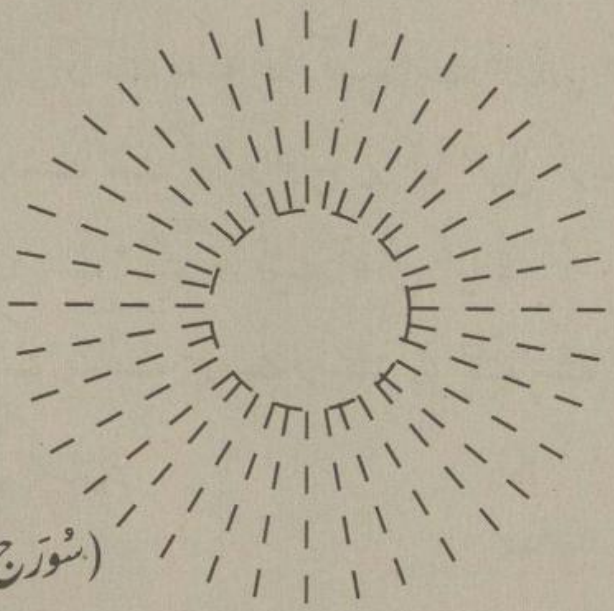

(سُورَج)

بچّو! آپ نے زمین، چاند، ستارے اَور سُورَج کے خاکے مکمل کئے۔ چاند، ستارے اَور سُورَج فُٹ بال کی طرح گول ہیں۔ لیکن بچّو! زمین کی شکل سیب کی طرح گول ہے۔ یہ زمین اُوپر اَور نیچے سے ذرا پچکی ہوئی ہے۔

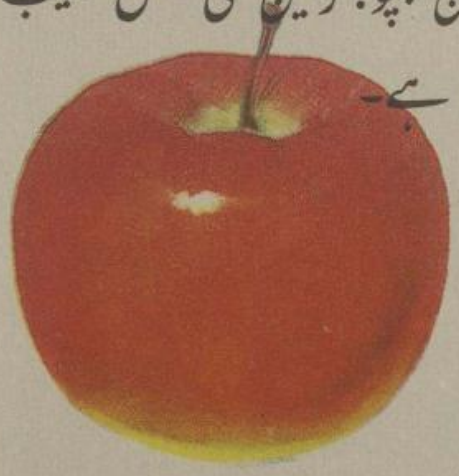

محنت میں عظمت

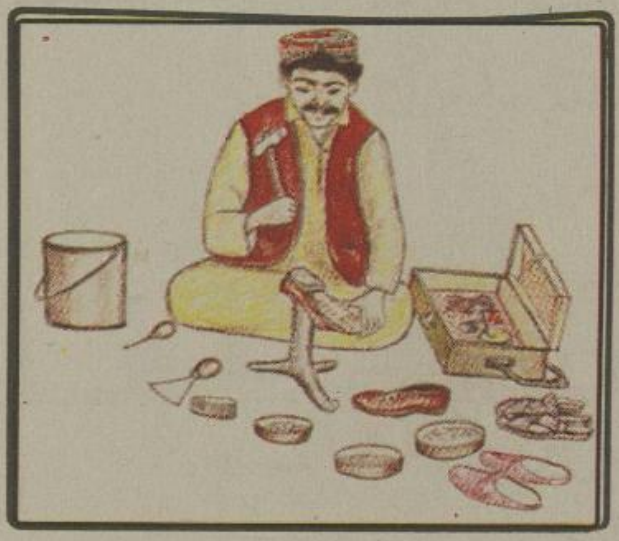

نور خان سکُول سے آیا۔ اُس نے اپنے ابّا کو سلام کیا اور اُن سے باتیں کرنے لگا۔

نور خان: ابّاجان! آج ہمارے سکول میں دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے۔

ابّاجان: کیوں؟

نور خان: مراد نے آنور کو موچی کا بیٹا کہہ دیا۔ انور کو غُصہ آ گیا اور وہ مراد سے لڑنے لگا۔

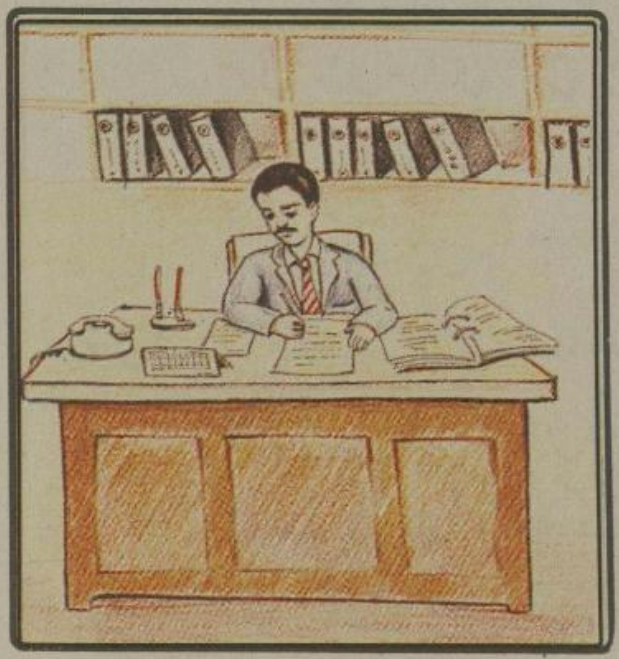

ابّاجان: بیٹا! موچی ہونے میں برائی نہیں ہے۔ پیشہ کوئی بھی برا نہیں ہوتا۔

نور خان: ابّاجان! پیشہ کیا ہوتا ہے؟

ابّاجان: جو کام آدمی روزی کمانے کے لیے کرتا ہے۔ وہ اُس کا پیشہ ہوتا ہے۔ جیسے میں دفتر میں کام کرتا ہوں۔ میرا پیشہ ملازمت ہے۔ کپڑے سینے والے کو درزی کہتے ہیں۔ جوتے بنانے والے کو موچی کہتے ہیں۔ بال کاٹنے والے کو حجام کہتے ہیں۔ کارخانے میں کام کرنے والے کو

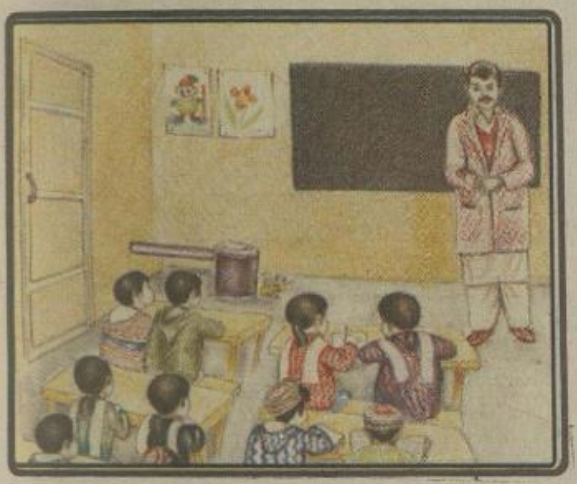

مزدور کہتے ہیں۔ یہ سب پیشے ہیں۔

نور خان: ابّا جان! اُستاد صاحب ہمیں سبق پڑھاتے ہیں۔ کیا پڑھانا بھی پیشہ ہے؟

ابّا جان: ہاں بیٹا! پڑھانے والے کو اُستاد کہتے ہیں۔ بیماروں کا علاج کرنے والے کو ڈاکٹر کہتے ہیں۔ عورتوں کے علاج کے لیے لیڈی ڈاکٹر بھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح لکڑی سے چیزیں بنانے والے کو ترکھان یا بڑھئی کہتے ہیں۔

نور خان: ابّا جان! میرے دوست کے ابّا بھیڑ بکریاں چراتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں چرانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ابّا جان: بیٹا! اُسے چرواہا کہتے ہیں۔ یہ بھی پیشہ ہے۔ مزدوری کرنا، مچھلیاں پکڑنا، کھیتی باڑی کرنا اور مٹی کے برتن بنانا اور تجارت کرنا یہ سب پیشے ہیں۔ عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں۔ گاؤں میں عورتیں مردوں کے ساتھ مل کر کھیتوں میں کام کرتی ہیں۔ پالتو جانور کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ شہروں میں پڑھی لکھی عورتیں دفتروں، بینکوں، ہسپتالوں اور سکُولوں میں کام کرتی ہیں۔ آج کل عورتیں پولیس میں بھی کام کرتی ہیں۔ یہ لوگ محنت کرتے ہیں۔ ہماری ضرورت کی چیزیں بناتے ہیں۔

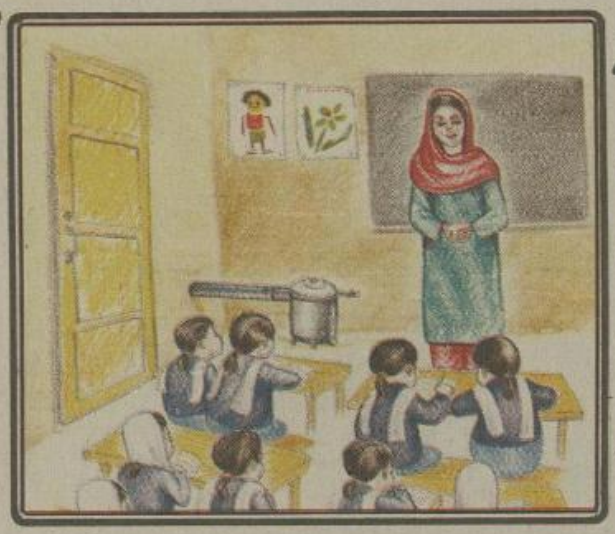

اِس طرح وہ اپنے لیے روزی کماتے ہیں۔ اَور دوسروں کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ ہمیں اِن سب کی عِزت کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ " محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے "

مشق

1: جواب دیں۔

1: پیشہ کِسے کہتے ہیں؟

2: ہر آدمی کوئی نہ کوئی پیشہ کیوں اپناتا ہے؟

3: ہمیں کام کرنے والے لوگوں کی کیوں عِزت کرنی چاہیے؟

4: ہمارے پیارے نبی ﷺ نے محنت کرنے والوں کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

5: آپ بڑے ہو کر کیا بننا پسند کریں گے؟

2: مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

ملازمت، بیماروں، روزی، برکت، خوش، عزت

1: محنت سے کام کرنے والے سے اللہ _____ ہوتا ہے۔

2: ہمیں محنت سے کام کرنے والوں کی _____ کرنی چاہئیے۔

3: تجارت میں بہت _____ ہوتی ہے۔

4: دفتر میں کام کرنے والوں کا پیشہ _____ ہے۔

5: _____ کا علاج کرنے والوں کو ڈاکٹر کہتے ہیں۔

6: کوئی آدمی _____ کمانے کے لیے جو کام کرتا ہے۔ وہ اس کا پیشہ ہوتا ہے۔

3: بتائیے درج ذیل کام کرنے والوں کو کیا کہتے ہیں۔

1: موٹر/ٹرک چلانے والا _____

2: زیورات بنانے والا _____

3: لوہے کا کام کرنے والا _____

4: کپڑے دھونے والا _____

5: کھیتوں میں کام کرنے والا _____

6: مٹی کے برتن بنانے والا _____

4: حروف جوڑ کر لفظ بنائیں۔ جیسے

ا ب ب ا	ابّا
پ ے ش ہ	
ا س ت ا د	
ڈ ا ک ٹ ر	
ت ر ک ھ ا ن	
م ح ن ت	
چ ر و ا ہ ا	

5: ہم کہاں جاتے ہیں۔ جوڑ ملائیں۔

بیمار کا علاج کرانے	حجام کی دکان پر
پڑھنے کے لیے	کھیت میں
کھیتی باڑی کرنے کے لیے	دفتر میں
بال کٹوانے کے لیے	ہسپتال میں
ملازمت کرنے کے لیے	سکول میں

6: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1:	اگر ایک اُستاد ہو اور بچّے زیادہ ہوں تو	پڑھائی اچھی ہوتی ہے۔ ☐ پڑھائی اچھی نہیں ہوتی ہے۔ ☐
2:	اگر ایک ڈاکٹر ہو اور مریض زیادہ ہوں تو	مریض کی باری جلدی آتی ہے۔ ☐ مریض کی باری دیر سے آتی ہے۔ ☐
3:	اگر ایک کمانے والا ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو	گھر میں خوش حالی ہوتی ہے۔ ☐ گھر میں پریشانی ہوتی ہے۔ ☐
4:	اگر پیداوار کم ہو اور آبادی زیادہ ہو تو	خوراک کم ہوتی ہے۔ ☐ خوراک زیادہ ہوتی ہے۔ ☐
5:	اگر آبادی زیادہ ہو اور جگہ کم ہو تو	کرایہ کے مکانات کم ملتے ہیں۔ ☐ کرایہ کے مکانات زیادہ ملتے ہیں۔ ☐

7: خوش خط لکھیں۔

"محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔"

8: پہچانیں یہ کون ہیں۔

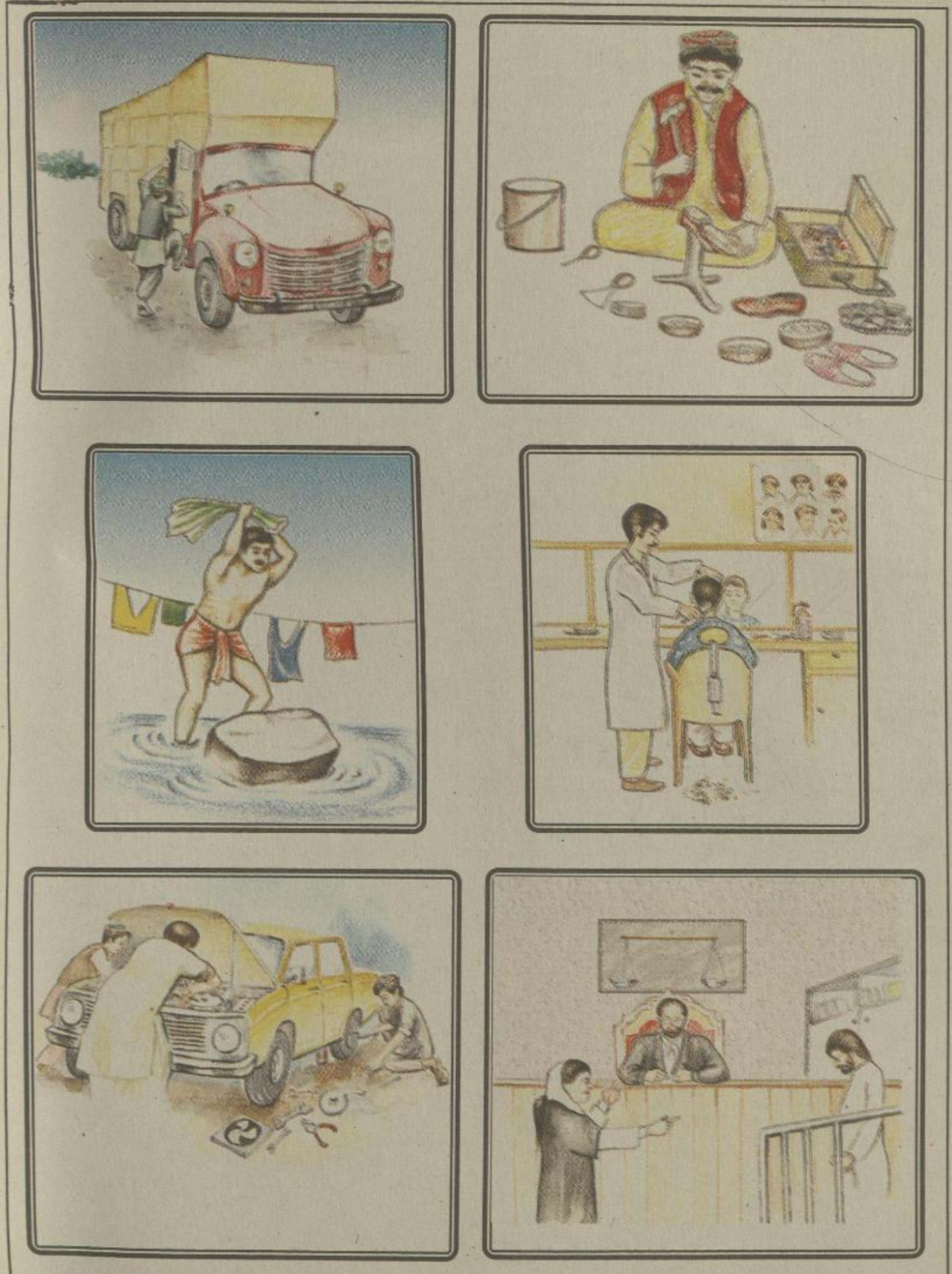

اچھے ہمسائے

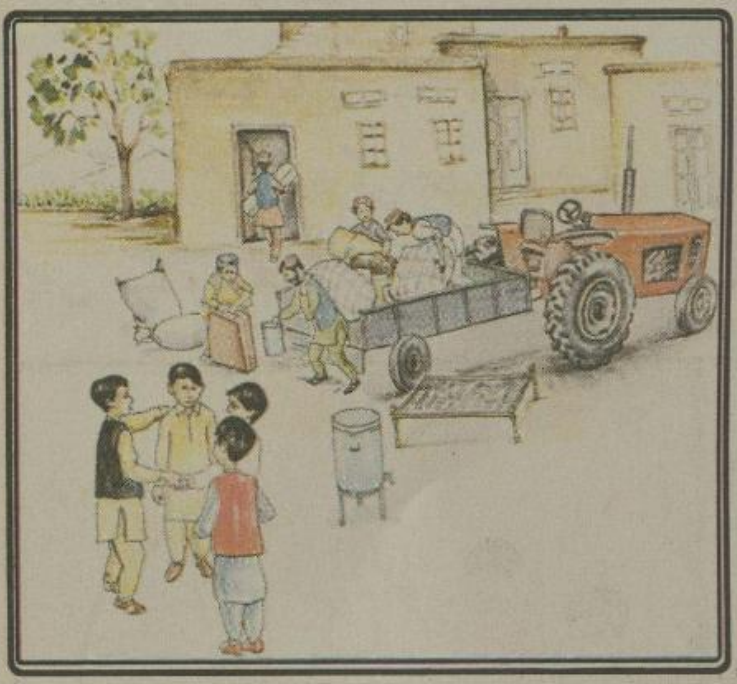

اَسلم کے والدین ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ اِن کے محلّے میں بہت دِنوں سے ایک مکان خالی تھا۔ ایک دِن اَسلم سکُول سے آیا۔ اُس نے دیکھا۔ خالی مکان کے سامنے ٹریکٹر کھڑا ہے۔ کچھ لوگ ٹرالی سے سامان اُتار رہے ہیں۔ ہمسائے بھی سامان اُتارنے میں مدد کر رہے ہیں۔ وہاں اسلم کا دوست اکرم بھی کھڑا تھا۔ اسلم نے پوچھا "اکرم! اِس مکان میں کون لوگ آئے ہیں۔"

اکرم: یہ نئے کرایہ دار ہیں۔ اِن کے دو بیٹے ہیں۔ وہ ہمارے ہم عُمر ہیں۔

اتنے میں دونوں بچّے مکان سے باہر آئے۔ اسلم اور اکرم ان کے قریب گئے۔ دونوں نے اِن کو اَلسّلامُ عَلَیکُم کہا اَور ہاتھ ملائے۔ اکرم نے اپنا نام بتایا اور کہا "یہ میرا دوست اور ہمسایہ اسلم ہے۔ ہم بھی یہیں رہتے ہیں۔ آپ سے مِل کر بڑی خوشی ہوئی۔"

بچّوں میں سے ایک نے کہا "ہم دونوں بھائی ہیں۔ میرا نام ارشد ہے۔ یہ میرا چھوٹا بھائی زاہد ہے۔"

اکرم اَور اسلم بھی سامان اُتارنے میں اُن کی مدد کرنے لگے۔ اکرم گھر چلا گیا۔ اُس کی امّی نے پوچھا "اکرم! ساتھ والے مکان میں کون لوگ آئے ہیں؟"

اکرم: امّی! نئے کرایہ دار آئے ہیں۔ اِن کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ لڑکے ہمارے ہم عمر ہیں۔

امّی نے اکرم کے ابّا سے کہا " دوپہر کے کھانے کا وقت ہے۔ نئے پڑوسی ابھی ابھی آئے ہیں۔ وہ آج ہمارے مہمان ہیں۔ میں جلدی سے کھانا تیار کرتی ہوں۔ آپ بچّوں کے والد سے مِل لیں۔ اور اُنھیں کھانے کا کہہ دیں۔

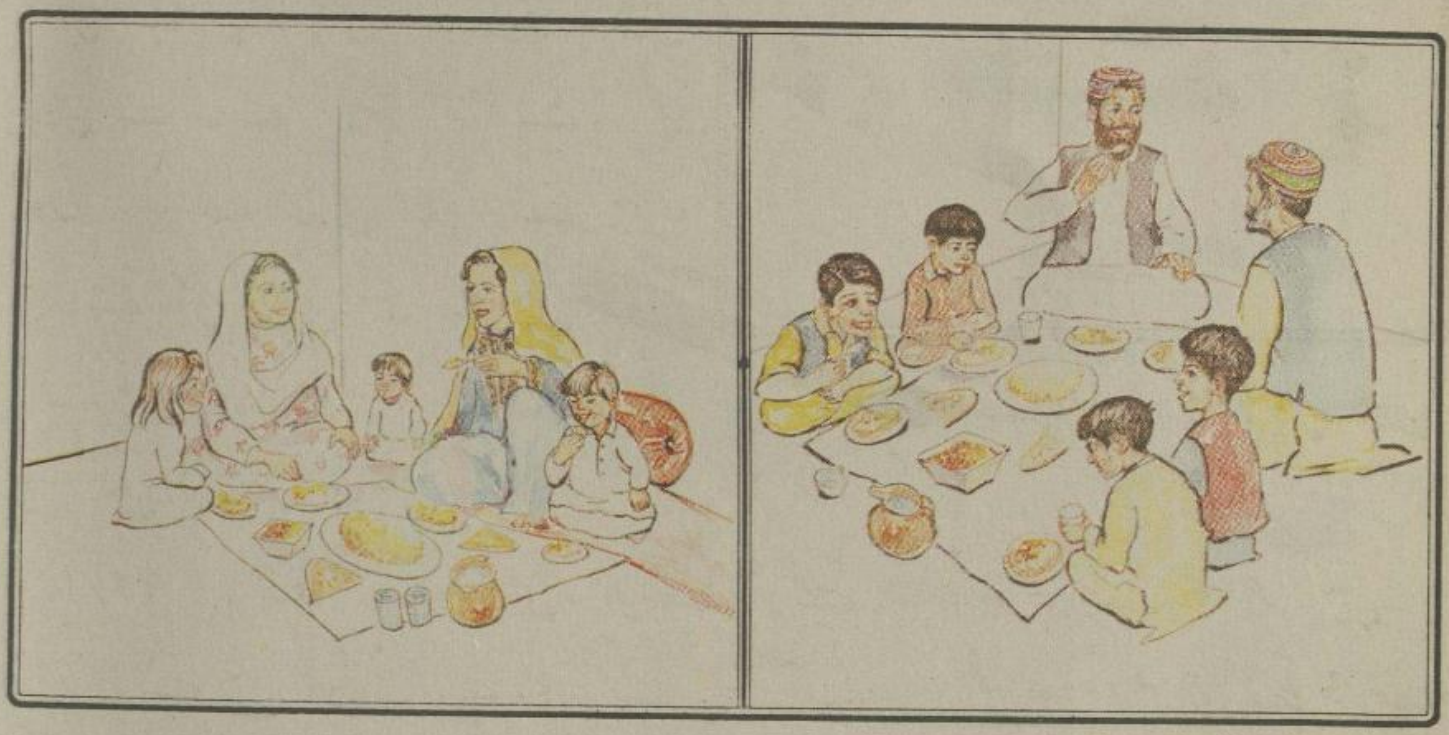

نئے پڑوسیوں نے اکرم کے گھر میں کھانا کھایا۔ نئے پڑوسی کا نام عزیز احمد ہے۔ وہ اِس گاؤں کے ڈاک خانے میں تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ عزیز احمد نے اکرم کے والد کا شکریہ ادا کیا اور کہا " بھائی! مجھے بچّوں کو سکول میں داخل کرانا ہے۔"

اسلم: چچا جان! ارشد اور زاہد کو میرے سکول داخل کرائیں۔ ہمارا سکُول قریب ہی ہے۔ ہم اکٹھے سکول جایا کریں گے۔

چند دنوں میں بچّے آپس میں گھُل مِل گئے۔ شام کو مِل کر سکُول کا کام کرنے لگے اور مل کر کھیلنے لگے۔ اَسلم پڑھائی میں ہوشیار ہے۔ وہ حساب کے کام میں سب

کی مدد کرتا ہے۔ ارشد کے والدین نئے گاؤں میں بہت خوش ہیں۔ جلد ہی گاؤں والوں سے اُن کی دوستی ہو گئی۔ گاؤں کے تمام لوگ بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔ اَور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: خالی مکان کے سامنے ٹریکٹر کیوں کھڑا تھا؟

2: نیا کرایہ دار کیا کام کرتا ہے؟

3: محلّے میں سب سے پہلے ارشد اَور زاہد نے کِس سے دوستی کی؟

4: سامان اُتارنے میں کِس نے نئے کرایہ دار کی مدد کی؟

5: نئے کرایہ دار کے لیے کِس نے دوپہر کا کھانا تیار کیا؟

6: ارشد اور زاہد کے والدین کو نیا محلّہ کیسا لگا؟

7: ہمیں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

2: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

(گھُل مِل ، مِل کر، کھیلنے، ہوشیار ، کام ، خوش ، مدد ، محلّے)

ا) 1: چند دنوں میں بچّے آپس میں _____ گئے۔

2: شام کو _____ سکول کا کام کرنے لگے۔

3: اسلم پڑھائی میں _____ ہے۔

4: وہ حِساب کے _____ میں سب کی مدد کرتا ہے۔

5: ارشد کے والدین نئے محلّے میں _____ ہیں۔

6: _____ کے تمام لوگ بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔

7: ایک دوسرے کی _____ کرتے ہیں۔

ب) اُس، میرا، ہم، ہمارے لگا کر جُملے مکمل کریں۔

1: میرا نام ارشد ہے یہ _____ چھوٹا بھائی ہے۔

2: اکرم گھر گیا تو _____ کی امّی نے پوچھا۔

3: بچّوں میں سے ایک نے کہا _____ دونوں بھائی ہیں۔

4: لڑکے _____ ہم عمر ہیں۔

3: درج ذیل کے ہر خانے سے ایک ایک لفظ چُن کر دس جُملے بنائیں۔ جیسے وہ کب گئے۔

تم	کون	ہو
وہ	کہاں	سوئے
ہم	کب	گئے
بچّے	کیسے	آئے
لوگ	کیوں	روئے
میں	سچّا	ہوں

4: رہا ہے، رہی ہے، رہے ہیں، رہی ہیں، رہی ہوں لگا کر جُملے مکمل کریں۔

1: میں کھانا کھا _____

2: اسلم سکول جا _____

3: اُستانی سبق پڑھا _____

4: بچّے کیوں رو _____

5: لڑکیاں دُعا پڑھ _____

5: درج ذیل الفاظ کے حُروف الگ کر کے لکھیں۔

الفاظ	حروف
ہمسایہ	ہ م س ای ہ
سامان	_____
شکریہ	_____
پڑھائی	_____
مکان	_____
سکول	_____
گاؤں	_____
دوپہر	_____

6: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

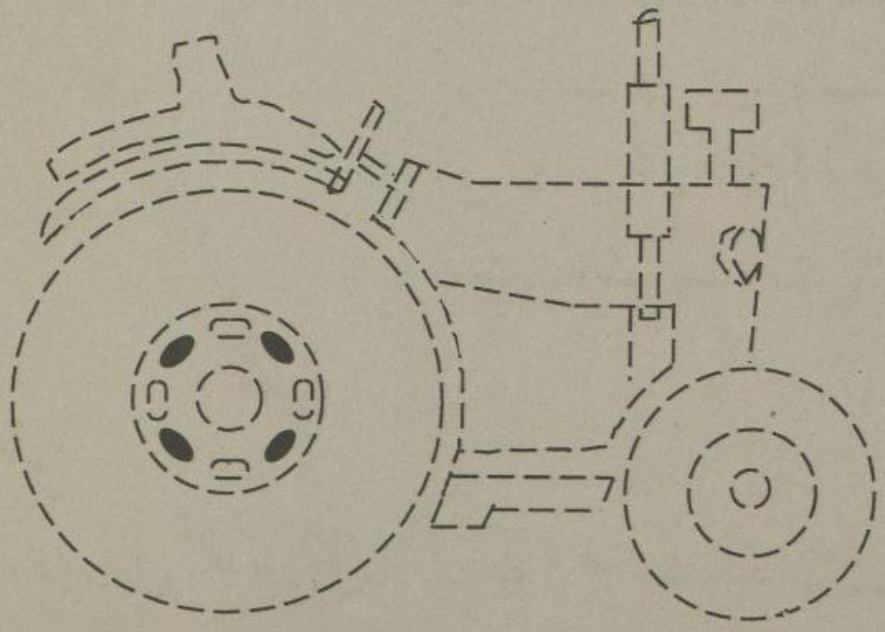

ٹوٹ بٹوٹ نے مُرغا پالا

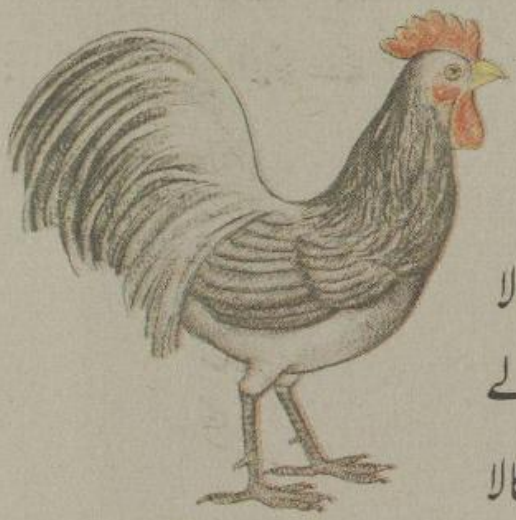

ٹوٹ بٹوٹ نے مُرغا پالا
تین سروں دو چونچوں والا

پاؤں کالے سَر بھی کالا
دُم بھی کالی پَر بھی کالے
اندر اَور باہر سے کالا
ٹوٹ بٹوٹ نے مُرغا پالا

کوئل، کوّا، کونج، کبوتر
طوطا، تِتلی، تِلیر، تیتر
اِس مرغے کا ایک نوالا
ٹوٹ بٹوٹ نے مرغا پالا

اک منہ سے وہ بانگ سُنائے
اک منہ سے وہ بین بجائے
اس کا ہر اک کام نرالا
ٹوٹ بٹوٹ نے مُرغا پالا

مشق

۱: اِس نظم کو زبانی یاد کر کے ترنّم کے ساتھ پڑھیں۔

2: خالی جگہ پر لفظ لکھیں۔

ٹوٹ بٹوٹ نے _____ پالا

تین سروں دو _____ والا

پاؤں کالے سر بھی _____

دُم بھی کالی پر بھی _____

اندر اور باہر سے _____

اس کا ہر اک کام _____

3: اس نظم میں حرف "ک" سے شروع ہونے والے پرندوں کے نام بتائیں؟

4: پانچ ایسے پرندوں کے نام بتائیں جن کا ذکر اس نظم میں نہیں آیا؟

5: ٹوٹ بٹوٹ کے مرغے اور عام مرغے کا فرق بتائیں؟

6: جوڑ ملائیں۔

اَندر	سَفید
سَر	نَزدیک
کالا	پاؤں
دُور	باہر

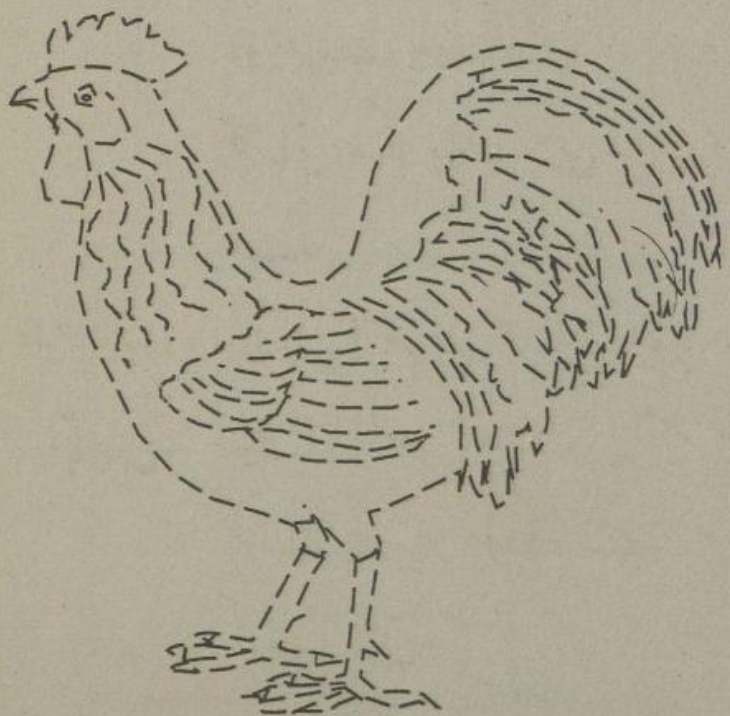

7: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

ہمارے جانور

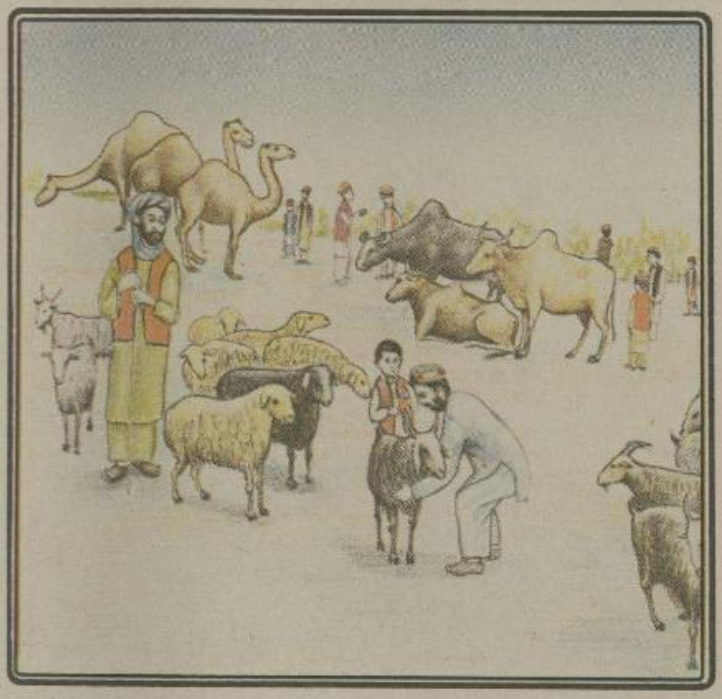

بقر عید نزدیک آرہی تھی۔ غلام قادر کے ابّا قربانی کے لیے جانور خریدنے جا رہے تھے۔ غلام قادر نے کہا۔ "ابّا جان! میں بھی چلوں گا" ابّا جان نے کہا "ضرور چلو بیٹے"

بکرا منڈی پہنچ کر غلام قادر نے دیکھا کہ وہاں بہت سے دنبے، بکرے، بیل اور اُونٹ کھڑے ہیں۔

غلام قادر: ابّا جان! میں نے ایک دن ٹی وی پر شیر، ہاتھی اور دوسرے جانور دیکھے تھے۔ وہ یہاں نہیں ہیں۔

ابّا جان: بیٹا! جانور دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو گوشت کھاتے ہیں۔ دوسرے پودے کھا کر زندہ رہتے ہیں۔ دنبے، بکرے، بیل اور اُونٹ قربانی کے جانور ہیں۔ اِن کا تعلق پودے کھانے والے جانوروں سے ہے۔

غلام قادر: ابا جان! ہم عید قربان کیوں مناتے ہیں؟

ابّا جان: بیٹا! پیغمبر حضرت اِبراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے پر تیار ہوگئے تھے۔ اِس واقعہ کی یاد میں تمام مسلمان ہر سال قربانی کرتے ہیں۔

غلام قادر: ابّا جان! قربانی کے علاوہ اِن جانوروں کے اور کیا کیا فائدے ہیں؟

ابا جان: بیٹا! ہم کچھ جانوروں کا دودھ پیتے ہیں۔ اِن کا گوشت کھاتے ہیں۔ جانوروں کی کھال سے طرح طرح کی چیزیں بناتے ہیں۔ کچھ جانور سواری کے کام آتے ہیں۔ مثلاً اونٹ، بیل، گدھا اور گھوڑا وغیرہ۔ بعض جنگلی جانوروں کو سدھا کر اِن سے کام لیتے ہیں۔ جیسے ہاتھی سے سامان اٹھوانے کا کام۔ بندر سے تماشا کرنے کا کام۔

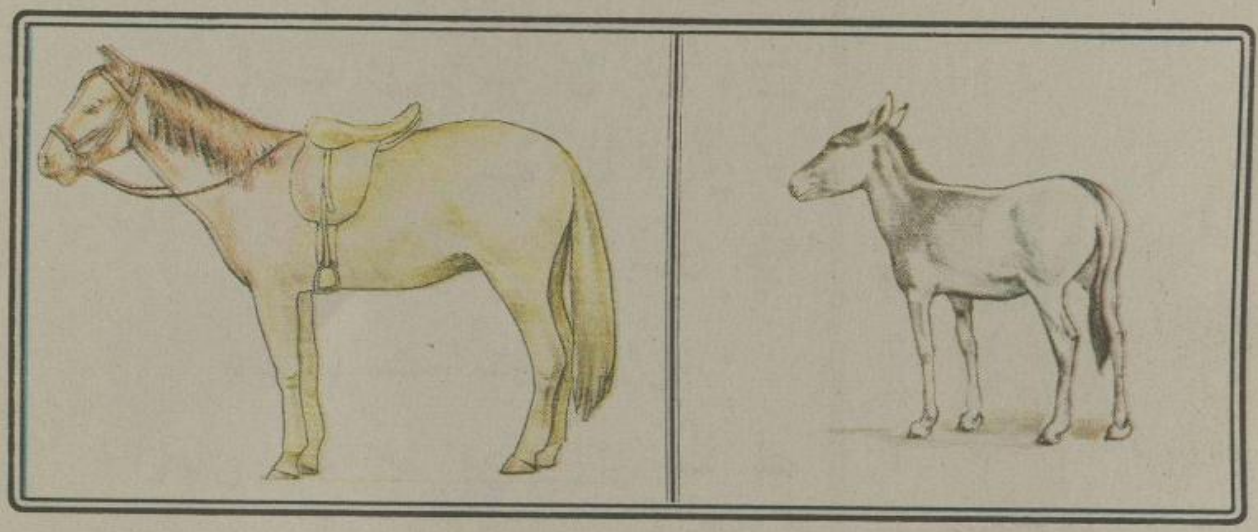

غلام قادر: ابا جان! کیا تمام جانور ایک جیسے ہوتے ہیں؟

ابا جان: نہیں بیٹا! تمام جانور ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کوئی بڑا ہے کوئی چھوٹا۔ کوئی درختوں کے پتے کھاتا ہے تو کوئی گوشت۔ قادر بیٹے! اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کو اس کے ماحول کے مطابق بنایا ہے۔ اونٹ کے پیر اس لیے چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ ریت پر پر چلتا ہے۔ اس کی گردن اس لیے لمبی بنائی بنائی ہے تاکہ وہ اونچے درختوں کے پتے آرام سے کھا سکے۔ دنبوں اور پہاڑی بکروں کے

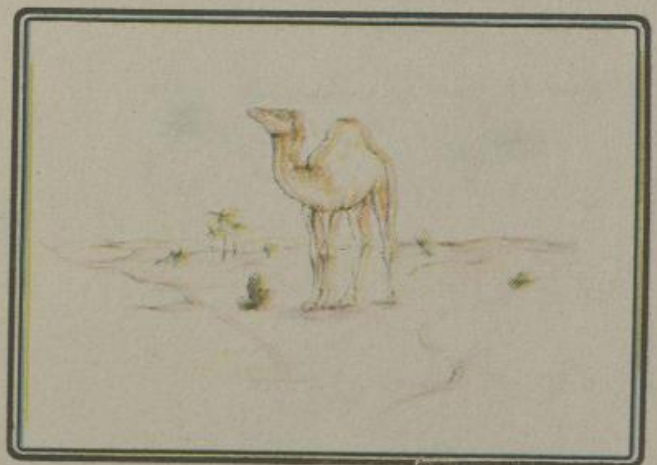

بال اُنھیں سردی سے بچاتے ہیں۔ گرم اَور میدانی علاقوں کے جانوروں کے جسم پر بال بہت کم لمبے ہوتے ہیں۔ جیسے گائے۔

غلام قادر: ابّاجان! آج میں نے جانوروں کے بارے میں بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں۔ آئیے اب قربانی کا جانور خریدیں۔ یہ بکرا بہت اچّھا لگ رہا ہے۔اِسے خریدیں۔

ابّاجان نے بکرا خریدا۔ اِس کے لیے چارہ بھی خریدا۔ پھر سب گاڑی میں بیٹھ کر گھر آ گئے۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: گوشت کھانے والے جانوروں کے نام لکھیں؟

2: پودے کھانے والے جانوروں کے نام لکھیں؟

3: ہم کن کن جانوروں کی قربانی کرتے ہیں؟

4: مسلمان ہر سال جانوروں کی قربانی کیوں کرتے ہیں؟

5: اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کو اس کے ماحول کے مطابق بنایا ہے۔ تین مثالیں دیں؟

6: اگر دنبے، بکرے، بیل، گائے، اونٹ اور گھوڑے نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟

2: درست لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

1: اباجان اور قادر نے ایک _____ خریدا۔ (دنبہ، بکرا، اونٹ)

2: اونٹ کے پاؤں _____ ہوتے ہیں۔ (لمبے، چپٹے، گول)

3: مسلمان سال میں _____ عیدیں مناتے ہیں۔ (تین، دو، ایک)

4: حضرت _____ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے پر تیار ہو گئے۔ (آدم، ابراہیم، اسماعیل)

5: گائے زیادہ تر _____ علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ (میدانی، ریگستانی، پہاڑی)

3: جوڑ ملائیں۔

بکرا	شیرنی
اونٹ	گھوڑی
بیل	بکری
گھوڑا	گائے
شیر	اونٹنی

4: تھا، تھے، تھی لگا کر جملے مکمل کریں۔

1: قادر اباجان کے ساتھ بازار جارہا _____

2: قربانی کی عید نزدیک آرہی _____

3: بازار میں بہت سے بکرے، دنبے اور اونٹ کھڑے _____

4: بچوں نے ٹی وی پر دوسرے جانور بھی دیکھے _____

5: الٹ معنی رکھنے والے الفاظ بتائیں۔ جیسے اچھا برا

خرید، فائدہ، کم، سردی، زندہ، کافر

لالی اور شیر

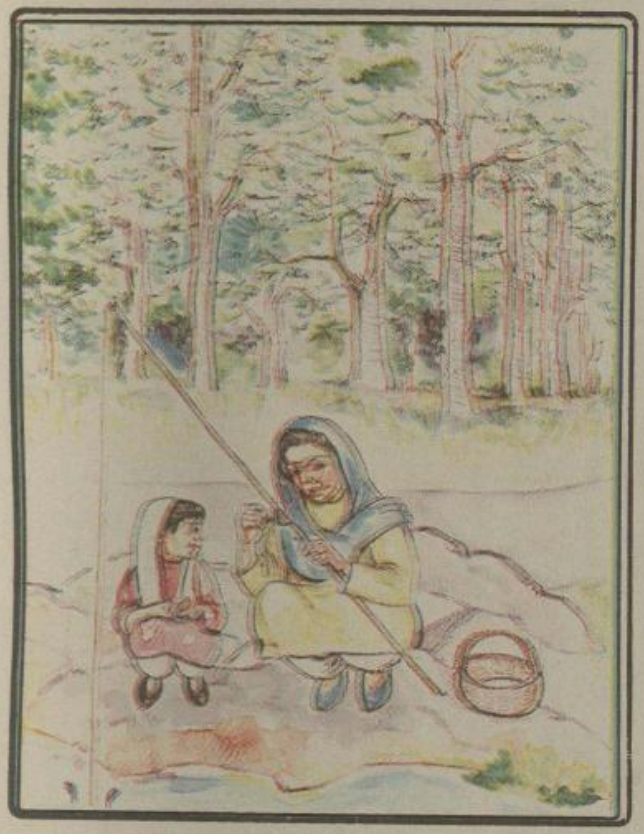

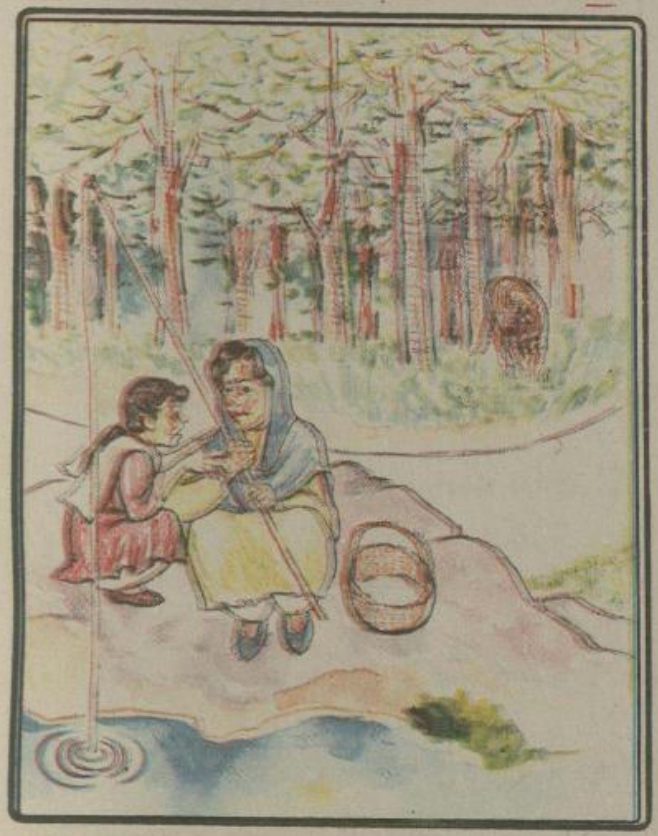

یہ ایک چودہ سال کی لڑکی " لالی " کی کہانی ہے۔ لالی اپنے ماں باپ کے ساتھ گاؤں میں رہتی تھی۔ گاؤں جنگل کے کنارے واقع تھا۔ جنگل میں شیر ، چیتے اور دوسرے جانور رہتے تھے ۔ ایک دفعہ لالی کے ماں باپ جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہے تھے کہ ایک شیر نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو مار دیا ۔ یہ شیر لنگڑا تھا ۔ اِس نے پہلے بھی کئی انسانوں کا شکار کیا تھا۔ لالی کو اپنے ماں باپ کی موت کا بہت دکھ تھا۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی تھی کہ میں ایک دن ضرور شیر سے بدلا لوں گی۔ گاؤں میں ایک خدا ترس اور نیک خاتون رہتی تھی۔ اُس نے گاؤں میں لڑکیوں کا سکُول کھولا تھا ۔ سب لوگ اِسے باجی کہتے تھے۔ باجی نے لالی کو اپنے پاس رکھ لیا۔

ایک دِن باجی لالی کو لے کر دریا کے کنارے مچھلی کا شکار کرنے گئی ۔ اُس نے مچھلی پکڑنے کے لیے کانٹے والی ڈوری پانی میں ڈال دی اور مچھلی پھنسنے کا انتظار کرنے لگی۔ اتنے میں لالی نے گھبرا کر کہا " باجی ! باجی ! شیر ،

وہاں جھاڑیوں میں" لالی ڈر سے کانپ رہی تھی۔ باجی نے کہیں پڑھا تھا کہ شیر اُس وقت تک آدمی پر حملہ نہیں کرتا جب تک کہ اُس پر حملہ نہ کیا جائے یا کوئی بالکل حرکت نہ کرے۔ باجی نے لالی سے کہا" چپ چاپ بیٹھی رہو اَور کوئی حرکت نہ کرو" شیر جھاڑی سے باہر نکل آیا تھا اَور وہ اِن کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اِسے آگے بڑھتا دیکھ کر لالی نے دبی دبی چیخ ماری اَور بولی" باجی! دیکھیں یہ شیر لنگڑا رہا ہے۔ یہ وہی شیر ہے۔ جس نے میرے ماں باپ کو کھا لیا تھا۔ اَب یہ پھر آ گیا ہے" باجی نے لالی کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اَور تسلی دیتے ہوئے کہا" گھبراؤ نہیں! ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ خدا نے چاہا تو ہمیں کچھ نہیں ہو گا"

شیر آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ لالی نے باجی سے کہا" میں بھاگ کر گاؤں جا رہی ہوں" باجی نے سختی سے کہا" پاگل مت بنو۔ تمہارے بھاگتے ہی شیر تم پر حملہ کر دے گا" لالی نے جواب دیا" باجی! میری جیسی لڑکیاں تو بہت ہیں۔ مجھے شیر نے کھا لیا تو کوئی بات نہیں آپ جیسی نیک اور مہربان باجی کوئی اَور نہیں ہے۔" لالی نے گاؤں کی طرف دوڑ لگا دی۔ شیر زور سے دہاڑا اَور لالی پر چھلانگ لگا دی۔ باجی نے آنکھیں بند کرلیں اَور خدا سے دعا کی کہ وہ لالی کو بچا لے۔ باجی نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ شیر سڑک پر کھڑا ہے۔ لالی دوسری طرف جھاڑیوں میں چھپ گئی ہے۔ شیر نے لالی کو دیکھ لیا تھا۔ وہ جھاڑیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

اِتنے میں جنگلی سُوَر کا بچہ بھاگتا ہوا سڑک پر آ گیا۔ شیر نے بچّے پر حملہ کر دیا۔ بچّہ زور زور سے چلانے لگا۔ جھاڑیوں سے ایک سُوَر نکلا جو اس بچے کا باپ تھا۔ بچے کو خطرے میں دیکھ کر وہ غصے سے پاگل ہو گیا۔ اُس نے اپنے نوکیلے دانتوں سے شیر

پر حملہ کر دیا۔ اب شیر اور سور کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ شیر کسی وقت بھی سُوَر کو مار کر لالی کی طرف آ سکتا تھا۔

باجی نے زور سے کہا " لالی! لالی! جلدی سے گاؤں کی طرف بھاگ جاؤ۔ جان بچانے کا یہی ایک راستہ ہے۔ لالی اچانک دریا کی طرف دوڑ پڑی ۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں۔ دریا کے کنارے ایک پتّھر پڑا ہوا تھا ۔ لالی نے دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر اسے اٹھا لیا۔ وہ پتّھر اٹھائے وہاں پہنچ گئی جہاں شیر اور سُوَر لڑ رہے تھے۔ شیر نے سُوَر کو نیچے دبا رکھا تھا۔ وہ ایک منٹ میں اسے مار سکتا تھا۔ لالی ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک آ گئی تھی۔ اس نے پوری قوت سے پتّھر کو شیر کے سر پر دے مارا۔ شیر زور سے دھاڑا۔ وہ گر گیا۔ تھوڑی دیر تک تڑپا اور مر گیا۔ لالی چند منٹ تک وہاں کھڑی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ باجی کے پاس آ گئی۔ اس کے چہرے پر غصے کی بجائے سکون تھا۔ وہ باجی کے گلے سے لگ گئی اور روتے روتے کہا " اس شیر نے میرے ماں باپ کو کھا لیا تھا۔ میں نے ان کا بدلا لے لیا ہے۔ باجی سوچ رہی تھی کہ اس لڑکی کو بہادری کا بڑے سے بڑا کیا انعام ملنا چاہئیے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب دیں۔

1: لالی کے ماں باپ کی موت کیسے واقع ہوئی؟

2: ماں باپ کی موت کے بعد لالی دل ہی دل میں کیا سوچتی تھی؟
3: باجی نے شیر کے بارے میں کیا پڑھا تھا؟
4: جب لالی نے باجی کو کہا کہ شیر آ گیا ہے تو باجی نے لالی کو کیا ہدایت کی؟
5: لنگڑے شیر کو دیکھ کر لالی کو کیا یاد آیا؟
6: باجی نے لالی کو اپنے ساتھ چمٹا لیا تو کیا کہا؟
7: باجی نے لالی کو کہا کہ تم بھاگو گی تو شیر تم پر حملہ کر دے گا لالی نے کیا جواب دیا؟
8: جنگلی سور نے بچے کو خطرے میں دیکھ کر کیا کیا؟
9: شیر اور سور کو لڑتا دیکھ کر باجی نے لالی کو کیا کہا؟
10: لالی نے دریا کے کنارے پہنچ کر کیا دیکھا؟
11: لالی نے شیر کو کس طرح مارا؟

2: جملے بنائیں۔

حملہ کرنا، بدلا لینا، شکار کرنا، حرکت کرنا، تسلی دینا، چھلانگ لگانا، پاگل ہونا۔

3: مناسب لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

پر، میں، نے، کو، کی، کا

1: باجی _____ آنکھیں کھولیں۔
2: شیر سڑک _____ کھڑا ہے۔
3: لالی دوسری طرف جھاڑیوں _____ چھپ گئی۔
4: شیر _____ لالی _____ دیکھ لیا۔
5: وہ جھاڑیوں _____ طرف بڑھنے لگا۔

6: اتنے _____ جنگلی سور _____ بچہ بھاگتا ہوا آیا۔

4: واحد کے جمع بنائیں جیسے پتّھر - پتّھروں

جھاڑی ، لکڑی ، دانت ، لنگڑا ، جنگل ، شیر

5: الٹ معنی والے الفاظ کے جوڑ ملائیں۔

نیک	سکھ
مہربان	صلہ
دکھ	بد
بدلہ	دور
قریب	نامہربان
پاگل	عقل مند

6: یہ جملے رہا تھا ، رہے تھے ، رہی تھی اور رہی تھیں لگا کر دوبارہ لکھیں۔

1: شیر زور سے دھاڑا۔

_____

2: بچّہ زور زور سے چلایا۔

_____

3: شیر کو دیکھ کر لالی گھبرا گئی۔

_____

4: سور اور شیر آپس میں لڑ پڑے۔

_____

5: بچے کو خطرے میں دیکھ کر وہ پاگل ہو گیا۔

_____

6: لالی گاؤں کی طرف دوڑی۔

_____

ریل گاڑی

چھک چھک چھک آئی ریل آگ اور پانی کا یہ کھیل
کِتنی تیز یہ بھاگی جائے کھا کر بِجلی یا پِھر تیل
اِس کی برکت سے ہر روز کِتنوں کا ہوتا ہے میل
سائنس دان بھی کیا ہوتے ہیں بڑے بڑوں کی عقل ہے فیل
سٹیشن پر جَب بھی جاؤ ہر جانِب ہے دھکم پیل
چھک چھک کرتی آئی ریل کھا کر بِجلی یا پِھر تیل

(نامعلوم)

مشق

1: اِس نظم کو زبانی یاد کر کے ترنّم کے ساتھ پڑھیں۔
2: اِس نظم میں سے وہ تمام لفظ تلاش کر کے لکھیں جِن کے آخر میں "ل" آتا ہے۔ اِن الفاظ کو خوش خط لکھیں۔

3: جواب دیں۔

1: ریل گاڑی کی آواز کو کِن الفاظ سے ظاہر کرتے ہیں؟

2: ریل گاڑی کا انجن کِس سے چلتا ہے؟

3: ریل گاڑی جہاں ٹھہرتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

4: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں۔

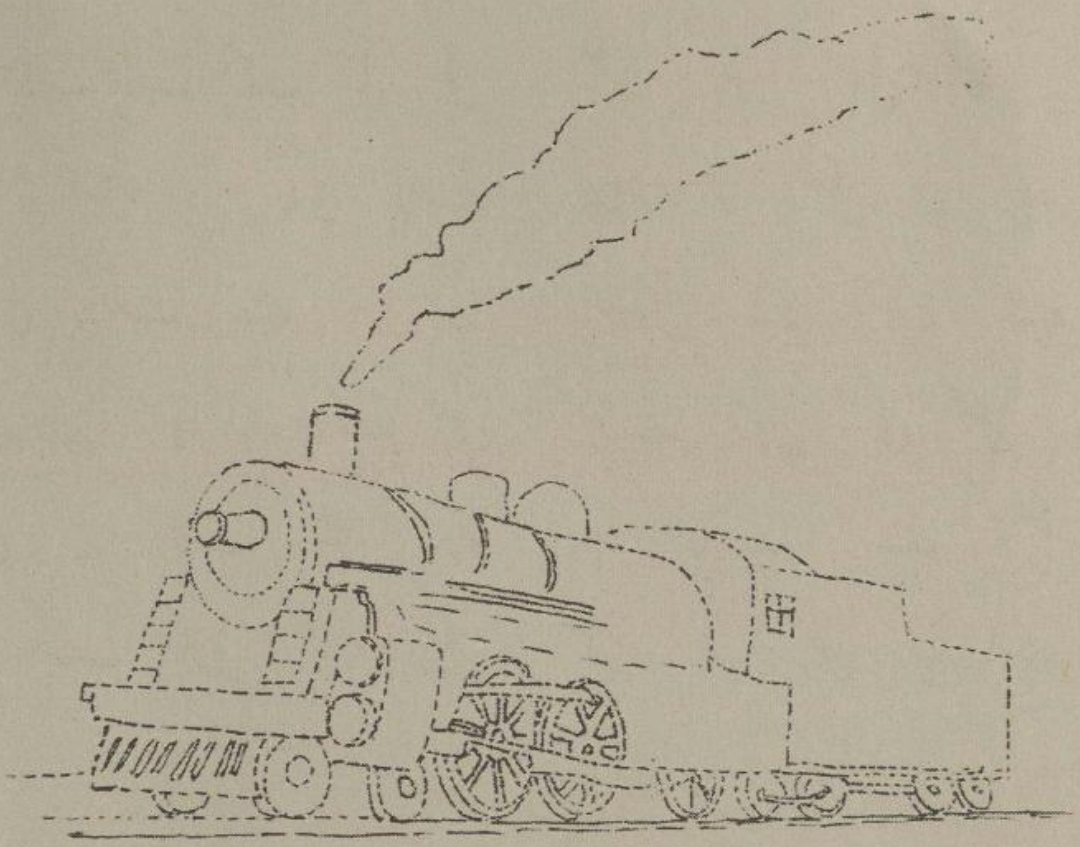

میں کون ہوں؟

میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم
پھر گھی اور شکر کھاؤ تم
میں گھر میں آتی جاتی ہوں
میں دودھ ملائی کھاتی ہوں
پوشاک ہے میری نرم بہت
روئی کی طرح ہے گرم بہت
میں آتی ہلکے پاؤں ہوں
میں کرتی میاؤں میاؤں ہوں
میں گھر کی راج دُلاری ہوں
میں سب بچّوں کو پیاری ہوں
میں کون ہوں یہ بتلاؤ تم
پھر گھی اور شکر کھاؤ تم

(نیّر)

مشق

1: پہیلی کو زبانی یاد کر کے ترنّم سے پڑھیں۔

2: آپ کو کوئی اور پہیلی یاد ہو تو اپنی جماعت میں سُنائیں۔

3: ایک جیسی آواز والے الفاظ لکھیں۔

کھاؤ		نرم	
جاتی		پاؤں	
راج		پیاری	

بدل بدل کر کھائیں

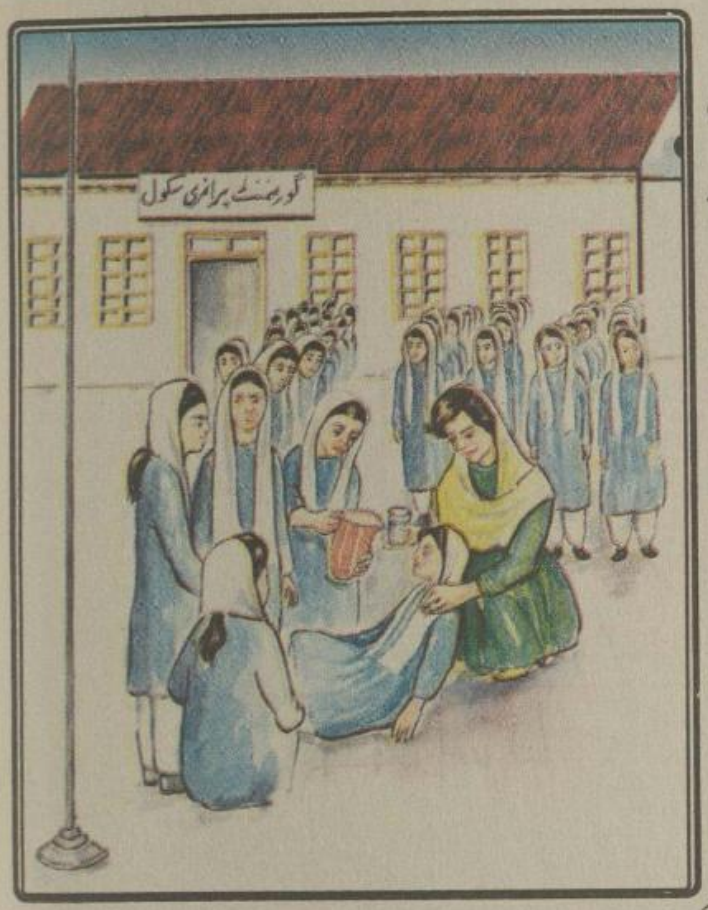

عائشہ دوسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ لڑکیوں کا سکُول اُس کے گھر کے نزدیک ہے۔ ایک دِن صبح کے وقت سب لڑکیاں دُعا پڑھ رہی تھیں کہ اچانک عائشہ زمین پر گر پڑی۔ اُستانی صاحبہ نے اُسے پانی پلایا اَور اُٹھا کر کمرے میں لے گئیں۔ تھوڑی دیر میں اُس کی طبیعت ٹھیک ہو گئی۔

اُستانی : عائشہ تمہیں کیا ہو گیا تھا؟

عائشہ : باجی! مجھے چکر آیا اَور میں گر گئی۔

اُستانی صاحبہ نے چپراسن سے کہا " عائشہ کو گھر چھوڑ آؤ اور عائشہ کی امّی سے کہو کہ وہ کِسی وقت مجھ سے مل لیں۔

تھوڑی دیر بعد عائشہ کی امّی سکُول آ گئیں اَور اُستانی صاحبہ سے ملیں۔

اُستانی صاحبہ نے اُنھیں بتایا " آج دُعا میں عائشہ کو چکر آیا اور وہ گر گئی۔ کیا بات ہے اِسے کوئی تکلیف ہے؟

عائشہ کی امّی: باجی! عائشہ کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ وہ صبح کا ناشتہ نہیں کرتی ہے۔ بس ایک پیالہ چائے پی کر سکُول آ جاتی ہے۔ دوپہر کو بھی اس کا یہی حال ہے۔ تھوڑا سا کھانا کھاتی ہے پتہ نہیں کیا بات

ہے؟ شاید اِس کو بھوک نہیں لگتی ہے۔"

اُستانی : بہن! آپ خود عائشہ کے کھانے کا خیال رکھیں شاید اِسے وہ کھانا پسند نہیں آتا ہو جو آپ تیار کرتی ہیں۔ عائشہ کو ناشتے میں روٹی، ڈبل روٹی، انڈا اور مکھن بدل بدل کر دیا کریں۔ روٹی اَور شہد بھی اچھا ناشتہ ہے۔

اِسے اِن میں سے کچھ نہ کچھ ضرور پسند آئے گا۔ عائشہ کو کمزوری کی وجہ سے چکر آیا تھا۔

عائشہ کی امّی: باجی! میں کوشش کروں گی کہ ناشتے میں عائشہ کو کچھ نہ کچھ ضرور کھلاؤں۔

اُستانی : اِس کے علاوہ کوئی پھل، ڈبل روٹی، روٹی اَور کھانے کی کوئی چیز بھی ساتھ دیں۔ آدھی چھٹی میں سب بچّے کچھ نہ کچھ کھاتے ہیں۔ عائشہ بھی اِن کے ساتھ مل کر کھائے گی۔

عائشہ کی امّی: باجی! میں عائشہ کو دوپہر کے کھانے میں کیا دوں؟

اُستانی: آپ کھانے میں بھی چیزیں بدل بدل کر پکائیں۔ کبھی گوشت، کبھی دالیں اَور کبھی سبزی پکائیں۔ ہر روز ایک چیز کھا کھا کر دل بھر جاتا ہے۔ عائشہ کو رات کو سونے سے پہلے ایک گلاس دودھ ضرور دیں اَور ہاں کھانے کے ساتھ سلاد، ٹماٹر، کھیرا، گاجر، مولی، پیاز اَور بند گوبھی بھی استعمال کریں۔ یہ چیزیں بہت فائدہ مند ہیں اَور بھوک بڑھاتی ہیں۔ چیزوں کو بدل بدل کر کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔

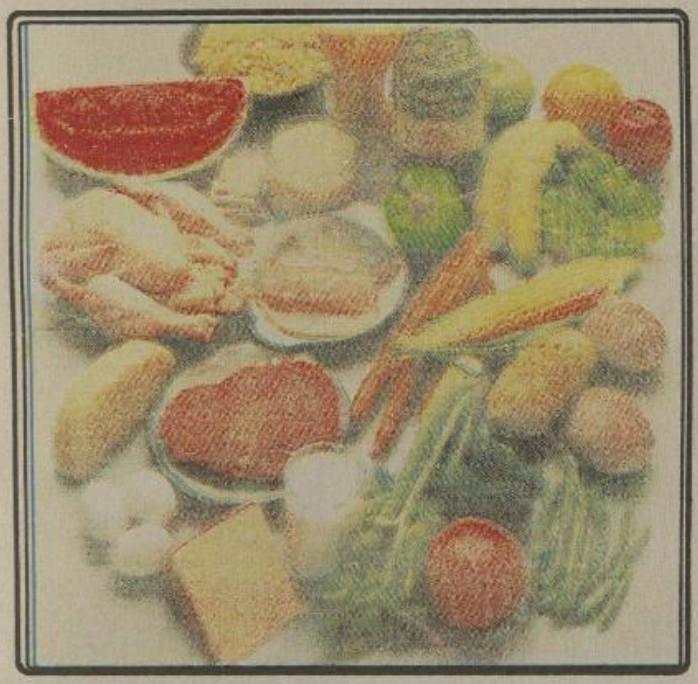

عائشہ کی امی: باجی! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے بہت اچھی باتیں بتائیں۔ مجھے یہ باتیں پہلے معلوم نہ تھی۔ اب میں ایسا ہی کروں گی۔

مشق

1: جواب دیں۔

1: دعا کے وقت عائشہ کیوں زمین پر گر پڑی تھی؟

2: عائشہ ناشتے اور کھانے میں کیا کھاتی تھی؟

3: استانی صاحبہ نے عائشہ کو ناشتے میں کون سی چیزیں کھانے کی تاکید کی؟

4: کھانے میں چیزیں بدل بدل کر کھانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

5: گاجر، مولی، پیاز، کھیرا، ٹماٹر وغیرہ کھانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

2: خالی جگہ پر کریں۔

(کہ، میں، سے، کا، کو)

1: عائشہ دوسری جماعت _____ پڑھتی ہے۔

2: عائشہ صبح _____ ناشتہ نہیں کرتی۔

3: ماں نے کہا عائشہ _____ بھوک نہیں لگتی۔

4: سونے _____ پہلے ایک گلاس دودھ ضرور پیا کریں۔

5: لڑکیاں دعا پڑھ رہی تھیں _____ عائشہ زمین پر گر پڑی۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

دودھ، انڈا، مکھن، شہد، روٹی، سبزی، گوشت

4: گی لگا کر جملے دوبارہ لکھیں۔ جیسے

لڑکیاں دعا پڑھتی ہیں۔ لڑکیاں دعا پڑھیں گی۔

1: امی استانی صاحبہ سے ملتی ہے۔

2: عائشہ ناشتے میں کچھ کھاتی ہے۔

3: مجھے بھوک لگتی ہے۔

4: وہ روٹی اور مکھن کھاتی ہے۔

5: عائشہ تھوڑا سا کھانا کھاتی ہے۔

5: درست جواب پر(✓)کا نشان لگائیں۔

1: آپ ناشتے میں ان میں سے کیا کھاتے ہیں۔

(ا) انڈا روٹی اور چائے

(ب) مکھن، ڈبل روٹی اور چائے

(ج) پراٹھا اور چائے۔

2: آپ آدھی چھٹی میں کیا کھاتے ہیں۔

(ا) گھر سے لایا ہوا کھانا۔

(ب) سکول کی دکان کا کھانا

(ج) ریڑھی والے کا کھانا

3: آپ رات سونے سے پہلے

(ا) دودھ پیتے ہیں۔

(ب) چائے پیتے ہیں۔

(ج) پھل کھاتے ہیں۔

4: آپ دوپہر کو کیا کھاتے ہیں۔

(ا) گوشت

(ب) سبزی

(ج) دال

6: نقطے ملا کر خاکہ مکمل کریں

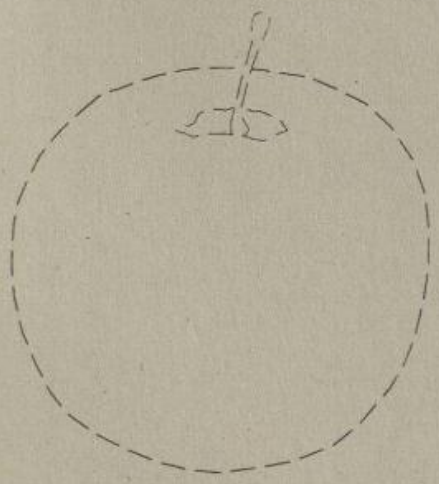

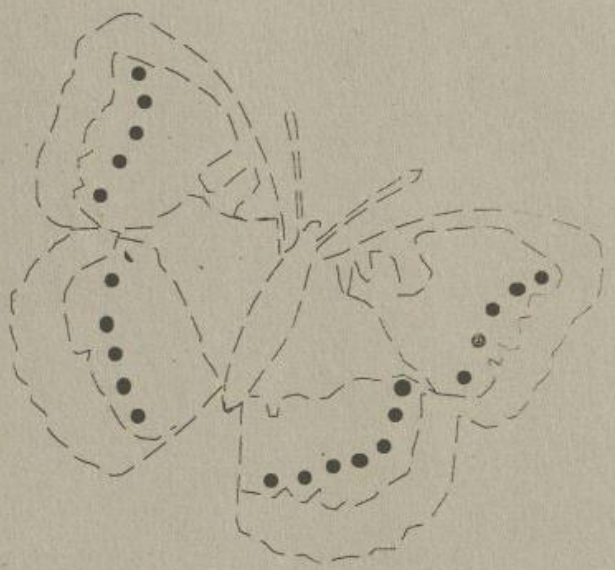

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِقراء

حرکات

زبر ـَـ

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ سَ شَ صَ ضَ

طَ ظَ عَ غَ فَ کَ لَ مَ نَ وَ ہَ ءَ یَ

وَزَنَ ، وَعَدَ - وَعَدَ ، کَتَبَ - کَتَبَ ، حَمَلَ - حَمَلَ ،

دَرَسَ ، نَصَرَ - نَصَرَ ، قَرَاَ - قَرَاَ

زیر ـِـ

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ سِ شِ صِ ضِ

طِ ظِ عِ غِ فِ کِ لِ مِ نِ وِ ہِ ءِ یِ

حَ فِ ظَ - حَفِظَ ، رَ غِ بَ - رَغِبَ ، حَ مِ دَ - حَ مِ دَ

پیش ـُـ

اُ بُ تُ ثُ جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ سُ شُ صُ ضُ

طُ ظُ عُ غُ فُ کُ لُ مُ نُ وُ ہُ ءُ یُ

وُ رِ ثَ ، کُ تِ بَ - کُتِبَ ، اُ خِ ذَ . اُخِذَ

تنوین

جس حرف پر دو زبر ـً، دو زیر ـٍ یا دو پیش ـٌ ہوں۔ اس کی آواز میں نون شامل ہوتا ہے۔ جیسے اً۔ اَن، بٍ۔ بِن، سٌ۔ سُن

دو زبر ـً

اً (اَن) بً (بَن) تً ثً جً حً خً دً ذً رً زً سً شً

صً ضً طً ظً عً غً فً کً لً مً نً وً ہً ءً یً

قِردَہً، بَرَرَہً، اَحَداً، اَبَداً

دو زیر ـٍ

اٍ (اِن) بٍ (بِن) تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ زٍ سٍ شٍ

صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ کٍ گٍ لٍ مٍ نٍ وٍ ہٍ ءٍ یٍ

وَرَقٍ، رَ قَبَہٍ، عَمَلٍ، سَفَرٍ، یَدٍ، مَرَضٍ

دو پیش ـٌ

اٌ (اُن) بٌ (بُن) تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ زٌ سٌ شٌ

صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ کٌ لٌ مٌ نٌ وٌ ہٌ ءٌ یٌ

وَزَنٌ، کُتُبٌ، سَلَمُہٌ، عَلَمَۃٌ، دَرَجَۃٌ

مصنفین

طاہرہ قزلباش
نوشابہ محمود
افشاں طارق
محمود عتیق خان
قربان علی قزلباش
جمیل احمد کرمانی
طفیل احمد
ثناءاللہ مری
عبدالرّحمن
محمد اختر

مُدیران

محمد رفیق
حیات مُحمّدؐ (مرحوم)
انیس اقبال

نیشنل ریویو کمیٹی

تاج محمد
مسرت حسین رضوی
ڈاکٹر زبیر منگلوری
افتخار بھٹہ
عیدل وریامانی

آرٹ: شوکت علی زیرک

ایڈیٹنگ آرٹ: محمد فیصل شیخ

ڈیسک ٹاپ پبلیشنگ و تیاری پری پریس میٹریل : محمد فیصل شیخ

پرائمری سطح کی جدید درسی کتب اور رہنمائے اساتذہ کو ماہرین مضمون اور پرائمری اساتذہ نے مشترکہ کوششوں اور تعاون سے تیار کیا ہے۔ یہ درسی کتب ورکشاپ کے طریقہ کار کے تحت تیار کی گئی ہیں۔ تحریر کردہ تمام اسباق کو کتابی شکل دینے سے پہلے کمرہ جماعت میں جانچا گیا ہے۔ یہ نئی درسی کتب بچّوں کے لئے سرگرمیاں اور اساتذہ کے لیے رہنمائی مہیا کرتی ہیں۔ ادارہ برائے تیاری پرائمری درسی مواد ڈائریکٹریٹ آف پرائمری ایجوکیشن بلوچستان کوئٹہ (بی، آئی، ایم، ڈی، ٹی، سی) نے ان درسی کتب کی لکھائی، نقاشی اور ڈیزائننگ کر کے "پری پریس" کی شکل میں تیار کیا ہے۔

جملہ حقوق بحق ڈائریکٹریٹ پرائمری ایجوکیشن بلوچستان کوئٹہ محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: بلوچستان انسٹرکشنل میٹریل ڈیولپمنٹ اینڈ ٹریننگ سیل کوئٹہ

منظور کردہ: محکمہ تعلیم حکومتِ بلوچستان

No. 2-7/95-E-
Academic/5642-45 بطورِ واحد نصابی کتاب برائے مدارس چھ اضلاع بلوچستان بمطابق نوٹیفیکیشن

مورخہ 1st. October 1996 نظر ثانی شدہ: نیشنل ریویو کمیٹی وفاقی وزارت تعلیم حکومتِ پاکستان

قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد کِشورِ حَسین شاد باد
تو نِشانِ عزمِ عالیشان اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَر زمین کا نظام قُوّتِ اُخُوتِ عوام
قوم، مُلک، سلطَنت پائِندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

Code No.
09-U-11/227

پبلشرز: محمود سٹیشنرز طوغی روڈ کوئٹہ

سالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
1997	اول	1,35,000	****